عہدِ محبت

محبتوں میں کیے عہد نبھانے پڑتے ہیں۔

ناول رائیٹر

اسلام و علیکم !

کیسے ہیں آپ سب امید ہے خیریت سے ہو گے اور ایمان کی بہترین حالت میں ہو گے۔۔آئیں ملتے ہیں میرے تیسرے ناول کے کرداروں سے ان کی کھٹی میٹھی نوک جوک سے ان کے محبت کرنے کے انداز سے۔امید ہے آپ کو میرا یہ ناول پشند آئے گا۔۔میں بہت شکر گزار ہوں اللہ پاک کی جس نے مجھے لکھنے کی صلاحیت بخشی۔۔

NOVEL HUT

کمرے میں ملجگا اندھیرا کیے وہ خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی کہ تبھی فون کی چنگھاڑتی آواز پر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔کمبل اوپر سے اتارا۔۔گہری کالی آنکھوں میں نیند کا خمار لیے ابھی حواسوں میں نہیں تھی کہ تبھی ایک بار دوبارہ فون کی آواز سے وہ مکمل ہوش میں آئی اور سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا۔۔

جی۔۔" وہ منہ بنا کر بولی۔۔"

اوکے میں آتی ہوں۔" ایکدم سے سر اٹھاتے بولی اور جلدی سے فون بند کرتی کمبل" سائیڈ پر پھینکتی واشروم کی جانب بڑھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ واشروم سے نکلی تو وضو کیا ہوا تھا کیونکہ پانچ بج گئے تھے اور اس کا ارادہ نماز پڑھ کر جانے کا تھا تبھی دوپٹہ نماز سٹائل میں لیا اور جائے نماز بچھائی۔۔وہ مکمل خشوع سے نماز پڑھ رہی تھی اس کی نماز ایسی ہی تھی۔وہ نماز کے معاملے میں جلدی نہیں کرتی تھی۔۔

یا اللہ ہر بار کی طرح تیرا اس بار بھی شکریہ مجھے کامیاب کرنا تو ہی میرا ہمدرد اور میرا" مددگار ہیں۔۔" نماز کے بعد دعا مانگ کر وہ کھڑی ہوئی اور جائے نماز اس کی جگہ پر رکھا۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آتے دوپٹہ اتارا۔

اب اس کے نقش واضح تھے کمر تک آتے لمبے ہلکے بھورے بال جو جوڑے میں مقید تھے۔۔گورا رنگ، تھیکا ناک اور گلابی ہونٹ ستائیس سالہ پیاری سی لڑکی۔جوڑے کو کھول کر اس نے کنگھی کی۔۔

پتا نہیں کون سی لڑکیاں ڈاکٹر بنتی ہے تو ان کے بال تھوڑے سے رہ جاتے ہیں میرے" تو اتنے لمبے اور گھنے ہیں۔۔" وہ بڑبڑائی۔۔

دل تو کرتا ہے ان کو کاٹ لوں۔۔" بس چیخنے کی کمی رہ گئی تھی۔ دوبارہ سے جوڑا کر کے" جلدی سے حجاب کیا۔۔گاڑی کی چابی اور اپنا وائٹ کوٹ اٹھا کر اپارٹمنٹ سے نکلی۔

پارکنگ میں آئی گاڑی کو اسٹارٹ کرتی وہ لاہور ہسپتال کی جانب بڑھی۔۔

NOVEL HUT

اس نے ہسپتال کی پارکنگ میں گاڑی روکی جلدی سے اتر کر لاک لگایا اور اندر کی جانب بڑھی۔۔

خیریت اتنی صبح صبح فون کیا۔۔" ڈاکٹر احمد کو اپنے انتظار میں کھڑا دیکھ کر اس نے" پوچھا۔۔

ہاں وہ پیشنٹ ہے نہ جس کا تم علاج کر رہی تھی وہ آج جا رہے ہیں تو ملنا چاہتے تھے تم" سے۔۔" ڈاکٹر احمد کے جواب پر وہ سر ہلا کر فلور نمبر نائن کی جانب بڑھی۔۔

ناشتہ لے کر آتا ہوں میں تب تک۔۔" اسے پتا تھا وہ ناشتہ نہیں کر کے آئی ہو گی اتنی" صبح تبھی وہ مسکرا کر کہتا کینٹین کی جانب بڑھ گیا جبکہ لائبہ ہلکا سا مسکرا کر لفٹ میں داخل ہوئی۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

لاہور کے گاؤں سلطان پورا میں موجود حویلی میں رہنے والے لوگ اپنے اخلاق اور کام سے جانے جاتے تھے۔۔اس حویلی میں موجود چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا لوگوں کی عزت کرنا جانتے تھے۔۔ صبح صبح سب نماز سے فارغ ہو کر اس گھر کی خواتین ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں اور گھر کے مرد ڈائننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے اپنی باتوں میں مگن تھے۔۔

بھئی ناشتہ ملے گا کیا۔" الیاس چوہدری نے اونچی آواز سے پوچھا۔۔"

صبر کر لے۔۔" رضیہ بیگم نے ان کو گھور کر کہا۔"

بیگم آج تک صبر ہی کرتے آئے ہیں۔۔"ان کے مسکرا کر کہنے پر ینگ پارٹی نے ہوٹنگ" کی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ ناشتہ کر رہے تھے کہ تبھی الیاس چوہدری نے اپنے بیٹے مرتضیٰ سے پوچھا۔۔

"مجتبیٰ کہاں ہیں۔۔"

بابا جان وہ کسی ضروری کام کی وجہ سے کچھ دن اپنے اپارٹمنٹ میں رہے گا۔۔" ان" کے بتانے پر انہوں نے سر ہلایا۔وہ بھول گئے تھے کہ ان کا پوتا تو کتنے دن پہلے ہی اپارٹمنٹ گیا ہوا تھا۔۔

چلیں میں چلتا ہوں مجھے پولیس سٹیشن سے دیر ہو رہی ہیں۔۔" لائٹ براؤن آنکھوں" میں سنجیدگی لیے وہ کرسی سے اٹھا دادا جان اور دادی سے پیار لے کر اس نے پورچ کی جانب قدم بڑھائے۔

اچھا ابتسام کا کب تک آنے کا ارادہ ہیں۔۔؟" الیاس چوہدری نے اپنی بیٹی کی جانب" دیکھ کر پوچھا۔۔

بابا جان وہ کہہ رہا تھا کہ کچھ دن تک آجائے گا۔۔" میمونہ بیگم نے ان کی طرف دیکھ کر" کہا۔۔

NOVEL HUT

ناشتے کے بعد سب اپنے اپنے کاموں کے لیئے نکل گئے۔۔

ناول رائیٹر

الیاس صاحب اور رضیہ بیگم کے چار بچے تھے بڑے بیٹے ابراہیم الیاس جو پیشے سے ایماندار پولیس والے تھے لیکن ان کی ایمانداری ان کو راس نہ آئی۔۔ان کی اور انکی بیگم کی کار ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔انکا صرف ایک ہی بیٹا تھا مجتبیٰ ابراہیم جو انتیس سالہ خوبرو نوجوان تھا۔۔اس کے بعد تھے مرتضیٰ جن کی شادی امبر بیگم سے ہوئی تھی ان کے دو بچے تھے دائم جہانگیر جو اے ایس پی تھا۔۔لائٹ براؤن آنکھیں جن میں ہمہ وقت سنجیدگی رہتی تھی۔۔اسکے بعد آتی ہے مہرماہ جو پچیس سالہ خوبصورت لڑکی تھی۔اس کی شادی جلدی کردی تھی اسکا ایک بیٹا بھی تھا۔۔

اس کے بعد آتے ہیں امتیاز چوہدری جن کی شادی فائزہ بیگم سی ہوئی تھی ان کے صرف دو بچے تھے بڑا بیٹا زمان جو 23 سال کا تھا یونیورسٹی کے لاسٹ سمسٹر میں تھا۔۔اس کے بعد آتی ہے میرب جو بیس سال کی تھی۔اس کی آنکھیں گھر میں سب سے یونیک تھی گرے پفی آئیز۔۔

پھر میمونہ بیگم بیوگی کی چادر اوڑھے اپنے ماں باپ کے گھر رہتی تھی ان کا ایک ہی بیٹا تھا ابتسام علی جو خوبرو نوجوان ہونے کے ساتھ ساتھ کھڑوس بھی تھا اس کی آنکھوں کا کلر بھی مجتبیٰ کی طرح تھا براؤن۔۔ وہ اور مجتبی مل کر بزنس کرتے تھے۔

مجتبیٰ، دائم اور ابتسام تینوں ایک جیسے تھے کھڑوس آنکھوں میں سنجیدگی لیے۔۔تینوں کی ایج بھی سیم تھی اور کچھ عادتیں بھی تینوں بیسٹ فرینڈ بھی تھے ۔۔دی جان ان کو دیکھ کر یہی کہتی تھی کہ اگر ان کے چھوٹے پوتا پوتی نہ ہوتے تو ان تینوں کی شکلیں دیکھ دیکھ کر ہم بھی ان جیسے ہو جاتے۔۔ لیکن ان کو پیار بھی بہت تھا ان تینوں سے۔۔

ناول رائیٹر

وہ ان پیشنٹ سے مل کر آئی اور ناشتہ کر کے دونوں چائے پی رہے تھے کہ تبھی کوئی دھڑام سے اس کے قریب رکھی پر آکر بیٹھا۔۔

آرام سے کیوں طوفان مچایا ہوا ہیں۔۔" ڈاکٹر احمد نے ناک چڑھا کر کہا۔جبکہ ڈاکٹر لائبہ" نے ہنسی ضبط کی۔۔

مطلب میں طوفان ہوں۔۔" وہ حیرت سے بولی۔۔ "

جی ڈاکٹر سجل مجھے آپ اس وقت طوفان سے کم نہیں لگ رہی۔۔" اسکی بات پر اس" نے اپنی ڈارک براؤن آنکھوں کو چھوٹا کر کے گھورا۔۔

پتا ڈاکٹر احمد مجھے نہ کبھی کبھی ایسا فیل ہوتا ہے۔۔" اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ لے" کر سپ لیا۔۔

کیسا۔؟" چائے کا کپ اس سے واپس لیا۔۔جبکہ لائبہ اب ان کی طرف متوجہ ہوئی۔۔"

یہی کہ مجھے کون سے کیڑے نے کاٹا تھا جو آپ سے نکاح کیا۔۔" وہ گھور کر بولی۔۔لائبہ" جانتی تھی کہ یہی کہے گی۔۔

مجھے بھی آخر میں نے کیوں قبول ہے کہا۔۔" وہ افسوس سے بولا۔۔ "

تو قبول نہیں قبول نہیں کہہ دیتے۔۔" لائبہ نے اپنا حصہ ڈالا۔۔"

بس کیا کرو دل آیا گدھی پر تو حوریں کیا چیز ہے۔۔" ماتھے پر ہاتھ رکھا جیسے بہت" افسوس ہو جبکہ وہ منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

گائیز میں جا رہی تم لوگ لڑو۔۔" اپنا سامان اٹھاتے لائبہ مسکرا کر کہتی وہاں سے چلی" گئی۔۔

میں بھی جارہی جا کر اپنی حوروں سے رابطہ کرو۔۔" غصے سے بولتی وہ کھڑی ہوئی اور" اسکا چائے کا کپ اٹھا کر یہ جا وہ جا۔۔

ہائےےےے میری گدھی روکو تو۔" اس کو آواز دیتا وہ بھی اس کے پیچھے" گیا۔۔

ناول رائیٹر

بابا کیا ضرورت ہیں آپ کو مجھے بھی جاگنگ کے لیے لانے کی۔۔" وہ لہجے میں ناراضگی لیے گویا ہوئی۔۔

ارے تم فٹ رہو گی۔۔" فیاض صاحب نے کہا۔۔"

"میں آلریڈی فٹ ہوں بابا۔۔"

ہاں جیسے مجھے تو پتا نہیں۔۔"وہ اس کو کہتے اک اور راؤنڈ کے لیے دوڑے جبکہ وہ قریب" رکھے بینچ پر بیٹھ گئی۔۔

کالے بال جو پونی میں مقید تھے۔ ٹریک سوٹ پہنے سہنری آنکھوں میں نیند کا خمار لیے وہ جمائی لیتی وہی بینچ پر لیٹ گئی۔۔اسے دو چیزوں سے بہت پیار تھا اک کالے رنگ دوسرا اپنی نیند سے۔۔ پچیس سالہ نیند کی دیوانی مرحا فیاض جو سٹیڈی کمپلیٹ کر کے فری ہوئی تھی۔۔فیاض صاحب ڈی ایس پی تھے۔۔

مرحا۔ ! اللہ یہ لڑکی یہی سو گئی۔۔" راؤنڈ لگا کر وہ واپس آئے تو دیکھا ان کی شہزادی" یہاں سوئی پڑی تھی۔۔

مرحاااااااا۔۔" وہ اونچا بولے لیکن کوئی اثر نہیں ہوا۔۔"

آخر تھک ہار کر انہوں نے موبائل میں ڈھول کی آواز لگا کر اس کے کان کے پاس کیا۔۔

ہائے ے ے ے بارات آگئی بارات۔۔" وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔جبکہ اسکی بات سن" کر فیاض صاحب قہقہ لگا کر ہنس پڑے۔۔

بابا کیا آپ بھی نہ۔۔" جب تک سمجھ آیا تو وہ منہ بناتی اٹھی اور ان سے پہلے ہی چل" پڑی۔۔

تو بیٹا آپ کو کس نے کہا کہ یہاں سو جاؤ۔۔" فیاض صاحب اس کے برابر پہنچے۔۔"

ویسے بیٹا میرے داماد کے خواب دیکھ رہی تھی کیا۔۔" وہ شرارت سے گویا ہوئے تو وہ" ان کو گھوری سے نوازتی منہ پھیلا گئی۔۔۔

ناول رائیٹر

کمرے میں اندھیرا کیے رات کا سما بنائے نیند کے مزے لے رہا تھا کہ تبھی کسی احساس کے تحت اس کی آنکھ کھولی۔آنکھیں کھول کر ادھر اُدھر دیکھا اور گہرا سانس بھرتے اٹھ کر بیٹھا اور بیڈ سے ٹیک لگا لی۔۔

سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا تو نو بج رہے تھے نماز پڑھ کر ایسا سویا کہ اب آنکھ لگی تھی اسکی وہ سوتا نہیں تھا لیکن طبیعت خرابی کی وجہ سے وہ سو گیا تھا۔۔

موبائل دوبارہ واپس رکھتے اٹھا اور چل کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آیا۔۔براؤن آنکھوں میں سرخی، گندمی رنگت پر بڑھی شیو،ماتھے پر گرے کالے بال جو اس کو جازب نظر بناتے تھے۔

وہ اک نظر خود کو دیکھتا واشروم کی جانب بڑھا اور تھوڑی دیر بعد فریش ہو کر جیسے ہی باہر آیا تو اس کا فون بجا۔۔

NOVEL HUT

بیڈ کے پاس آکر اس نے فون اٹھایا تو دادا جان کالنگ لکھا تھا وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔

برخوردار کب تک آنے کا ارادہ ہے آپ کا۔۔" دوسری طرف لہجے میں خفگی لیے" بولے۔۔

اسلام و علیکم دادا جان۔۔" اس کے جواب پر انہوں نے دوسری طرف فون کو گھورا۔

"وعلیکم السلام ! میری بات کا جواب دو۔۔"

بہت جلد۔"یک لفظی جواب۔"

ایک تم اور دوسرا وہ ابتسام سکون سے رہنے نا دینا مجھ بوڑھے کو۔۔" ان کے لہجے میں" ناراضگی محسوس کرتا وہ ہلکا سا مسکرایا۔ تھوڑی دیر بعد ادھر اُدھر کی باتیں کرتے اس نے فون بند کر دیا۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

سگنل پر گاڑی روکے وہ سامنے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔ آرام کرنے گھر واپس جا رہی تھی پھر اسکی نائٹ ڈیوٹی تھی۔۔ سامنے دیکھتے دیکھتے اس کا ذہن اچانک سے اپنے والدین کی طرف گیا۔۔

ماں باپ تو وہ گھنی چھاؤں ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں پتا نہیں لوگ کیسے والدین کو خود سے جدا کر دیتے ہیں اولڈ ایج ہوم میں لاکھوں والدین اپنے بچوں سے دور زندگی گزار رہے ہوتے ہیں اور بچے اپنے مزوں میں لگے ہوتے ہیں۔۔وہ آنکھوں کی نمی صاف کرتے سگنل گرین ہونے پر گاڑی سٹارٹ کرتے اپنے اپارٹمنٹ کی جانب بڑھی۔۔

وہ اپنے پیشے کے لحاظ سے سیریس تھی لیکن کچھ خود کے ساتھ ہوئے حادثوں نے اسکی ہنسی چھین لی تھی۔۔احمد اور سجل کے ساتھ تھوڑا بہت مسکرا لیتی تھی۔۔یہ بات وہ بھی جانتے تھے کہ ان کی دوست صرف اوپر اوپر سے ہنستی ہے۔۔
لیکن دونوں ہر ممکن کوشش کرتے تھے اسے خوش رکھنے کی۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

بابا میں سوچ رہی کہ پولیس فورس جوائن کر لو۔۔" وہ معصومیت سے بولی۔۔"

بیٹا بس پھر یا تو پولیس والے بچیں گے یا تم۔۔" فیاض صاحب نے کانوں کو ہاتھ" لگایا۔۔

"بابا اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔"

ایسی ہی بات ہے۔۔" ان کے جواب پر وہ بے ساختہ آنکھیں گھما گئی۔۔"

اچھا بابا اگر آپ کو کبھی میری ہلپ کی ضرورت پڑیں تو ضرور کہیں گا۔۔" اسکی بات پر" انہوں نے سر ہلایا اور کھانے کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

ناول رائیٹر

رات کے آدھے پہر جہاں ہر ذی روح نیند کے مزے لے رہے تھے تبھی یہاں اس سنسان جگہ سے تھوڑی دور واقع ایک بیلڈنگ جہاں کنسٹرکشن کا کام ہو رہا تھا صرف لوگوں کی نظر میں نہیں تو یہاں ہر غلط کام ہوتا تھا اس بیلڈنگ میں چلے تو جہاں اک کمرہ تھا دروازہ کھولنے پر سیڑھیاں اترتے بیسمنٹ تھی۔۔جہاں کچھ لوگ بیٹھے جوا کھیل رہے تھے۔اور ایک سائیڈ پر پانچ چھ بچے بے ہوش پڑے تھے شاہد انہیں بے ہوشی کی دوا دی گئی تھی۔۔

اوئے کل اور بچوں کو کنڈنیپ کرنا ہے۔۔" ان میں سے ایک شخص نے اپنے ساتھ" والے ساتھی کو مخاطب کیا۔۔

ویسے بھئی راجو بھائی بڑا ظالم ہے بچوں سے بھیک منگواتا ہے۔۔"تیسرا شخص بولا شاہد" وہ نیا تھا۔گندمی رنگت آنکھوں میں تحیر لیے وہ تاش کا پتا پھینکنے لگا۔

تو ابھی نیا ہے نہ تو آہستہ آہستہ تجھے سب پتا چل جائے گا"پہلا شخص قہقہہ لگا کر بولا تو وہ" بھی ہاں میں سرہلاتا تاش کے پتوں کی طرف متوجہ ہوا۔۔

رات کے پہر ہی کیوں غلط کام ہوتے تھے کیونکہ ہم نے رات کو غلط کاموں کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔اللہ پاک نے تو رات کو سکون و آرام کے لیے رکھا تھا اور یہ ہم نے گناہوں کے لیے رکھ لی کہ جو بھی غلط کام کرنا رات کو کرنا۔۔شاہد ہم اللہ کے بتائے ہوئے راستے بھول گئے تھے۔۔

ناول رائیٹر

اگلی صبح خوشنما تھی کیونکہ درمیانہ سا موسم تھا نہ سردی نہ گرمی سردیاں آنے کی علامت تھی ایسے میں وہ زمینوں سے چکر لگا کر واپس آرہے تھے ان کی گاؤں میں اپنی زمینیں تھی جن کی دیکھ بھال ملازم کرتے تھے لیکن گھر کے مرد بھی چکر لگا آتے تھے۔۔

وہ گھر میں داخل ہوئے تو ان کی نظر دائم پر پڑی جو وردی پہنے اپنی گاڑی میں بیٹھ رہا تھا۔۔

خیریت کہاں جا رہے ہو ناشتہ تو کرتے جاتے۔۔" وہ اس کے پاس آئے۔۔"

نہیں دادو مجھے جلدی ہے وہی تھانے میں کر لوں گا۔۔" اس کے کہنے پر وہ سر ہلا گئے۔۔"

چلو اللہ کی امان۔۔" اسکو دعا دیتے وہ اندر کی جانب بڑھ گئے۔۔چوکیدار کے دروازہ" کھولنے پر دائم گاڑی باہر نکالتا اپنی منزل کی جانب بڑھا۔۔

ناول رائیٹر

افففف۔ اس سے اچھا میں ناشتہ کر کے نکلتا۔۔" سٹئیرینگ پر مکا مارتے وہ غصے سے" بڑبڑایا۔۔وہ ٹریفک میں پھنس گیا تھا اور اب اسے لگ رہا تھا کہ غلطی کی اس نے گھر سے جلدی نکل کر۔۔

چور چور۔۔" ابھی وہ گاڑی سے نکلتا کہ اسے آواز سنائی دی جلدی سے باہر نکلا تو دیکھا اک لڑکی لڑکے کے پیچھے بھاگ رہی تھی وہ اس کی طرف ہی آ رہے تھے۔

NOVEL HUT

لڑکا اس کے قریب پہنچا تو ہاتھ آگے کرتے اس نے گریبان سے پکڑا اور جھٹکا دیا۔۔لڑکی نے قریب پہنچ کر جھکتے گہرے سانس بھرے۔۔جبکہ لڑکا بوکھلا کر اب اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔جس نے کس کر اسے پکڑ رکھا تھا۔۔

سالے چور اب چوروں کی چیزیں چرانے لگے۔۔" لڑکے کے ہاتھ سے بیگ کھینچتے غصے" سے بولی۔۔

جبکہ دائم نے حیرت سے سر اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا جو ملجگے لباس اور بالوں کو کیپ میں چھپائے منہ پہ جگہ جگہ مٹی جیسے وہ کئی دنوں سے نہائی نہ ہو بے اختیار اس نے جھر جھری لی۔۔

اوئے ے ے ے تم پولیس والے ہو ڈالو اس کو جیل میں۔۔" وہ لڑکی شاہد اس کی" وردی دیکھ کر بولی۔۔

صاحب معاف کر دو صاحب آئندہ ایسا نہیں کرتا۔۔" ہوش میں آتے اس نے لڑکے کا" گریبان چھوڑا تو وہ گرفت ڈھیلی محسوس کرتا وہاں سے بھاگ گیا۔۔

اوئے ے ے ہوش میں آ بھاگ گیا وہ۔۔" اس نے دائم کے چہرے کے سامنے" چھٹکی بجائی۔۔

اگر تم چور ہو تو پھر شور کیوں ڈال رہی تھی۔۔" سر جھٹکتا اس کا سوال اگنور کرتے" پوچھنے لگا۔۔

ہاں تو اپن اتنی محنت سے چوری کرتا ہے تو کوئی بھی آکر لوٹ لے میرے کو۔۔" اس" کی بات سنتے بے اختیار اسے غش آنے لگے۔۔ مطلب کتنی دیدہ دلیری سے وہ اپنا جرم قبول کر رہی تھی۔۔

چل چھوڑ۔۔۔ میرے کو میری جگہ پر چھوڑ دیں گا۔۔" اس کو اگنور کرتی دوسری سائیڈ" پر گئی۔۔

تمہیں ڈر نہیں لگ رہا میں پولیس والا ہوں اگر تمہیں تھانے لے گیا تو۔۔" اس کی بات سنتے دروازہ کھولتے اس کا ہاتھ رکا۔۔

بھئی پولیس والے آجکل خود چور بنے ہوئے ہیں چور کیا ڈریں گے ان سے۔۔" آنکھ" مارتے کہا جبکہ اس لڑکی کی بے باکی پر وہ دانت پیس کر رہ گیا۔۔ غصے سے کھولتے دروازہ کھولا اور زور سے بند کیا۔۔

"اوئے ے ے آرام سے تیری اپنی گاڑی ہے اپن کی نہیں جو تو غصہ اتار رہا۔۔"

NOVEL HUT

شٹ اپ۔۔"اس نے غصے سے کہا تو وہ سر ہلا گئی۔۔پتا نہیں کس بات کا غصہ تھا" اس کے آنکھ مارنے پر یا اس کی بات پر۔۔

ویسے تیرا نام کیا ہے ہیرو۔۔؟"تھوڑی دیر بعد اس کو دیکھ کر بولی آخر وہ چپ کیسے رہ سکتی تھی۔

اے ایس پی دائم جہانگیر۔۔" اس نے موڑ کاٹا۔۔"

واہ ! نام تو کافی وزنی ہے تمہارا۔۔ ویسے میرا نام ینا ہے۔۔" اس نے تعریف کی یا طنز" اسے سمجھ نہیں آیا۔

میں نے پوچھا۔۔" اس کو جواب دیتے وہ خاموش ہو گیا تو سر جھٹک کر وہ بھی باہر دیکھنے لگی۔۔

تھانے پہنچ کر وہ گاڑی سے اتری اور اپنی منزل کی جانب بڑھ گئی جبکہ دائم بھی اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔

بنا یہ جانے کہ اب ایک دوسرے کی منزل وہی ہے۔۔

ناول رائیٹر

NOVEL HUT

وہ پیشنٹ کا چیک اپ کر رہی تھی کہ تبھی اس کا موبائل بجا۔۔موبائل کوٹ کی جیب سے نکالا اور نام دیکھ کر بے ساختہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی۔۔چند لوگ تھے اس کی زندگی میں جو اس کی خوشی کا باعث بنتے تھے۔۔

اسلام و علیکم آج یہ چاند کہاں سے نکلا کہ اے ایس پی دائم نے مجھ نا چیز کو فون" کیا۔۔" وہ شرارت سے گویا ہوئی

و علیکم السلام ! نہ کرو آگے ہی میں بہت نہ کنفیوز ہوں۔۔" دوسری طرف دائم سنجیدگی" سے گویا ہوا۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔" لائبہ سیریس ہوئی۔"

اس کے پوچھنے پر دائم ساری بات بتاتا چپ ہوا تو وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑی۔۔

سیریسلی۔۔" اس نے آنکھوں کی نمی صاف کی۔۔آج اتنے دنوں بعد کھل کے ہنسی" تھی۔۔

اور کیا بتاؤ بھلا لڑکی چور ہو سکتی ہے۔۔" وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔۔"

ہاں ہو سکتی ہے جیسے پاکستان کے حالات ہے نہ کوئی بھی چور بننے پر مجبور ہو سکتا" ہے۔۔" اس کی بات پر وہ سر ہلا گیا۔۔ صیح تو کہہ رہی تھی وہ۔۔

NOVEL HUT

ویسے کہیں تمہارا دل تو نہیں آگیا اس ینا کماری پر۔۔"بمشکل اس نے ہنسی روکی۔۔"

توبہ استغفرُللہ۔۔کیسی بات کر رہی ہو۔" بے ساختہ اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔"

ہاہاہاہا۔۔" وہ ایکدم سے کھلکھلائی۔۔

چلو اس بہانے تم ہنسی تو۔۔" دائم نے عقیدت سے کہا۔"

ہاں شاہد۔۔" لائبہ کے کہنے پر دائم بھی مسکرا دیا۔۔"

چلو جاؤ تم اپنے پیشنٹ چیک کرو میں اپنے مجرم۔۔" اس کے کہنے پر وہ مسکراتی فون بند" کر گئی۔۔

ناول رائیٹر2

تم آسلام آباد سے کب آئے۔۔؟" مجتبیٰ جو ابھی سو کر اٹھا تھا کل آفس نہیں گیا تھا"

لیکن آج اس کا ارادہ آفس جانے کا تھا کہ تبھی کچن میں ہوتی کھٹر پھٹر سے اس نے کچن کا رخ کیا اور ابتسام کو دیکھ کر گویا ہوا۔۔

صبح صبح جب تم خراٹے لے رہے تھے۔۔" ابتسام نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔"

تو گاؤں نہیں گئے۔۔" اس کی بات اگنور کرتے فریج سے اپنے لیے ناشتہ بنانے کا" سامان نکالا۔۔

NOVEL HUT

نہیں کیوں کہ اب یونیورسٹی جوائن کرنے لگا ہوں۔۔" جواب دیکھ کر خاموش ہو"
گیا۔۔
اچھا کون سی پڑھائی کرنے لگے اب۔۔" مجتبیٰ نے شرارت سے کہا۔۔"
پروفیسر کے طور پر۔۔" اس کے سیریس انداز پر وہ دانت پیس گیا وہ کھڑوس تھے لیکن یہ"
انسان کھڑوسوں کا بھی سردار تھا۔۔وہ اور دائم تھوڑا بہت ہنس لیتے تھے لیکن ابتسام
سلطان نے قسم کھائی تھی نہ ہنسنے کی۔۔
صیح۔۔" اس کو جواب دیتے اس نے ناشتہ بنانا شروع کیا اور ابتسام تیار ہونے اپنے"
کمرے کی جانب بڑھا۔۔وہ دونوں زیادہ تر اپارٹمنٹ میں رہتے تھے اس لیے دونوں کے
پاس چابی تھی جسے وہ کسی بھی وقت استعمال کر سکتے تھے۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

مہر ماہ ہادی کہاں پر ہے۔۔؟" زمان نے مہر ماہ کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ہادی مہر ماہ کا بیٹا"
تھا اس کا لاڈلہ بچا جو تین سال کا تھا۔۔وہ سب کا لاڈلہ تھا حتی کہ مجتبیٰ، ابتسام اور دائم
کا بھی۔۔

آپی ہوں تمہاری نام سے مت بلایا کرو۔۔" ہمیشہ کی طرح اس نے ٹوکا۔۔"

کس نے کہا۔آپ سے بڑا ہی لگتا ہوں۔۔" وہ خفگی سے بولتا اس کے کمرے کی جانب" بڑھا اور بیڈ پر سوئے ہادی کے ماتھے پر پیار کرتا مہرماہ کو گھورتا وہاں سے چلا گیا۔۔

یہ اس کو کیا ہوتا جا رہا پہلے تو ایسا نہیں تھا۔۔" وہ بڑبڑاتی ہادی پر کمفرٹ درست کرتی" نیچے چلی گئی تاکہ ناشتہ کر سکے۔۔

ناول رائیٹر

میرب زمان کے ساتھ یونیورسٹی آئی تھی وہ تین سال اس سے بڑا تھا لیکن میرب اسے زمان یا مان کہتی تھی۔ اس کی دوست اس کو آتا دیکھ اس کی طرف بڑھی۔جبکہ زمان اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

NOVEL HUT

اوئے تجھے پتا کہ فینانس کے پروفیسر چینج ہو گئے۔۔" وہ ڈپارٹمنٹ کی طرف چلنے" لگیں۔۔

کیاااا۔کب سے۔۔" میرب جھٹکے سے رکی۔۔"

آج سے۔۔" نور اس کے رکنے پر بے ساختہ رک گئی۔۔"

یار کیا نیوز سنا دی ہے تم نے۔۔" وہ افسوس سے بولتی کلاس میں انٹر ہوئی نور کندھے اچکاتی اس کے پیچھے کلاس میں داخل ہوئی اور دونوں اپنی سیٹس پر جا کر بیٹھ گئی۔۔

ناول رائیٹر

وہ لائبہ سے بات کر کے فری ہو کر اپنی فائل دیکھنے میں بزی ہو گیا تھا۔۔جب سے وہ اپنے آفس میں آکر بیٹھا تھا مسلسل اس لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا اور وہ جانتا تھا کہ جب تک وہ یہ بات لائبہ سے شئیر نہیں کریں گا اسکو سکون نہیں آئے گا۔۔لائبہ اس کی سب سے اچھی دوست تھی جو ہر مشکل وقت میں اس کے ساتھ کھڑی ہوتی تھی اور کھڑی رہے گی۔۔اسے یقین تھا کہ یہ بات سن کر وہ ہنسے گی اور وہ یہی تو چاہتا تھا کہ اس کی دوست ہمیشہ خوش رہے۔۔

سر آپ کو ڈی ایس پی صاحب بلا رہے ہیں۔۔" وہ جو سوچوں میں گم تھا حوالدار کی آواز پر ہوش میں آیا۔۔

NOVEL HUT

ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔۔" اس کے جواب دینے پر حولدار سر ہلا کر وہاں سے چلا" گیا۔۔جبکہ اس نے فائل بند کی۔ اپنی کرسی سے اٹھا اور کیپ اٹھاتا ڈی ایس پی کے آفس کی جانب بڑھا۔۔

ناول رائیٹر

وہ ابھی فرسٹ لیکچر سے فری ہوئے تھے کہ ان کا دوسرا لیکچر بھی سٹارٹ ہو گیا۔ کچھ سیکنڈ بعد سر زین کے ساتھ آتے انسان کو دیکھ کر وہ ٹھٹکی اور حیرت سے منہ کھولا۔۔ ابتسام بھائی۔" وہ بڑبڑائی۔۔اس کو مسلسل سامنے کی طرف دیکھتے نور نے اسے ٹوکا" مارا۔۔

کلاس آج سے میری جگہ آپ کو پروفیسر ابتسام پڑھائے گے بیسٹ آف لک۔۔" سر" زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

پر سر آپ کہاں جا رہے۔۔" سارے سٹوڈینٹس نے یک زبان ہو کر پوچھا۔۔"

NOVEL HUT

بس بچوں میری طبیعت خراب رہتی امید ہے آپ سر کو تنگ نہیں کریں گے۔۔" وہ" محبت سے بولے تو سارے سٹوڈینٹس سرہلاتے باری باری ان سے ملے جبکہ گرلز نے وہی سے بیٹھے ان کو سلام کیا۔۔

چلیں اب میں چلتا ہوں۔۔" اتنا کہتے وہ چلے گئے۔۔"

تو کلاس مائی سیلف ابتسام سلطان چلیں اپنی بک نکالیں۔۔" وہ کہتا روسٹر کی جانب بڑھا۔۔

پر سر آج آپ کا فرسٹ ڈے ہیں تو آپ ہمارا انٹرو نہیں لیں گے۔۔" ایک سٹوڈنٹ" نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

نہ تو آپ کہیں جا رہے نہ میں تو انٹرو میں ٹائم ضائع کیوں کرنا۔۔" اس نے سنجیدگی سے" کہا تو ساری کلاس اس کی سنجیدگی دیکھتے بک نکالنے لگ پڑی۔۔

کھڑوس کہیں کا۔۔" نور کے الفاظ سنتی وہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔جانتی تھی کہ وہ ایسا ہی" تھا۔۔

جی سر آپ نے بلایا۔۔؟" ڈی ایس پی فیاض کے آفس آتے اس نے سیلوٹ کرنے" کے بعد پوچھا۔۔

جی دائم بیٹا۔۔بیٹھو۔" ان کے کہنے پر وہ کرسی کھینچتا بیٹھ گیا۔۔"

دائم جیسا کہ تم جانتے ہو بچوں کو اغوہ کرنا اب بہت عام ہوتا جا رہا ہے۔۔" اس کے" بیٹھتے انہوں بات شروع کی۔۔

"جی سر۔۔"

"تو میں چاہتا ہوں کہ تم اس کیس کو ہینڈل کرو۔۔"

اوکے سر۔۔" بنا کسی بحث کے وہ مان گیا۔۔"

مجھے تم سے یہی امید تھی۔۔میرے دو قابل لوگ اس چیز پر کام کر رہے ہیں تو بہت" جلد تمہیں ان کے ساتھ ملوا دوں گا۔۔" ان کی بات سنتے دائم سر ہلا گیا۔۔

ٹھیک ہے سر میں چلتا ہوں۔۔" کھڑے ہوتے ان کو سیلوٹ کیا اور وہاں سے چلا" گیا۔۔

وہ جیسے ہی یونیورسٹی سے گھر آئی مان اسے باہر ہی اتار گیا تھا اسے کسی ضروری کام سے جانا تھا۔۔گھر میں داخل ہوتے اس کی نظر ٹیوی لاونج میں پڑی جہاں سب بیٹھے شاہد چاہے پی رہے تھے وہ سب کو سلام کرتی میمونہ بیگم کے پاس آکر بیٹھ گئ۔۔

"پھپھو آپ کو پتا ابتسام بھائی اسلام آباد سے واپس آگئے۔۔" تھوڑی دیر بعد وہ یاد آنے پر میمونہ بیگم کی طرف دیکھ کر بولی۔۔

"تمہیں کیسے پتا۔۔" مرتضی چوہدری نے پوچھا۔۔

"بڑے بابا وہ میرے پروفیسر ہے آج سے انہوں نے جوائن کیا ہے۔۔" وہ ساری بات بتاتی چپ ہو گئ۔۔

"لو یہ تینوں لڑکوں نے قسم کھائی ہمیں کچھ نہ بتانے کی۔۔" رضیہ بیگم خفگی سے سر جھٹکتی اپنی چائے کی طرف متوجہ ہو گئ۔۔

"اور کیا۔۔" سب نے باری باری کہا۔۔

"آپ لوگوں نے ہی بگاڑا ہے۔۔" مرتضی چوہدری نے تاسف سے سر جھٹکا تو سب نے انہیں گھوری سے نوازا۔

چلیں میں تو چلی فریش ہونے۔" مسکرا کر کہتی اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ"
گئی۔۔

ناول رائیٹر

آج اس کی نائٹ شفٹ نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ عشاء سے پہلے آئی تھی اور اب عشاء پڑھ کر بیڈ پر بیٹھی موبائل دیکھ رہی تھی کہ تبھی کچھ یاد آنے پر اس نے ایک نمبر ڈائل کیا۔۔ مسلسل بیل جا رہی تھی۔۔ تھوڑی دیر بعد فون اٹھا لیا گیا۔۔

اسلام و علیکم۔۔" چادر کو ناخن سے کھچرنا شروع کیا۔۔"

وعلیکم السلام۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔۔"

کیسی ہے وہ۔۔" آنکھوں کی نمی کو پیچھے دھکیلا۔۔"

ٹھیک ہے۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تھا۔۔"

آخر کب تک ایسے کرو گی بیٹا سامنے آجاؤ اسے بھی پتا ہو کہ میری ایک بڑی بہن" ہے۔۔" دوسری طرف سے مسلسل اس کی خاموشی محسوس کرتے کہا گیا۔۔

نہیں آسکتی اس کی جان کو مشکل میں نہیں ڈال سکتی۔۔"اس نے ہچکی لی۔۔"

بیٹا وہ ماضی تھا اب وہ اتنی مضبوط ہو گئی ہے کہ اپنے ساتھ ساتھ تمہاری بھی حفاظت" کر سکتی ہے۔۔" ان کی بات سنتے وہ فون بند کر گئی جبکہ اسکی حرکت پر دوسری طرف انہوں نے گہرا سانس بھرا۔۔

ناول رائیٹر

کیسا رہا دن تمہارا۔۔" مجتبیٰ نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا جو سنجیدگی سے رات کا" کھانا کھا رہا تھا۔۔

اچھا۔۔"یک لفظی جواب۔۔"

کبھی ہنس بھی لیا کر۔۔" مجتبیٰ نے خفگی سے کہا۔۔"

"ہنس کر کیا کرو گا۔۔"

میرا سر پھاڑنا ہنس کے۔۔" وہ خفگی سے کہتا اٹھا اور برتن اٹھا کر کچن میں رکھے۔۔"

اوکے۔۔" اس کے مان جانے پر وہ اسے گھورتا برتن دھونے لگا۔۔"

ہاں یاد آیا گڑیا بھی تیری کلاس میں ہے کیا مطلب تیری سٹوڈنٹ۔۔" مجتبیٰ یاد آنے پر" پلٹا اور اس سے پوچھنے لگا۔۔

NOVEL HUT

"ہمم۔کیوں کیا ہوا۔۔" وہ شاہد آج اپنے روٹین سے ہٹ کر اتنی لمبی بات کر رہا تھا۔۔

"اس نے جا کر گھر بتا دیا اور دادا جان میری کلاس لے رہے تھے۔۔" اس کے بتانے پر ابتسام ہلکا سا ہنسا لیکن بروقت چھپا گیا۔۔

"اتنا تو تو کر سکتا میرے لیے۔۔" برتن سینک میں رکھتے اس کے کندھے کو تھپکتے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ مجتبیٰ غصے سے مٹھیاں بھینچتا واپس سے برتن دھونے لگا۔۔

ناول رائیٹر

وہ سٹیڈی روم میں بیٹھے کتاب پڑھ رہے تھے کہ تبھی ان کا فون رنگ ہوا۔۔انہوں نے نمبر دیکھا اور مسکرا کر فون اٹھایا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ آنکھوں کی نمی روکتے کتاب کو بند کرتے سر کرسی کی پشت سے ٹکا گئے۔۔

"کیا ہوا بابا۔۔؟" مرحا جو سٹیڈی روم میں کسی کام سے آئی تھی ان کو ایسا بیٹھا دیکھ کر پوچھے بنا نہیں رہ پائی۔۔

"کچھ نہیں۔۔" وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا گئے۔۔"

"اگر کچھ نہیں ہے تو پھر آپ ٹینس کیوں لگ رہے۔۔" ان کے پاس آتی ان کے ہاتھوں کو تھام کر بولی۔۔

"کچھ نہیں میرا بچہ سب ٹھیک ہے۔۔" وہ سر ہلا گئی اس نے زیادہ اصرار کرنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

"چلیں ٹھیک ہے میں آرام کرنے جا رہی آپ بھی جائے۔۔" ان کو کہتی وہاں سے چلی گئی۔۔جبکہ وہ دوبارہ سے اپنی سوچوں میں گم سم ہو گئے۔۔

"میری دعا ہے میری شہزادی مرحا اللہ پاک تمہارے لیے آسانیاں پیدا کریں۔۔آمین۔۔" اس کو دعا دیتے وہ اٹھے اور کتاب اس کی جگہ پر رکھے وہاں سے نکلے اور اپنے روم کی جانب بڑھے۔۔

ناول رائیٹر

اگلے دن وہ تھوڑا گھر سے لیٹ نکلا تھا ابھی وہ آدھے راستے میں تھا کہ اس کی نظر سامنے گئی جہاں پر کل والی لڑکی بھیک مانگ رہی تھی۔۔اس نے جھٹکے سے گاڑی

روکی۔۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک سائیڈ پر کھڑی کی اور وہی بیٹھے اس لڑکی کو آواز دی جو اس کے قریب ہی تھی۔۔

ینا جو اپنا نام سن کر ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی کہ سامنے دیکھا جہاں پر وہ پولیس والا اپنی گاڑی میں بیٹھا اس کو بلا رہا تھا۔۔

کیوں بلایا میرے کو جلدی بتا۔۔؟" وہ اس کے پاس آتی جلدی سے بولی۔۔ شیشہ وہ پہلے" ہی نیچے کر چکا تھا۔

"یہ کیا تھا۔؟"

کیا۔۔" اس نے آئی برو اچکائی۔۔"

یہی کبھی تم چور کبھی بھیک مانگنے والی آخر تم ہو کون۔۔" وہ کنفیوز ہوا۔۔"

دیکھ اپن جو مرضی کریں تیرے کو کیا تو زیادہ ہیرو گیری مت جھاڑ۔۔" غصے سے بولتی یہ" جا وہ جا۔ جبکہ وہ حیرت سے منہ کھولے اس کے انداز دیکھ رہا تھا۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم۔۔" غصے سے چیخا۔۔"

آجا تو بھی ساتھ چل لے۔۔" ینا رکی اور پلٹ کر جواب دیتی آگے بڑھ گئی۔ دائم نے" غصے سے مٹھیاں بھینچی اور گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔۔

ناول رائیٹر

تو مجھے راجو بھائی سے کب ملوائے گا۔۔" وہ کب سے اپنے ساتھی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

بہت جلد غازی بہت جلد آخر کو تو نے اتنا اچھا کام جو کیا ہے۔۔" اس کا ساتھی"

مسکرا کر بولا۔۔

"دیکھ تو نے کہا تھا کہ تو صرف ہماری حفاظت کرنا ہمارے لیے لڑنا میں لڑ رہا ہوں۔۔"

ہاں تو تجھے پیسے ملے گے نہ اس بات کے۔۔" وہ بولا۔۔"

دیکھ میں غریبی میں گنڈہ بنا ہوں اس لیے مجھے میرا پیسہ سود سمیت چاہیئے۔۔" وہ"

سنجیدگی سے بولا۔۔

ارے فکر نہ کریں تو ہمارا پارٹنر ہے تجھے دھوکہ کیوں دیں گے۔۔" اس کے کندھے پر"

ہاتھ رکھے تسلی دی تو اس نے سر ہلایا۔۔

تو بتا مجھے کہ بچوں کو اغوہ کرنے کے علاوہ بھی کوئی کام کرتے ہو۔۔" وہ جیسے جاننا چاہ رہا"

تھا۔۔

ہاں لڑکیوں کو۔۔" وہ رازداری سے گویا ہوا۔۔"

وہ کیسے۔۔" کنفیوز ہوا۔۔"

وہ اپنے یار سے ملنے آتی ہے اور ان کے وہ دو نمبر یار انہیں ہمارے پاس چھوڑ جاتے" ہم انہیں بنا چھوئے آگے ریڈ لائٹ ایریا میں بھیج دیتے۔۔" وہ کمینگی سے بولا۔۔اس کی بات سنتے بے اختیار اس نے جھرجھری لی۔۔

یہ لڑکیاں اپنی نادانی میں کی گئ محبت یا دھوکے کو محبت سمجھتے اپنا کتنا بڑا نقصان کر لیتی ہے۔اگر انہیں پتا لگ جائے کہ ایک لڑکا جس سے وہ محبت کا دم بھرتی ہے وہ کیسی سوچ رکھتا ان کے بارے میں تو خود کو خود ختم کر لے۔۔بنا یہ جانے کہ نامحرم کی محبت کتنا بڑا فریب ہے اک ایسی آگ جو ان کو تباہ کر دیں پھر بھی محبت کر لیتی ہے۔۔"

بے اختیار وہ سوچ ہی سکا۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

دائم ابھی ہمیں خبر ملی ہے کہ کچھ لوگ کل کو پارک سے بچوں کو اغوا کرنے والے" ہیں۔۔" ڈی ایس پی نے دائم کو اپنے آفس بلاتے اسے آگاہ کیا۔۔

ٹھیک ہے سر میں اپنی ٹیم کو تیار کرتا ہوں ان کو کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔۔ان شاء" اللہ۔۔" وہ عزم سے کہتا ان کو سیلوٹ کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔

ناول رائیٹر

وہ لیکچر لے رہے تھے آج دوسرا دن تھا سر ابتسام کو پڑھاتے لیکن ان سب کو لگ رہا تھا کہ وہ صدیوں سے انہیں پڑھا رہے ہیں۔پوری یونی میں مشہور ہو گئے ایک دن میں اپنے کھڑوس پن کی وجہ سے۔۔

یار اڑتی اڑتی خبر ملی کہ سر ابتسام تمہارے کزن ہے۔۔" وہ جو سامنے لیکچر کی طرف" متوجہ تھی نور کی بات پر چونکی اور سر ہلا گئی۔۔

تو کل کیوں نہیں بتایا۔۔" وہ دبا دبا سا چیخی۔۔"

کیا بتاتی۔۔" میرب اس کی طرف دیکھ کر بولی۔۔"

مس میرب اور مس نور آپ دونوں نے اگر باتیں کرنی ہے تو جا سکتی ہے یہاں" سے۔۔"وہ بنا مڑے بولا تو حیرت سے اسکی طرف دیکھنے لگ پڑی۔۔

سوری سر۔" دونوں کھڑی ہو کر بولی اور چپ کر کے دوبارہ بیٹھ گئی۔۔"

لیکچر ختم ہوا تو وہ جانے لگا کہ کچھ سوچ کر رکا۔۔

کلاس۔" اس کے بلانے پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔"

آئندہ اگر میری کلاس میں کوئی بولا یا بات کی تو وہ دس بار اسائنمنٹ لکھ کر لائے گا۔۔""

اس کی بات سنتے ساری کلاس آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگ پڑی۔۔بنا ان سب کی طرف دیکھے وہ وہاں سے چلا گیا۔۔

یار قسم سے الٹرا پرو مکس کھڑوس ہے سر۔۔"نور کی بات سنتے سب نے اتفاق کیا۔۔"

ویسے میرب تمہارے تو کزن ہے کیا بلکل بھی نہیں ہنستے۔۔" اپنے کلاس فیلو کی بات" سنتے افسوس سے وہ سر ہلا گئی۔۔

یار پھر تو تمہارا سانس اٹکا رہتا ہو گا۔۔" اک لڑکی نے کہا۔۔"

نہ پوچھو یار پہلے کزن تھے اب تو پروفیسر میں سوچ رہی سانس کیسے لیا کرو گی۔۔" ہنستے" ہوئے بولی تو سب ہنس دیے۔۔ تھوڑی دیر ایسے ہی باتیں کرنے کے بعد دوسرے پروفیسر آ گئے تو لیکچر لینے لگ پڑیں۔۔

وہ گھر آتے ہی سیدھا کچن میں آئی جہاں پر ساری خواتین دوپہر کا کھانا بنا رہی تھی۔۔اس نے انہیں سلام کیا اور کچن میں رکھے چھوٹے سے ڈائنگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔

کیا ہوا۔۔" فائزہ بیگم نے اس کے اترے ہوئے چہرے کی جانب دیکھ کر پوچھا۔۔تو وہ" تو جیسے بھری بیٹھی تھی ان کو بتانے لگی۔۔

تو بیٹا جی آپ کو کس نے کہا تھا بات کرو۔۔" فائزہ بیگم کے کہنے پر وہ منہ بنا گئی جانتی" تھی اس کی ماں اس کی سائیڈ تو لے گی نہیں۔۔

تو ماما صرف جواب دیا تھا۔۔" وہ منہ پھلائے بولی۔۔"

بیٹا تمہیں لکھنے کو تو نہیں دی اسائنمنٹ۔۔" میمونہ بیگم نے فکر سے پوچھا۔۔۔"

نہیں۔آئندہ کے لیے کہا ہے۔۔" اس کی بات سنتے وہ سر ہلا گئی۔۔"

"اگر کبھی تمہیں دیں نہ تو مجھے بتانا کان کھنچوں گی اس کے۔۔"

اوہ سو سویٹ پھپھو۔۔" خیالات میں سوچنے لگی کیسا لگے گا وہ۔۔"

چلیں میں فریش ہو جاؤ۔۔" ان سب کو بائے کرتی اس نے اپنے کمرے کا رخ کیا۔۔"

پارک میں کافی رش تھا اس نے اپنے کچھ بھروسے کے بندوں کو ہائیر کیا تھا وہ جانتا تھا پولیس میں بھی کچھ کرپٹ لوگ موجود ہے۔۔اس کے آدمی ہر جگہ پھیل چلے تھے۔۔

ناول رائیٹر 3

یہاں رش بہت زیادہ ہو گیا ہے یہ ہمارے لیے اچھا موقع ہے۔۔"تابش جو ان کا" انچارج تھا ان سب کی طرف دیکھ کر بولا۔۔

ہاں۔"یک لفظی جواب دیتے وہ خاموش ہو گیا۔۔ دس بندے تھے۔۔ان کو یہ کام" صرف دس منٹ میں کرنا تھا۔۔آج پہلی بار وہ ان کے ساتھ آیا تھا۔۔

غازی تم دائیں سائیڈ پر جاؤ اور تم سب بھی پھیل جاؤ۔۔" غازی کی طرف اشارہ کرتے" وہ دوسرے آدمیوں کو کہنے لگا۔۔

اوکے باس۔۔" اتنا کہتے سب وہاں سے چلے گئے۔۔ "

تھوڑی دیر ہی بعد وہاں بھگڈر مچ گئی تھی ابھی انہوں نے صرف دو بچوں کو ہی پکڑا تھا کہ تبھی وہاں کچھ لوگ شاہد وہ آرمی کے آفسر تھے یا پتا نہیں ان کو پکڑنا شروع ہو گئے تھے۔۔

"یہ کس غدار نے ہماری منجری کر دی۔۔" وہ اور تابش اک جگہ چھپ گئے تھے کہ تبھی تابش بولا۔۔

"یہ چھوڑو یہاں سے نکلنے کی کوشش کرو۔۔" غازی کی بات پر اس نے سر ہلایا۔۔

"چلو۔۔"

دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے وہاں سے نکلے۔۔ ابھی وہ دو قدم ہی بڑھے تھے کہ اپنے پیچھے آواز سنتے رکیں۔۔

"رکو۔۔" بے اختیار دونوں نے تھوک نگلا اور مڑیں۔۔

دائم کے اشارے پر اس کے آفسر الرٹ ہو گئے تھے اور تھوڑی دیر ہی بعد انہوں نے حملہ بول دیا کہ تبھی جو لوگ بچے اغوا کر رہے تھے ان کو چھوڑتے اپنی جان بچانے کو بھاگے۔۔

وہ جو زرا رش سے ہٹ کر ادھر آیا تھا ان دونوں آدمیوں کو اک سٹال سے نکلتے دیکھ ان کی طرف آیا اور روکا۔۔

ان کے مڑنے پر وہ ٹھٹکا لیکن بروقت سنبھل گیا۔۔

کیا صاحب ہمیں کیوں روکا۔۔"تابش نے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔"

"تم دونوں یہاں کیا کر رہے تھے۔۔؟"

"صاحب یہ ہمارا سٹال ہے۔۔"

جھوٹ بولتے ہو۔۔"وہ غصے سے ان کی جانب بڑھا۔۔"

اس سے پہلے کہ دائم ان کی طرف بڑھتا وہ دونوں جلدی سے بھاگے۔۔دائم نے جلدی سے گن نکالی اور سامنے دیکھتے پیچھے والے انسان کے بازو کا نشانہ لیا۔۔

NOVEL HUT

وہ جو راز کھول جانے پر اک لمحے کے لیے ڈر گیا تھا۔۔تابش کے بھاگنے پر بھاگ پڑا۔۔لیکن کچھ سیکنڈ بعد اسے گولی کی آواز سنائی دی۔۔اپنے بازو کی طرف دیکھا تو خون نکل رہا تھا۔۔بنا پیچھے مڑے وہ بھاگتا رہا۔۔

سالہ یہ پولیس والا ملے میرے کو اتنا مارو گا کہ یاد رکھے گا۔۔"تکلیف سے کراہتا وہ گاڑی" میں بیٹھا جو ان کا آدمی ان کو دیکھتے لے آیا تھا۔۔

ناول رائیٹر

سر کیوں جانے دیا آپ نے ان دونوں کو۔۔" دائم جو سامنے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا" اپنے آدمی کے سوال پر ہوش میں۔آیا۔۔

NOVEL HUT

فکر نہ کرو ایک دن یہ شکار شکاری کے جال میں پھنس جائے گا۔۔" وہ لہجے میں عزم لیے" بولا۔۔

"بچے سیو ہے۔"

اس کے پوچھنے پر اس کا آدمی سر ہلا گیا تو وہ وہاں سے نکلیں۔۔

ناول رائیٹر

"کہاں جانا تابش بھائی۔۔؟" فصل جو ڈرائیو کر رہا تھا اس نے تابش کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"نظر نہیں آرہا تمہیں گولی لگی ہے ہسپتال لے کر چلو۔۔" غازی تکلیف سے چیخا۔۔

"اچھا چیخوں نہیں تم گاڑی ہسپتال کی جانب گھماؤ۔۔" اس کو ریلیکس کرتے اس نے فصل کو کہا تو وہ سر ہلا گیا اور گاڑی ہسپتال کی جانب بڑھائی۔۔

ناول رائیٹر

وہ تینوں پیشنٹس کو دیکھ کر فری ہوئے تھے کیفے میں بیٹھ کر چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ تبھی احمد نے سجل کو مخاطب کیا۔۔

"ویسے سجل جاناں تم نے مجھ میں کیا دیکھا ایسا جو تمہیں محبت ہوئی مجھ سے۔۔"

"کاش احمد میاں میں دیکھ لیتی۔۔" وہ لہجے میں افسوس لیے بولی۔۔جبکہ اس کی بات سنتے لائبہ ہنس پڑی اور احمد نے منہ پھیلایا۔۔

قدر ہی نہیں ہے۔۔۔" اس کی بات سنتے وہ سر ہلا گئی۔۔"

ڈاکٹر لائبہ۔۔" ابھی وہ مزید بات کرتے کہ تبھی ایک نرس نے اسے پکارا۔۔"

جی۔۔"لائبہ کھڑی ہوئی۔۔"

ایک پیشنٹ ہے شاہد اسے گولی لگی ہے سارا ہسپتال سر پر اٹھا لیا ہے۔۔"بتانے کے" ساتھ اس نے منہ بنایا۔۔

چلیں۔۔"کہتے ساتھ ہی وہ آگے بڑھی ساتھ احمد اور سجل بھی اٹھ کے اس کے ساتھ" ہو لیے۔۔

ناول رائیٹر

کہاں تم لوگوں کی ڈاکٹر آ کیوں نہیں رہی۔۔"تابش نے اس کے دوبارہ شور کرنے پر منہ" بنایا اتنا درد نہیں تھا جتنا وہ ناٹنکی کر رہا تھا جب سے آیا تھا۔۔

سر صبر نرس گئی ہے بلانے۔۔" اس نرس نے اس کے قریب آتے کہا تا کہ اس کا زخم" صاف کریں۔۔

دور رہو۔۔"نرس کے قریب آنے پر وہ بری طرح چیخا تو بیچاری نرس ڈرتے پیچھے ہو"
گئی۔۔

ہائے ے ے ے ے کوئی بلاؤ ڈاکٹر کو۔۔" وہ درد سے چیخا۔۔"

کیا ہوا۔۔؟" تبھی روم کا دروازہ کھولا اور آگے پیچھے تین ڈاکٹرز داخل ہوئے۔۔"

دیکھے ڈاکٹر لائبہ یہ کب سے شور کر رہے ہیں حالانکہ گولی صرف چھو کر گزری ہے۔۔""

نرس جو اس کے شور سے اکتا گئی تھی لائبہ کے آتے ہی شروع ہو گئی۔۔

اوئے ے ے نرس تم کہہ رہی ہو میں ناٹنکی کر رہا۔۔" اس کو گھورے ہوئے"
بولا۔۔

پلیز آپ خاموش رہے۔۔" لائبہ آگے بڑھی اور روئی اٹھائی تاکہ اس کا زخم صاف"
کریں۔۔تابش تو کب کا وہاں سے جا چکا تھا کہ کینٹین سے جا کر کچھ کھا سکے۔۔

اتنا تماشہ کرنے کی کہا ضرورت تھی گولی صرف آپ کو چھو کر گزری ہے۔۔" لائبہ کے"
کہنے پر لمحے کے لیے اس نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو دیکھتا رہ گیا۔۔گہری
کالی آنکھوں میں سنجیدگی لیے اک لمحے کے لیے اس کا دل دھڑکا گئی۔۔

اتنی سی بات تھی بسس۔۔" مسکرا کر کہتی پیچھے ہوئی تو وہ ہوش میں آتا سر ہلا گیا۔۔"

ڈاکٹر صاحبہ کیا ہمیں دوبارہ آنا پڑیں گا۔۔"تابش جو ابھی آیا تھا پٹی ہوتے دیکھ اس کی" طرف دیکھ پوچھنے لگ پڑا۔۔

جی لیکن اگر خود پٹی چینج کر سکتے ہیں تو پھر آنے کی ضرورت نہیں۔۔"پروفیشنل انداز" میں کہتی وہ غازی کو اک مسکراہٹ پاس کرتی چلی گئی۔۔اسے اندازہ ہوا کہ اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ مسکراہٹ بھی پیاری ہے۔۔

یہ میڈیسن لکھ دی ہے یاد سے انہیں دیجیے گا۔۔"ڈاکٹر احمد نے میڈیسن لکھ کر تابش کو" دی تو وہ پکڑتا سر ہلا گیا۔۔

چل اب چلیں۔۔"تابش اس کو گھورتا بولا جو اس کا اتنا ٹائم ضائع کر چکا تھا۔۔غازی" سر ہلاتا اٹھا اور دونوں وہاں سے نکلے۔

تم جاؤ میں خود چلا جاؤں گا۔"ہسپتال کی پارکنگ میں رکتے اس نے کہا۔۔"

"نہیں میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔"

نہیں مجھے ضروری کام سے جانا۔" اس کی بات سنتے تابش سر ہلاتے وہاں سے چلا گیا۔۔"

NOVEL HUT

ویلڈن دائم میرے بچے بہت اچھا کام کیا۔" انہوں نے اس کے کندھے پر تھپکی" دی۔۔شام کے ٹائم ڈی ایس پی کے آفس میں کھڑے ساری تفصیل سے ان کو آگاہ کیا۔۔ساری تفصیل سنتے انہوں نے اسے شاباشی دی۔۔

شکریہ سر۔۔" سر کو خم دیا۔۔"

اچھا میں نے تمہیں ان دو لوگوں سے ملوانا تھا جنہوں نے ہماری ہلپ کی ہے اس کیس" میں۔۔" ڈی ایس پی فیاض کی تفصیلی بات پر وہ سر ہلا گیا۔۔

آؤ۔۔!" اس کو کہتے انہوں نے دیوار کے ساتھ نسب دروازہ کھولا جو پینٹنگ کے پیچھے" تھا۔۔یہ شاہد ان کا سیکریٹ روم تھا۔۔وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔۔

ان سے ملو آفسر غازی اینڈ آفسر مرحا میری ہونہار بیٹی۔۔" فیاض صاحب کے تعارف" کروانے پر وہ دونوں پلٹے۔۔جبکہ دونوں کے پلٹنے پر دائم نے حیرت سے منہ کھولا۔۔وہ حیرت زدہ غازی کو دیکھ کر نہیں مرحا کو ہوا تھا وہ پہچان گیا تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے۔۔

تم دونوں تو جانتے ہو گے اسے۔" ان کی بات پر دونوں نے سر ہلایا۔۔"

جی سر بہت اچھے طریقے سے آخر کار انہوں نے ہمیں گولی مارنے کا شرف بخشا" ہے۔۔" غازی نے دانت پیسے۔۔

حرکتیں ایسی ہے تمہاری شکر کرو ابھئ صرف گولی ماری تھی۔۔" وہ ہوش میں آتے"

طنزیہ گویا ہوا۔۔

سریہ لڑکی۔۔" تھوڑی دیر بعد کنفیوز سا بولا۔۔"

میں جانتا ہوں تم کیوں کنفیوز ہو یہ مشن کے لیے ہی چور بنی تھی۔" ان کی بات پر اس"

نے سامنے کھڑی مرحا کی طرف دیکھا تو وہ آنکھیں پٹپٹا گئ۔۔جبکہ اس نے غصے سے

مٹھیاں بھینچی۔۔

بدتمیز چورنی۔۔" وہ بڑبڑایا۔۔"

اچھا میرا مقصد تم لوگوں کو ملوانے کا تھا کہ اب تم لوگ اس کیس پر مل کر کام کرو۔۔""

ان کی بات سنتے تینوں سر ہلا گئے۔۔

توقیر رحمان کو تو جانتے ہو گے تم لوگ۔۔" انھوں نے دائم اور غازی کی طرف اشارہ"

کیا۔

"جی جانتے ہیں۔۔"

"یہ بھی جانتے ہو گے کہ ان کا ایکسیڈنٹ ہوا نہیں کروایا گیا تھا۔۔"

جی۔" وہ دونوں سر ہلا گئے۔۔"

ان کی بیٹی لائبہ جو ڈاکٹر ہے ان کی جان کو خطرہ ہے ہمیں ان کی بھی حفاظت کرنی" ہے۔۔" فیاض صاحب کے بتانے پر وہ چونکا۔۔

پر سر توقیر رحمان کی تو دو بیٹیاں نہیں تھی۔۔" دائم کی بات پر وہ اک پل کو رکے۔"

ہاں لیکن مجھے نہیں پتا اس کا۔۔" وہ نظریں جھکائے بولے جیسے کوئی راز چھپا رہے" ہو۔۔

اوکے۔۔" دائم نے کندھے اچکائے۔"

وہ تمہاری دوست ہے نہ۔۔" فیاض صاحب کی بات پر اس نے سر ہلایا۔۔۔"

غازی جب تم کل بینڈیج بدلوانے جاؤ گے تو اس کو شادی کے لیے پرپوز کرنا۔۔" ان کی" بات پر اس نے جھٹکے سے ان کی طرف دیکھا۔۔

"سر پر کیوں۔۔"

کیونکہ میں چاہتا ہوں اور جانتا ہوں کہ اس کی حفاظت تم سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا۔۔""

ان کا انداز ہر فکر سے آزاد تھا۔

پر سر میں نہیں کر سکتا۔۔" وہ منمنایا۔۔"

کہہ نہیں رہا آڈر دے رہا ہوں۔۔" ان کے سخت آنداز پر مرحا اور دائم نے ہنسی ضبط کی۔۔

ٹھیک ہے۔۔" وہ منہ پھیلائے ہاں کر گیا۔۔"

دائم اور مرحا تم دونوں نے مل کر ان لڑکیوں کو ڈھونڈنا ہے جو انہوں نے آگے بیچنے کے لیے چھپائی ہے۔۔" فیاض صاحب نے انہیں ان کا کام دیا۔

جی بابا۔۔ مطلب سر۔۔" ان کی گھوری پر وہ بولی۔"

سر مجھے پتا چلا ہے کہ انہوں نے اپنے اس اڈے کے پاس ہی کہیں لڑکیاں چھپائی ہے" جہاں پر غازی گیا تھا۔۔" اس نے مزید تفصیل سے آگاہ کیا۔

ٹھیک ہے اب اپنے اپنے کاموں پر لگ جاؤ۔۔" ان کی بات پر تینوں سر ہلاتے وہاں سے چلے گئے۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

"ویسے تمہیں کیسا فیل ہو رہا ہے مجھے اک صاف ستھری لڑکی کے روپ میں دیکھ کر۔۔" وہ جب پولیس اسٹیشن سے نکلے تو غازی اس سے مل کر چلا گیا اور دائم جو گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا مرحا کی آواز پر رکا۔۔

"انہتائی برا۔۔" وہ طنزیہ مسکراہٹ سے بولا۔۔

"لیکن مجھے تو بہت اچھا لگ رہا تمہیں حیرت میں دیکھ کر۔۔" اس نے آنکھیں پٹپٹائی۔۔

"تو میں کیا کروں۔۔" وہ منہ بنائے گاڑی میں بیٹھا۔

"اب کیا ہیں۔۔؟" اس کے شیشہ بجانے پر شیشہ نیچے کرتے ہوئے کہا۔۔

"ویسے اپن کو تم بڑے اچھے لگے ہو اگر میرا کبھی ارادہ ہوا شادی کرنے کا تو تم سے ہی کروں گی۔۔" ایک آنکھ ونک کی۔۔

"ممممم۔۔انتہائی بدتمیز ہو۔۔" وہ غصے سے چیخا تو اس نے سینے پر ہاتھ رکھتے سر کو خم دیا۔۔

"ڈھیٹ بھی۔۔" اس نے ہاں میں سر ہلایا تو دائم سٹیرئینگ پر مکا مارتے گاڑی سٹارٹ کرتے وہاں سے چلا گیا۔۔پیچھے وہ مسکراتی اپنی گاڑی میں جا بیٹھی اور گھر کی جانب چل دی۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

"کیا ہوا بیگم آپ اداس کیوں ہیں۔۔" الیاس صاحب نے رضیہ بیگم کی طرف دیکھ کر کہا جو شام سے ہی اداس اداس سی تھی۔۔

"کچھ نہیں۔۔!"

"کچھ تو ہے بتائیں کیا ہوا۔۔" ان کے اسرار پر وہ سیدھی ہوئی۔۔

"میں سوچ رہی تھی اس گھر کی بیٹیوں کی قسمت کیسی ہے نہ ہماری بیٹی بیوہ ہو گئی اور پوتی طلاق یافتہ۔" آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلے۔۔

"ارے ان کی قسمت میں یہ ہونا لکھا تھا ہم صرف صبر کر سکتے ہیں اور ہماری بیٹیوں نے صبر کیا ہے۔۔" وہ ان کا ہاتھ تھام کر بولے۔۔

"آپ فکر نہ کریں ہماری بیٹیوں کی قسمت میں ضرور کچھ اچھا لکھا ہو گا۔۔" ان کی بات پر وہ سر ہلا گئیں۔

"میں کیا سوچ رہی تھی۔۔" انہوں نے وہ بات کرنی چاہی جو کئی دنوں سے ان کے دماغ میں چل رہی تھی۔

NOVEL HUT

"کیا۔۔؟"

کہ ہم مہرماہ اور زمان کی شادی کردیں اور ساتھ ہی ابتسام اور میرب کی۔۔" انہوں نے"
اپنی دلی خواہش سے آگاہ کیا۔۔

ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن بچے مان جائے گے۔۔" انہوں نے کسی خیال کے تحت"
پوچھا۔۔

مان جائے گے کیوں نہیں مانیں گے۔۔" ان کا انداز اٹل تھا۔۔"

باقی دو پوتے آپ کے ان کو کنوارے مارنے کا ارادہ ہے۔۔" انہوں نے شرارت سے"
کہا۔

جو ان کی قسمت میں لکھا ہو گا وہ ان کو مل جائے گا۔۔" رضیہ بیگم کے مسکرا کر کہنے پر"
وہ سر ہلا گئے۔۔

NOVEL HUT
ناول رائیٹر

کیسی جا رہی تیری جوب۔۔" وہ دونوں ڈنر کر رہے تھے کہ تبھی مجتبیٰ نے ابتسام کی"
طرف دیکھ کر پوچھا۔۔

"اچھی تو بتا آفس کیسا جا رہا اور تیرا دوسرا کام۔"

اچھا۔۔"اس کے پوچھنے پر یک لفظی جواب دیتے وہ خاموش ہو گیا۔۔"

اچھا یہ ویکنڈ ہے تو میں گاؤں جا رہا ہوں۔۔"ابتسام نے نوالہ منہ میں ڈالتے کہا۔"

اچھا میں بھی کسی کام سے اسلام آباد جا رہا ہوں۔۔"وہ پلیٹ کی جانب جھکتے بولا جانتا" تھا وہ اس کا راز پکڑ لے گا۔

چل صحیح ہے۔۔" وہ کھانا ختم کرتے اٹھا اور اس کے جاتے ہی مجتبیٰ نے گہرا سانس" بھرا۔

ناول رائیٹر

صبح کے آٹھ بج رہے تھے اتوار کا دن تھا تبھی وہ اپنے کمرے میں تیار ہوتے کمرے سے نکلنے ہی لگا تھا کہ اس کا فون بجا۔جیب سے فون نکالا تو کوئی ان نون نمبر تھا اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے فون یس کیا۔۔

"ہیلو ! اے ایس پی دائم جہانگیر سپیکنگ۔۔"

میں جانتی ہوں۔" لڑکی کی آواز سنتے وہ الٹے قدموں واپس کمرے میں داخل ہوا۔"

مس مرحا آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا۔" وہ پہچان گیا تھا۔۔"

"ارے ے ے ے واہ کیا میرے خیالوں میں کھوئے رہتے ہیں جو اتنی جلدی پہچان گئے۔"اس کی بات اگنور کرتی پرجوش لہجے میں کہا۔۔

"اتنے برے دن نہیں آئے میرے۔۔" منہ بنایا۔

"چلے اچھے دن رہتے بھی نہیں ہے۔" دوسری طرف اس نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔

"کیا کام تھا آپ کو۔۔"وہ سیدھا مدعے کی بات پر آیا۔

"آپ سے باتیں کرنے کا دل کر رہا تھا۔۔" آکسائیڈ ہوئی۔

"مس مرحا آپ اپنی لمٹ کراس کر رہی ہے۔۔" غصے سے کہا۔

"لو بھلا میں نے کون سا آپ کو پرپوز کر دیا۔" منہ بنا کر بولی۔۔

"غالباً رات آپ مجھے کہہ چکی ہے کہ۔۔" وہ رکا۔

"کہ کیا۔۔؟" اس نے ہنسی ضبط کی۔

"کچھ نہیں۔۔" اس نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا۔دوسری طرف مرحا قہقہ لگا کر ہنس پڑی۔

ناول رائیٹر

واہ جی آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں۔۔" وہ جب نیچے آیا تو ابتسام کو ڈائننگ ٹیبل پر"

بیٹھا دیکھ شرارت سے بولا۔

بس کیا کرو سوچا بڑے لوگ اپنا دیدار کروا ہی دیں۔۔"ابتسام اٹھ کر اسے گلے ملا۔"

چلیں سوچا تو۔۔"کہتے ساتھ ہی کرسی کھینچ کر بیٹھا۔"

سب ناشتہ کرنے لگ پڑیں۔میرب سر جھکائے ناشتہ کر رہی تھی اس کا سانس اٹکا ہوا

تھا ایک تو کزن اور اوپر سر بھی بن گئے تھے اس کے اور کھڑوسوں کا سردار تھا یہ انسان

وہ بس سوچ ہی سکی۔۔

بچوں ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔" تھوڑی دیر بعد رضیہ بیگم کے کہنے پر سب نے"

جھکے سر اٹھائے۔۔

کیسا فیصلہ اماں جان۔۔" امتیاز صاحب نے ان کی طرف دیکھا۔"

ہم نے ابتسام میرب اور ان کے ساتھ مہرماہ اور زمان کہ شادی کا فیصلہ کیا وہ بھی اس"

جمعہ کو۔" ان کی بات پر ان چار نفوس نے جھٹکے اور حیرت سے ان کی طرف دیکھا۔

کسی کو کوئی اعتراض۔۔" ان کے پوچھنے پر بڑے نفی میں سر ہلا گئے۔۔"

"دادو جان مجھے اعتراض ہے۔۔"میرب ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی۔جبکہ ابتسام جو خود بات کرنے لگا تھا اس کے اس انداز پر چونک کر اسے دیکھا۔۔

"کیوں۔۔" انہوں نے گھورا۔

"ایک تو میرے سر اوپر سے انتہا کے کھڑوس مجھے نہیں کرنی شادی ان سے۔۔" وہ منہ بنا کر بولی جبکہ سب نے ہنسی ضبط کی اور ابتسام نے اسے گھورا۔

"زیادہ کس بات پر اعتراض ہے تمہیں۔۔" دادا جان نے مسکراہٹ ضبط کرتے پوچھا۔

"""دونوں پر اور مجھے کوئی ہنسنے والا انسان چاہئیے نہ کہ ہر وقت چہرے پر بارہ بجانے والا۔۔" اس نے کہتے ساتھ ہی ابتسام کی طرف دیکھ کر کہا۔اس کے دیکھنے پر اس نے تھوک نگلا۔

"نانو اپنی پوتی کو بتا دیں اب مسز ابتسام یہی بنیں گی۔۔" اک جھٹکے سے کھڑے ہوتے وہ وہاں سے چلا گیا۔۔

"تم دونوں کو کوئی اعتراض۔۔" انہوں نے میرب کو اگنور کرتے مہرماہ اور زمان سے پوچھا۔

"آپ جانتی ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔۔" زمان نے آنکھ ونک کی۔

NOVEL HUT

"بے شرم۔۔" وہ بڑبڑائی۔"

لیکن مجھے ہیں۔" مہرماہ کے کہنے پر سب نے اس کی طرف دیکھا۔"

اب تمہیں کیا اعتراض ہے۔۔؟" دادا جان نے وجہ جاننی چاہی۔"

اک تو یہ مجھ سے چھوٹا اوپر سے میں طلاق یافتہ ایک بچے کی ماں۔۔" اس نے جواز پیش" کیا۔

بس یہی وجہ۔۔" ان کے پوچھنے پر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔"

چھوٹی امی آپ کو کوئی اعتراض نہیں۔۔" اس نے فائزہ بیگم کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔"

نہیں بھئی مجھے کوئی اعتراض نہیں بلکہ میری تو دلی خواہش پوری ہو گئی۔۔" ان کے" مسکرا کر کہنے پر اس نے سب کی طرف اک نظر دیکھا اور زمان پر اس کی نظر رکی جو آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھ رہا تھا۔

جیسے آپ سب کی مرضی۔۔" کہتے ساتھ اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھی وہ جانتی" تھی کہ کوئی فائدہ نہیں احتجاج کا جب سب نے فیصلہ کر لیا تھا۔

چلیں اب تو سب مان گئے میں چلا۔۔"دائم نے ان سب کی طرف دیکھ کر کہا اور" وہاں سے چلا گیا۔

"پر دادو۔" اس کے جانے کے بعد میرب الیاس صاحب کی جانب دیکھ کر بولی۔

"بچے وہ خوش رکھے گا۔۔" ان کے مان والے لہجے پر وہ خاموشی سے سر جھکا گئی۔

ناول رائیٹر

گیارہ بجے کا ٹائم تھا جب غازی پٹی چینج کروانے آیا تھا۔ویسے تو پٹی نرس بھی چینج کر سکتی تھی لیکن اس کے سخت انداز اور چیخنے پر وہ لائبہ کو بلا لائی۔اب لائبہ اس کی پٹی چینج کر رہی تھی۔

"شادی کریں گی مجھ سے۔۔" بھاری گھمبیر آواز پر اس نے حیرت کے مارے سر اٹھا کر دیکھا۔

"مطلب۔؟" وہ کچھ دیر بعد بولی۔

"مطلب یہ کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔" اس کے انداز پر اس نے اس کے زخم پر زور سے ہاتھ رکھا۔

"ہائے ے ے ے۔آرام سے۔۔"

NOVEL HUT

جیسی بات کی ہے نہ آرام کی توفیق نہ ہی رکھے مجھ سے۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے" بولی۔۔پٹی مکمل کرتی وہ وہاں سے جانے لگی تھی۔

غلط بات تو نہیں کی آپ کو شادی کے لیے پرپوز کر رہا ہوں۔۔" وہ رکی اور پلٹی۔"

"لیکن میرا جواب نہیں ہے۔۔"

دیکھ لیں جب تک مان نہیں جاتی روز یہاں آتا رہوں گا۔۔" اس کی بات پر وہ بنا غور" کیے وہاں سے چلی گئی۔۔

افففف لگتا ہے بڑے پاپڑ بیلنے پڑیں گے آپ کو مسز غازی بنانے کے لیے۔۔"" بڑبڑاتے اٹھا اور وہاں سے چلا گیا۔۔

ناول رائیٹر

NOVEL HUT

وہ دونوں ڈی ایس پی صاحب کے گھر کیس کے بارے میں بات کر رہے تھے۔۔انہیں یہی سیف جگہ لگی تھی آپس میں مشورے کرنے کے لیے۔

میں ویسے سوچ رہی تھی۔۔" مرحا کی بات پر اس نے فائل پر جھکا اپنا سر اٹھایا۔"

شکریہ لڑکی سوچتی بھی ہے۔" ہلکا سا بڑبڑایا تاکہ وہ سن نہ سکیں۔"

کچھ کہا۔۔؟" مرحا کے پوچھنے پر وہ گھڑبڑا کر نفی میں سر ہلا گیا۔"

کیا سوچ رہی تھی آپ۔۔" اس نے بات کی طرف اس کا دھیان کروایا۔۔"

کہ میں ان لڑکیوں میں شامل ہو جاؤ۔۔"

"مطلب۔۔"

مطلب یہ کہ وہ مجھے اغوا کریں اور ان لڑکیوں کے پاس لے جائیں تو ہم انہیں پکڑ سکتے" ہیں۔۔" اس کی بات سنتے بے اختیار دائم کا دل دھڑکا۔

آپ کا دماغ خراب ہے۔۔" ایکدم غصے سے بولا۔"

"دماغ میرا بلکل صحیح ہے اس طرح ہم انہیں پکڑ سکتے ہیں۔۔"

اور کیا گارنٹی ہے اس بات کی۔۔" اس کے پوچھنے پر وہ خاموش ہو گئی۔"

ویسے فکر ہو رہی کیا میری۔۔" اس کے شرارت سے کہنے پر وہ چونکا۔ اخر اسے کیوں ہو" رہی تھی اس کی فکر۔۔

بھاڑ میں جاؤ۔۔" وہ غصے سے اٹھا تو وہ بھی اٹھتی اس کے پیچھے چل دی۔۔"

اب کیا۔۔؟"وہ پلٹا۔۔"

آپ نے ہی تو کہا کہ بھاڑ میں جاؤ مجھے لگا لے کر جا رہے آپ ۔۔" دونوں گالوں پر ہاتھ" رکھتی آنکھیں پٹپٹاتی وہ اسے اتنی کیوٹ لگی کہ بے اختیار اس نے ہنسی ضبط کی۔

تم۔۔" وہ خاموش ہوتا اسے گھورتا وہاں سے چلا گیا۔"

مسٹر دائم جہانگیر ہو تو تم بہت اچھے۔۔" پیچھے سے چلاتی اس کو مزید تپا گئی۔۔ "

ناول رائیٹر 4

وہ پیشنٹ کو چیک کر کے روم میں انٹر ہوئی تھی اور اپنی چیزیں اٹھا کر اس کا ارادہ گھر جانے کا تھا کہ ٹیبل کے قریب آتے ہی اسے وہاں لائٹ پنک پھولوں کا گلدستہ اور کپ کیکس کا ڈبہ نظر آیا۔ اس نے حیرت سے سے ادھر اُدھر دیکھا اور آگے بڑھ کر گلدستہ اٹھا کر اپنے چہرے کے قریب کیا۔

NOVEL HUT

انکے اوپر رکھی چٹ اٹھائی اور کھولیں۔

مان جائے نہ شادی کے لیے میری جلیبی۔۔" اتنے لوفرانہ انداز پر اس نے غصے سے" آنکھیں میچی۔

ویسے اس انسان کو کیسے پتا کہ مجھے پھول اور کپ کیکس بہت پسند ہے۔۔" تھوڑی دیر" بعد آنکھیں کھولتی ہلکا سا مسکراتے خود سے بولی۔میٹھا میٹھا سا احساس جاگ رہا تھا اس کے دل میں گد گدی سی ہو رہی تھی۔

اب ان پھولوں اور کپ کیکس کا تو کوئی قصور نہیں یہ کھا لیتی ہوں۔۔" ادھر اُدھر" دیکھتے ڈبہ کھولا اور اک کپ کیک مزے سے اٹھا کر کھانے لگی۔

مزے دار۔۔اففففففف۔۔"ہونٹوں پر زبان پھیرتی بچوں کی طرح خوش ہوئی۔بنا یہ" جانے کہ اس کی یہ حرکت کسی کا دل دھڑکا گئی تھی۔۔وہ ایسی تھی اپنی پسندیدہ چیزوں کے لیے وہ بچی بن جاتی تھی۔

ناول رائیٹر

NOVEL HUT

اسے نہیں پتا تھا کہ اسے یہ دونوں چیزیں اتنی پسند ہے اس نے تو بس دل کے کہنے پر لے لی۔۔جب وہ دونوں چیزیں اس کے آفس میں رکھنے گیا تو ساتھ ہی وہاں کمرہ لگا آیا تھا جو اس کے موبائل سے کونیکٹ تھا۔ اس کے ایکسپریشن دیکھنا چاہتا تھا۔۔جب اس نے ہونٹوں پر لگی چاکلیٹ کو صاف کیا بے اختیار اس کا دل دھڑکا۔۔

کیا دیکھ رہے ہو۔۔"تابش کی آواز پر اس نے جلدی سے موبائل بند کیا۔۔"

کچھ نہیں بس ویسے ہی تم بتاؤ کام ہو گیا۔۔" اس نے بات بدلی۔"

"کہاں یار ایک لڑکی کم ہے پوری پندرہ لڑکیاں چاہیے۔۔"

تو اب کیا کرنا۔۔" وہ سیدھا ہوا۔"

اب کیا اک لڑکی اغوہ کرتے ہیں کچھ دنوں میں۔۔"تابش کی بات سنتے اس نے غصے" سے مٹھیاں بھینچی۔۔جبکہ اس کے سامنے صرف سر ہلا گیا۔۔

ناول رائیٹر

کہاں ہو۔۔؟" وہ جو اپارٹمنٹ میں ابھی داخل ہوا تھا فون بجنے پر جیب سے فون نکالا" اور اون کرتے ہی ان کے سوال پر مسکرا دیا۔

یہی ہوں میں نے کہاں جانا۔۔" دروازہ بند کرتے شوز اتارے اور صوفے پر آکر بیٹھا۔"

اگلے جمعہ تم یہاں ہو مجتبیٰ۔۔" ان کے لہجے کی سنجیدگی محسوس کرتے وہ ٹھٹکا۔"

"خیریت۔۔؟"

اس کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا تو وہ ایکدم سے ہنس پڑا۔

سچی۔۔" جیسے یقین نہ آیا ہو۔"

مچی۔۔" دادا جان نے شرارت سے کہا۔۔"

مجھے بہت خوشی ہو رہی فائنلی ہمارے گھر بھی خوشیاں آجائے گی۔۔" خوشی سے بولا۔"

بلکل اس کے بعد تمہاری اور دائم کی باری۔۔" ان کی بات پر وہ سر ہلا گیا اب کیا کہتا"

انہیں۔۔

چلیں میں آجاؤ گا۔۔" ان کو تسلی دیتے فون بند کیا اور کچھ سوچتے اپنے کمرے کی جانب"

بڑھا۔

ناول رائیٹر

اگلی صبح خوشگوار تھی انسان اپنے اللہ کی عبادت کرنے میں مصروف تھے صبح صبح ٹھنڈ

ہوتی اور دوپہر کو گرمی پتا نہیں کیسا موسم تھا۔

وہ نماز پڑھ کر تھوڑی دیر لیٹنے کے بعد اٹھی تھی سوئی نہیں تھی بس ویسے ہی لیٹی

تھی۔ لوگ کہتے ہیں ڈاکٹر تو بڑی عیش میں ہوتے ہیں کوئی اس سے پوچھے کہ آخر وہ کتنا اپنا

بیسٹ دیتے ہیں چاہے خود بیمار ہو لیکن مریضوں کا خیال پہلے ہوتا ان کو۔۔وہ بس سوچ سکی۔

کیا مجھے اس انسان سے شادی کر لینی چاہیئے۔۔" سوچوں کا رخ غازی کی طرف چلا گیا۔"

مجھے تو شاہد اس کا نام بھی نہیں پتا کیا نام تھا بھلا۔۔" وہ سوچتی رہی لیکن اسکے ذہن میں" نہیں آیا۔۔

تھوڑی دیر بعد اٹھی اور کچھ سوچتی ہوئی تیار ہونا شروع ہوئی اور تیار ہو کر گاڑی کی چابی اٹھاتے ہسپتال کے لیے نکلی۔۔

ناول رائیٹر

وہ ہسپتال پہنچی اور اپنے آفس کی طرف جا رہی تھی کہ تبھی سجل اسے دیکھتی اس کے پاس آئی۔

"لائبہ رکو۔۔"

ہاں۔۔" اس کے بلانے پر پلٹی۔"

"یار میں تیرے روم میں گئی تھی وہاں کچھ بکے اور کپ کیکس کا ڈبہ پڑا تھا۔۔" اس کی بات پر لائبہ نے سختی سے آنکھیں میچی اور دل میں اسے ہزار صلوتیں سنائی۔

"کیا پتا کوئی پیشنٹ رکھ گیا ہو۔۔" کل تو وہ لے گئی تھی گھر تو کیا اس نے پھر سے۔

"ہمم یہ بھی ہو سکتا۔۔" سجل نے کندھے اچکائے۔

"اچھا تمہیں پتا اس آدمی کا نام۔۔" لائبہ نے ہونٹ چباتے پوچھا جیسے کنفیوز ہو۔

"کس کا۔؟"

"ارے وہی۔۔" لائبہ کے بتانے پر وہ سمجھتے سر ہلا گئی۔

"اچھا اس کا نام غازی تھا۔۔" اس کے مسکرا کر بتانے پر وہ سر ہلا گئی اور روم کی جانب بڑھی۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

"یہ تم کیا ہر وقت کارٹون دیکھتی رہتی ہو۔۔" مہرماہ جو اسے بلانے آئی تھی ناشتے کے بعد کہ شاپنگ پر چلیں اس کو کارٹون دیکھتے تاسف سے بولی۔

تو کیا برائی ہے ان میں۔۔" بہت مشکل سے نظریں اٹھائی تھی اس نے لیپ ٹاپ"
سے۔

"برائی تو نہیں اب بڑی ہو گئی ہو۔"

میں جتنی بھی بڑی ہو جاؤ کارٹون تو میں تب بھی دیکھوں گی جب بوڑھی ہو جاؤ"
گی۔۔"مسکرا کر کہتی مہرماہ کو ہنسنے پر مجبور کر گئی۔۔

پاگل۔چلو شاپنگ پر چلیں دادی جان بلا رہی۔۔" وہ جلدی سے اٹھی۔"

کس لیے۔۔" حیرت سے اس کی جلد بازی دیکھ رہی تھی۔"

کیاااا۔تم بھول گئی کہ جمعہ والے دن تمہارا نکاح ہے۔۔" مہرماہ نے حیرت سے پلٹ"
کر اس کو آگاہ کیا۔۔

ارےےےے باپ رے میں تو بھول گئی میرا نکاح ہے اس ڈھیٹ ابن ڈھیٹ"
کھڑوس سے۔ "اب اس کے لہجے میں پریشانی تھی۔

شرم کر لو دادی نے سن لیا نا۔۔"اس کے کھڑوس کہنے پر گھورا۔"

جو سچ ہے وہ جھٹلایا تو نہیں جا سکتا نا۔۔" منہ پھیلا کر کہتی واشروم کی جانب بڑھی تاکہ"
تیار ہو سکے جبکہ مہرماہ سر نفی میں ہلا گئی۔۔

ناول رائیٹر

وہ ریلیکس انداز میں بیٹھی کپ کیکس کھا رہی تھی اسے لگتا تھا کہ اگر کبھی اس کے دشمن نے زہر ملا کر بھی اسے کپ کیکس میں دیا تو وہ آرام سے کھا لے گی۔۔اب یہ نہیں تھا کہ وہ کسی کو دیتی نہیں تھی دیں دیتی اگر دل میں آتا نہیں تو ان پر صرف اپنا حق سمجھتی تھی۔

بس کر دیں کئی میٹھا کھا کر موٹی نہ ہو جائے۔۔" بھاری لہجے پر اس نے حیرت سے اٹھا" کر سامنے کی طرف دیکھا تو وہ سامنے پڑیں صوفے پر بیٹھا بال ماتھے پر گرائے آنکھوں میں چمک لیے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

تو آپ کا کھا رہی ہوں۔"وہ غصے سے کھڑی ہوئی۔"

غالباً آپ میرے لائے ہوئے کپ کیکس کھا رہی ہے۔۔" وہ صوفے سے اٹھا۔"

تو نہ لاتے۔۔" لائبہ نے کیک واپس رکھے اور اٹھی جو اس نے نیا اٹھا لیا تھا۔"

رشوت بھی تو دینی تھی نا۔۔" وہ مسکرایا۔"

مان جائے۔۔" تھوڑی دیر بعد بولا۔"

کیوں کرنا چاہتے ہو شادی۔۔" وہ سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے بولی۔"

میرا جو باس ہے نہ وہ میری شادی اپنی بیٹی سے کروانا چاہتا اور میں کہہ چکا ہوں کہ میری"

بیوی ہے۔۔" اس نے بہانہ گھڑا۔

میری ایک شرط ہے۔۔" اس کی بات اگنور کرتی وہ اپنی بات پر آئی۔"

کیسی شرط۔۔؟" آئی برو اچکائی۔"

یہ صرف کنٹریکٹ میرج ہوگی اور میرے بابا کے قاتل کا پتا لگوانے میں تم میری ہلپ"

کروگے۔۔" اس نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا۔۔

جیسا آپ کا حکم حبیبی۔۔"سینے پر ہاتھ رکھتے سر کو خم دیا۔۔"

چلیں پھر انتظام کر لو۔۔" اس کو آڈر دیتی واپس پلٹی اور کپ کیک اٹھایا۔۔"

شیئر نہیں کریں گی۔۔" اس کے پوچھنے پر وہ ٹک سے نفی میں سر ہلا گئی۔"

مٹھائی لے کر آؤ گے نا تو وہ کھا لینا۔۔" مسکرا کر کہتی اس کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔۔"

ظالم حبیبی۔۔" بڑبڑاتا باہر نکلا تا کہ نکاح کا انتظام کر سکیں۔۔"

ناول رائیٹر

شام کا ٹائم تھا اس کا ارادہ اپنے اپارٹمنٹ میں ہی نکاح کرنے کا تھا۔ سجل، احمد اور دائم اس قدر صدمے میں تھے کہ انہیں یقین نہیں آ رہا تھا لیکن اس کی خوشی میں خوش ہو گئے تھے۔۔

تھوڑی دیر بعد نکاح شروع ہوا۔۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے نکاح نامے پر سائن کیا اور اک نظر سامنے بیٹھے انسان کی طرف دیکھا جس سے رشتہ بن گیا تھا چاہے کچھ مہینوں کے لیے ہی سہی اب تو بن گیا تھا۔۔سب نے انہیں مبارکباد دی اور آہستہ آہستہ وہاں سے چلے گئے۔۔

"میری نائٹ ڈیوٹی ہے تو میں جا رہی ہوں پاسورڈ ون سے لے کر سیکس ڈیجٹ تک ہے تو اگر کہیں جانا ہوا تو چلے جانا۔۔" وہ کپڑے چینج کرنے کے لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ کچھ سوچ کر رکی اور پلٹ کر اسے کہا جو پورے اپارٹمنٹ کو دیکھ رہا تھا۔۔

"پر۔۔" وہ بولا۔

"پر کیا یہ صرف کنٹریکٹ میرج ہے یاد رکھنا۔۔" اس کی بات سنتے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس کے پاس آیا اس کے قریب رک کر جھک کر نرمی سے اس کی پیشانی پر لب

رکھے۔اب تو محرم تھی حق سمجھتا تھا وہ۔۔ لائبہ جو اس کی حرکت پر غور کر رہی تھی کہ اچانک سے اس کا دل دھڑکا دل کو سنبھالتی پلٹی اور بھاگ کر کمرے میں داخل ہوئی۔۔

شاہد اب مجھے یہ یاد نہ رہے کہ ہماری شادی صرف کنٹریکٹ ہے۔۔" بڑبڑاتا لاؤنج میں" رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

ناول رائیٹر

تم یہاں۔۔" سجل اور احمد جو واپس جا رہے تھے لائبہ کو ہسپتال میں داخل ہوتے دیکھ" حیرت سے چیخیں۔۔

"آہستہ کیا ہو گیا میں نہیں آسکتی کیا۔۔"

لیکن تمہاری آج شادی ہوئی ہے۔۔" وہ دونوں یک زبان ہو کر بولیں۔"

تو شادی ہوئی ہے لیکن ڈیوٹی زیادہ اہم ہے۔۔" مسکرا کر کہتی ان کا دل جلا گئی۔۔"

کھڑوس لڑکی ڈیوٹی ہم دے دیتے تم بھائی کو ٹائم دیتی۔۔" سجل نے شکوہ کیا۔"

پہلی بات تم لوگ ڈیوٹی کیوں دیتے دوسری بات کہ یہ شادی صرف کچھ مہینوں کے لیے" ہیں تو ٹائم دے کر کیا کرنا۔۔" اس کی وضاحت پر وہ نفی میں سر ہلا گئے۔۔

NOVEL HUT

اچھا چلو خوش رہو تم۔۔" دونوں مسکرا کر کہتے اس سے مل کر چلے گئے۔وہ چاہتے تھے" کہ ان کی دوست بس خوش رہے اور یہ بھی ان کی خواہش تھی کہ اس کا یہ رشتہ اب اس کے ساتھ رہے جدا نہ ہو۔۔

ناول رائیٹر

اگلا دن بھی اس کا ہسپتال میں گزرا ابھی رات کے آٹھ بجے وہ آئی تھی اور بالوں میں کنگھی کر رہی تھی۔۔غازی جو اس سے بات کرنے آیا تھا ایکدم سے دروازے میں کھڑا ہو گیا اور اسکی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔بے اختیار اس کا دل کیا ان بالوں کو چھونے کا محسوس کرنے کا۔اسے نہیں پتا تھا کہ اس کے بال اتنے لمبے ہو گے۔۔ لائبہ نے شیشے سے اسے دیکھا اور مڑی۔

کوئی کام تھا۔۔" اس کی مسلسل خاموشی پر وہ اکتائی۔"

کوئی کام تھا۔۔" اس کے اونچا بولنے پر وہ ہوش میں آیا۔"

ہاں وہ اک بات کرنی تھی۔۔" اس نے نظریں پھیریں۔"

"کیا۔۔؟"

وہ میں کچھ دنوں کے لیے کسی کام سے دوسرے شہر جا رہا ہوں۔۔" اس کی بات پر اس" کے پونی باندھتے ہاتھ رکے۔۔

اوکے۔جلدی آجانا۔۔"پتا نہیں کس احساس کے تحت بول اٹھی۔"

کیوں آپ مجھے یاد کریں گی۔۔" غازی نے آنکھوں میں شرارت لیے کہا۔کہیں نہ کہیں" وہ چاہتا تھا کہ وہ ہاں کہے۔۔

میرا دماغ خراب ہے جو تمہیں یاد کرو بس تم کھانا اچھا بنا لیتے اسی لیے کہا۔۔" مسکرا کر" کہتی اس کا دل جلا گئی۔۔

"دل رکھنے کے لیے ہی کہہ دیتی۔۔"

مجھ سے نہیں یہ دل رکھا جاتا۔۔" وہ دوپٹہ کندھے پر ڈالتی دروازے کے قریب آئی۔"

اب تو آپ کو رکھنا پڑے گا۔۔" بڑبڑاتا آگے ہوا تو وہ بھی پیچھے چل دی تاکہ اس کے ہاتھ" کا مزیدار سا کھانا کھا سکیں۔۔

ناول رائیٹر

:جمعہ والا دن

سب تیاریوں میں مصروف تھے اور کچھ دیر بعد نکاح تھا وہ جب سے آیا تھا اس قدر مصروف تھا کہ اپنا ضروری کام بھول گیا تھا۔۔کوئی تھا جو اس کے لیے بہت ضروری ہو گیا تھا۔

مجتبیٰ بیٹا جاؤ تیار ہو جاؤ۔۔" امبر بیگم نے اسے مسکرا کر کہا۔"

جی چھوٹی امی۔۔!" اک نظر ساری انتظام پر ڈالتا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔"

ناول رائیٹر

آج تو ہنس لے آج تیرا نکاح ہے۔۔"دائم نے ابتسام کی طرف دیکھ کر کہا جو چہرے پر" سنجیدگی لیے تیار ہو رہا تھا۔۔تینوں ہی ابتسام کے کمرے میں تیار ہو رہے تھے۔۔

اس کو دیکھ اس کے تو دانت اندر ہی نہیں جا رہے۔۔" مجتبیٰ نے زمان کو گھورا جو ہنسی" جا رہا تھا۔۔

تو جب آپ کا نکاح آپ کی محبت سے ہو تو ایسے ہی کھل اٹھتا بندہ۔۔"زمان نے خوشی" سے کہا۔۔

شرم کر لے اس کا بھائی سامنے کھڑا ہے۔۔" مجتبیٰ نے دائم کی طرف اشارہ کیا۔۔"

لو کر لی شرم۔۔" منہ پر ہاتھ شرماتے ہوئے کہا۔۔"

بے شرم۔۔" مجتبی نے دادی کی طرح کہا جس پر دائم قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔جبکہ تینوں" نے ابتسام کی طرف دیکھا جو اب بھی سیریس تھا۔

میری بہن نے آپ کا نام صیح رکھا ہے کھڑوس۔۔" زمان نے منہ بنا کر کہا۔۔جبکہ" ابتسام نے اس دن کا واقعہ سوچا جب وہ سب کے سامنے اسے کھڑوس کہہ رہی تھی۔

پر میں جانتا ہوں بلکہ ہم سب جانتے اسے آپ ہی خوش رکھ سکتے اور برداشت بھی۔۔"" کہتے ساتھ اسے گلے لگایا تو وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

اور تم مہرماہ کو۔۔"ابتسام کی بات پر وہ سر ہلا گیا۔۔"

افففففف کیا اموشینل سین ہے۔۔"ان دونوں نے اپنے نادیدہ آنسو صاف کیے اور" آگے بڑھ کر گلے لگے اب چاروں اک ساتھ گلے لگے کھڑے تھے اور پھر بے اختیار ہنس دیے۔۔فائزہ بیگم جو ان کو بلانے آئی تھی بے اختیار انہوں نے ان کی دائمی خوشیوں کی دعا کی اور ان کو نیچے آنے کا کہا۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

میرج ہال میں نکاح کا انتظام تھا شادی ویسے تو سادگی سے تھی نکاح کر کے رخصت کر دینا تھا پھر کل ولیمہ مہندی انہوں نے کی تھی لیکن تھوڑی دیر کے لیے ان کے ہاں سادگی کا ہی رواج تھا۔۔ سٹیج پر اک سائیڈ پر بڑا صوفہ درمیان میں جالی دار دوپٹہ پھر دوسری طرف بڑا صوفہ تھا۔۔دائیں سائیڈ پر دلہے بیٹھے تھے اور بائیں جانب دلہنیں بیٹھی تھی۔۔سب سے پہلے نکاح ابتسام اور میرب کا ہونا تھا۔۔

قبول ہے کہ بعد سائن کے وقت اس نے نظریں اٹھا کر ابتسام کی طرف دیکھا جو چہرے پہ سنجیدگی سجائے بیٹھا تھا۔

آج بھی ان کے چہرے پر بارہ بجے ہیں۔ اللہ آپ کے بھروسے نکاح کر لیا مجھے اپنی" حفاظت میں رکھنا۔۔وہ دل میں سوچ رہی تھی۔

بیٹا سائن کرو۔۔"امتیاز صاحب کی آواز پر ہوش میں آئی اور کانپتے ہاتھوں سے سائن" کیے۔۔چاہے رہنا اسی گھر میں تھا لیکن اپنا کمرہ چھوڑ کر وہ اس انسان کے کمرے میں جا رہی تھی جس کے کمرہ میں شاہد وہ کبھی گئی بھی نہ ہو۔۔

ان دونوں کے نکاح کے بعد زمان اور مہرماہ کا نکاح ہوا۔۔نکاح ہونے کے بعد سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی پھر ان کو ساتھ بیٹھا دیا گیا۔۔

مجھے بھی اب بابا مل گئے۔۔"ہادی کے لہجے میں حسرت محسوس کرتے سب نے دکھ"

سے اس کی طرف دیکھا۔

میں تو پہلے سے ہی آپ کا بابا ہوں۔۔"زمان نے اسے گود میں بیٹھایا۔۔"

لیکن اب ہم آپ کے کمرے میں رہے گے پہلے ماما سے ناراض تھے۔۔"اس کی بات"

پر وہ سر ہلا گیا اب اسے کیا کہتا۔۔

ناول رائیٹر

کیا ہے بندہ اک فون ہی کر لیتا ایسا بھی کیا بزی۔۔"روم میں بیٹھی منہ بنا کر"

بڑبڑائی۔۔کہیں نہ کہیں وہ اسے مس کر رہی تھی۔۔

ہمممم نہ کرے میں کون سا مری جا رہی ہوں۔۔"خود سے کہتی ایک پیشنٹ کی فائل"

کھولی۔۔ابھی وہ فائل چیک کر رہی تھی کہ اس کا فون بجا۔۔اس نے دھڑکتے دل سے

موبائل اٹھایا تو محترم کالنگ لکھا تھا اس نے مسکرا کر ادھر اُدھر دیکھا اور گہرا سانس

بھرتے فون اٹھایا۔۔

اسلام و علیکم ! ! کیسی ہے آپ۔۔"دوسری طرف سے کہا گیا۔"

وعلیکم السلام ! ٹھیک آگئی یاد۔۔"پتا نہیں کیسے وہ شکوہ کر گئی۔۔"

"آپ کی یاد تو دل میں ہمیشہ رہتی ہے۔۔" اس کے انداز پر اس کا دل دھڑکا۔۔

"لگتا تو نہیں ہے۔۔" وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگا گئی۔۔

"وہ پھول اور کپ کیکس سے بھی نہیں لگا۔۔" جب سے گیا تھا اس نے اک دن بھی نہیں چھوڑا تھا اسکو یہ چیزیں بھیجنے میں اور وہ مزے سے کھاتی تھی۔فلاورز اس نے سنبھال کر رکھے تھے۔۔

"آپ نے یاد کیا مجھے۔۔" اس کے سوال پر وہ چونکی اسے کیا بتاتی کہ اس نے ہر لمحے میں اس کو یاد کیا۔۔

"میں کیوں کروں گی بھلا یہ شادی تو صرف کچھ مہینوں کے لیے ہیں۔۔" پتا نہیں خود کو بتا رہی تھی یا اسے۔۔

"اور میں اس شادی کو اک مکلمل شادی مانتا ہوں۔۔" دوسری طرف اس نے اسکی غلط فہمی دور کرنی چاہی۔

"کیوں۔۔" اس کا دل دھڑکا۔۔

NOVEL HUT

"کیونکہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں ڈاکٹر لائبہ۔۔" اس نے اپنے دل کو سو کی سپیڈ سے دھڑکتا محسوس کیا۔۔اپنا نام ہی اسے پہلی بار اتنا اچھا لگا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوش میں آئی۔۔

"یہ شور پیچھے کیسا ہے۔۔" بات بدلتے ہوئے بولی۔

"بس وہ۔اچھا میں پھر فون کرتا ہوں۔۔" جلدی سے فون بند کیا کہ کہیں اس کا راز نہ پکڑا جائے۔۔دوسری طرف اس نے کندھے آچکا دیے۔

ناول رائیٹر

"کس سے بات کر رہے تھے۔؟"تابش نے اسے مسکراتا دیکھ پوچھا۔۔

"کسی سے نہیں۔۔" اس نے نفی میں سرہلایا۔۔

"بتا نا۔۔" اس کے مسلسل اسرار پر وہ اسے بتاتا چلا گیا۔۔

"اوہ تو مطلب تم نے اس ڈاکٹرنی سے شادی کرلی۔۔"تابش نے حیرت سے پوچھا۔۔

"ہاں اور اس کو نہیں پتا میں یہ کام کرتا ہوں میں نے اس سے جھوٹ بولا کہ چھوڑ دیا یہ کام۔۔" اس کی بات سنتے تابش سرہلا گیا۔۔

NOVEL HUT

"چل تو خوش رہ۔" کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ وہاں سے چلا گیا تو غازی نے گہرا سانس

بھرا۔۔

ناول رائیٹر

کھانا کھانے کے بعد رخصتی کا شور اٹھا۔۔میرب سب کے گلے لگ کر روئی اتنا مہرماہ

نہیں رو رہی تھی جتنا وہ منہ پھاڑ پھاڑ کر رو رہی تھی۔

"کیا ہو گیا گڑیا اسی گھر میں جا رہی ہو تم۔۔" مجتبیٰ نے مسکرا کر کہا۔

"جس انسان کے ساتھ باندھ دیا ہے نا تو وہ گھر بھی جیل ہے۔۔" وہ روتے ہوئے

بولی۔۔جبکہ دادی جان نے اسے گھورا جو زیادہ منہ پھٹ ہو گئی تھی۔۔

"ہم سب ہے نا۔۔"دائم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی تو وہ گاڑی میں جا کر

بیٹھی۔۔چونکہ رات ہو گئی تھی فنکشن شام کا تھا تو آہستہ آہستہ سب جانے لگے تھے۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

مہرماہ کو زمان کے کمرے میں اور میرب کو ابتسام کے کمرے میں بیٹھا دیا تھا۔۔وہ بیڈ پر

بیٹھی زمان کا انتظار کر رہی تھی جانتی تھی اس کی پہلی شادی نہیں لیکن جس سے ہوئی

ہے اس کی پہلی ہے۔۔ہادی امبر بیگم کے پاس تھا۔۔یونہی اپنی پہلی شادی کے بارے میں سوچ رہی تھی جب اس کے شوہر نے اس کے کردار پر الزام لگا کر اسے طلاق دی تھی اور اس سے پہلے کتنا اسے ٹارچر کرتا تھا۔وہ سب سوچتے اس کی آنکھ سے آنسو گرا۔ابھی وہ مزید روتی کہ دروازہ کھولنے کی آواز آئی۔۔

آسلام و علیکم !" زمان نے قریب آتے سلام کیا۔۔"

وعلیکم السلام۔۔" اس کے بھاری لہجے پر چونکا۔۔"

کیا ہوا مہرماہ سب ٹھیک ہے۔۔" زمان نے بیڈ پر بیٹھتے فکریہ لہجہ اپنایا تو اس نے ہاں" میں سر ہلایا۔۔

اجازت ہے۔۔" اس کے اجازت لینے کے انداز پر وہ ہلکا سا مسکرائی اور نفی میں سر ہلا" گئی۔

مطلب اجازت نہیں۔۔۔"اس کے سر ہلانے پر وہ شرارت سے گویا ہوا تو مہرماہ ہاں" میں سر ہلا گئی۔۔

مطلب اجازت ہے۔" وہ ہونٹ بھینچے اپنی مسکراہٹ ضبط کر رہا تھا۔دوبارہ سے وہ سر" نفی میں ہلا گئی۔

مطلب۔ ہمممم۔" وہ انجان بنا۔۔مہرماہ نے غصے سے گھونگھٹ اٹھایا اور اسے گھورنے"

لگ پڑی۔۔

افففف کتنی پیاری ہے آپ۔۔" وہ لہجے میں خمار لیے بولا تو مہرماہ نے نظریں"

پھیریں۔۔

کیوں ہے آپ اتنی پیاری۔۔" اس کے دوبارہ کہنے پر وہ بری طرح بلش کر گئی۔"

اتنی پیاری نہیں ہو۔۔" وہ سنجیدگی سے بولی۔۔"

میری نظر سے دیکھے گی نہ تو آپ سے زیادہ حسین کوئی نہیں ہے۔۔"آگے بڑھ کر اس کے"

ماتھے پر عقیدت سے لب رکھے تو بے اختیار اس کا ہاتھ تھام گئی۔۔

ویسے اب تو نہیں مجھے کہے گی۔۔" تھوڑی دیر بعد وہ سیریس ہو کر بولا جبکہ آنکھوں میں"

شرارت تھی۔

"کیا۔۔؟"

کہ میں تمہاری بڑی بہن ہوں۔۔" وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔۔"

نہیں۔۔"نفی میں سر ہلاتے اس کے کندھے پر سر رکھ گئی تو اس نے اس کے گرد"

بازوؤں کا حصار باندھا۔

NOVEL HUT

وہ کمرے میں داخل ہوا بڑی مشکل سے مجتبیٰ اور دائم نے اس کی جان چھوڑی تھی۔

اس نے حیرت سے دیکھا تو ہر طرف اندھیرا تھا صرف زیرو کا بلب جل رہا تھا۔۔اس نے بیڈ کی جانب دیکھا تو اس کی کچھ گھنٹے پہلے بننے والی بیوی بیڈ کی پشت سے سر ٹکائے بڑے مزے سے گود میں لیپ ٹاپ رکھے شاہد کچھ دیکھ رہی تھی۔۔

اس نے گہرا سانس بھرتے لائٹ جلائی۔۔

مہر ماہ آپی کیا یار مجھے تھوڑی دیر کارٹون دیکھ لینے دیں۔۔" وہ سر اٹھاتے بولی لیکن جیسے" ہی سامنے دیکھا تو ابتسام کھڑا تھا بلیک شروانی میں اپنی وجیہہ پرسنیلٹی لیے اسے لگا مہر ماہ ہے۔۔

سر آپ یہاں۔۔" وہ لپ ٹاپ اٹھاتے کھڑی ہوئی۔"

ڈونٹ کال می سر۔۔" اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔۔"

تو کیا بھائی کہوں۔۔" وہ بڑبڑائی۔۔آواز اتنی تو اونچی تھی کہ ابتسام سن سکے بے اختیار" نے اس نے دل میں استغفر اللہ کہا۔۔

آپ نے بتایا نہیں کیا کر رہے ہیں آپ یہاں۔۔" وہ اپنی بات پر آئی۔"

یہاں تک مجھے یاد ہے یہ میرا کمرا ہے اور آپ کچھ دیر پہلے میری بیوی بننے کا شرف حاصل کر چکی ہے۔۔" اتنی لمبی بات وہ خود حیران تھا۔۔

افففففف۔میں تو بھول گئی کہ میرا نکاح ہو گیا ہے وہ بھی آپ سے۔۔" سر تا پیر اس کو گھورے وہ واشروم کی جانب بڑھی تا کہ کپڑے چینج کر سکیں۔۔

ہاں ایک دن مجھے بھی بھول جانا۔۔" بولنے کے بعد اسے پتا چلا کہ وہ کیا کہہ گیا۔۔"

ہائے ے ے ے ے ۔۔۔کاش ایسا ہو سکتا۔۔"افسوس سے کہتی واشروم کی" جانب بڑھی جبکہ وہ اس پدی کو گھورنے لگا جو شاہد طوفان کی طرح اس کی زندگی میں شامل ہو گئی تھی۔۔

ناول رائیٹر

کہاں ہو بتا کر نہیں گئے۔۔"دائم جو سونے لگا تھا مسیج کی ٹون پر موبائل اٹھایا سامنے" ہی چورنی کے نام سے سیو نمبر پر مسیج آیا ہوا تھا۔۔

کیوں تم میری بہن ہو یا بیوی۔۔" اس نے مسیج ٹائپ کیا اور لیٹ گیا۔۔ تھوڑی دیر" بعد فون آیا تو اس نے پہلے تو نہ اٹھانے کا سوچا پھر اٹھا لیا۔۔

پہلی بات تو بہن ہو گی تمہاری دوسری لڑکیاں اور بیوی بننے کا سوچ سکتے ہیں۔۔" دوسری طرف کی بات پر اس نے منہ بنایا۔

اور جیسے میں تو بیوی بنانے کے لیے تیار بیٹھا ہوں نا۔۔" دائم کی بات پر اس نے آنکھیں چھوٹی کی۔۔

ہاں تو تیار ہو جاؤ بھئی گن پوائنٹ پر بھی تم سے نکاح کر لوں گی یہ الگ بات اس میں" گولیاں نہیں ہو گی۔۔" اس کی بات پر بے اختیار اس نے قہقہ لگایا۔

گولیاں کیوں نہیں ہو گی۔۔" ہنسنے کے درمیان پوچھا۔۔"

بھئی تم پولیس والے ہو اگر غلطی سے تم نے مجھ سے پستول چھین لی اور مجھے گولی مار" دی تو بھلا میں تو کنواری مر جاؤ گی۔۔" اس کے لہجے میں ڈر محسوس کرتے ہوئے وہ افسوس سے سر ہلا گیا۔۔اتنا بڑا خیالی پلاؤ۔

اور میں کیوں گولی مارو گا۔۔" اٹھ کر بیٹھا اب اس کا دل کر رہا تھا اس سے باتیں کرنے" کو۔

میں تمہیں ناپسند جو ہو۔۔" اس کے لہجے میں دکھ تھا۔۔"

NOVEL HUT

"اور آپ کو یہ کس نے کہا مرحا فیاض کہ آپ مجھے نا پسند ہے۔۔" دوسری طرف مرحا نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور کھٹاک سے فون بند کر دیا یہ بھلا وہ کیا کہہ گیا تھا۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا شاہد میرا وہم ہو۔۔" اس کے لہجے کی سنجیدگی اسے بہت کچھ باور کروا گئی تھی۔۔دوسری طرف وہ حیرت میں تھا کہ وہ کیسے یہ بات کہہ گیا۔۔

ناول رائیٹر 5

میرب واشروم سے باہر آئی تو لپ ٹاپ بند اور وہ اپنی سائیڈ پر لیٹ چکا تھا۔۔شاہد اس نے دوسرے کمرے میں جا کر کپڑے چینج کر لیے تھے۔۔۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اپنی سائیڈ پر آئی اور لیٹ گئی۔۔

"ویسے ہے تو پیارے۔۔"اس کی طرف کروٹ لیتے اسے دیکھتے بولی۔۔گورا رنگ،ڈارک براؤن آنکھیں جن میں ہمہ وقت سنجیدگی رہتی تھی وہ اب بند تھی،بڑھی شیو بے اختیار اس کا دل کیا اس کی داڑھی کو چھونے کا۔۔

"میں کیسے سب کا سامنا کروگی کہ میری شادی۔۔" وہ پریشانی سے بولی۔۔

ابھی وہ یہ سب سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ ابتسام نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے قریب کیا جبکہ اس افتاد پر وہ بوکھلا گئی۔۔

آپ جاگ رہے تھے۔۔" مزاحمت کی۔۔۔"

پلیز زوجہ۔۔" اس کے مزاحمت کرنے کے انداز پر وہ التجائیہ بولا۔۔میرب حیرت سے" اس کا انداز دیکھ رہی تھی۔۔

یہ نہ سوچیں کہ کون کیا کہے گا آپ کے سر ہونے سے پہلے میں آپ کا کزن ہوں اور اب" شوہر۔۔" اس نے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا اسے کیسے پتا چلا۔

ایسے نہیں دیکھیں بیوی ہے آپ۔۔" اس کے ماتھے پر لب رکھتے وہ بولا۔۔اس کے" انداز پر وہ غش کھا رہی تھی کہ اسے کیا ہوا۔۔

کیا ہو گیا آپ کو۔۔" وہ اٹھ کر بیٹھی۔۔"

لو آپ کا شکوہ دور کر رہا ہوں کہ مجھے رومنٹک شوہر چاہئیے تھا۔۔"دوبارہ سے اس کو حصار" میں لیا۔۔

دیکھیں میرب میں سیدھا سا بندہ ہوں مجھ سے نہیں ہوتا کہ اب میں اپنی بیوی کو ایٹیٹوڈ" دکھاؤں یا اس کو نخرے دکھاؤں آپ خواب لے کر میری زندگی میں داخل ہوئی ہے اور میرا

حق بنتا ان کو پورا کروں اور ویسے بھی اب بیوی ہے آپ میری۔۔" اس کی وضاحت پر اس کی پریشانی دور ہو گئی۔۔

تو کیا آپ مجھ سے محبت۔۔" شاہد کہیں نہ کہیں وہ یہ سننا چاہتی تھی۔۔"

محبت کا کچھ کہہ نہیں سکتے وقت کے ساتھ ہو جائے گی۔۔۔" اس کی سچائی پر وہ ہلکا سا" مسکرا دی اس نے دل بھی نہیں رکھا تھا۔۔

مجھے نیند آ رہی۔۔۔" جمائی لیتے ہوئے بولی۔"

اوکے۔ اس کو ایسے ہی حصار میں لیتے وہ لیٹ گیا اور اس کے بالوں کو سہلانا شروع کیا" تھوڑی دیر بعد دونوں خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔۔شاہد وہ پہلی بار سکون کی نیند سو رہا تھا۔۔

ناول رائیٹر

وہ سب صبح کا ناشتہ کر رہے تھے ولیمہ دوپہر کو تھا۔۔ مجتبیٰ نے سب کی طرف دیکھا۔۔

میں ولیمے کی بعد فوراً چلا جاؤں گا۔۔" اس کی بات پر سب نے کھانے سے ہاتھ روکا۔۔"

اچھا۔۔"دادا جان نے سر ہلایا۔"

ویسے مجتبیٰ بیٹا مجھے ایک بات تو بتاؤ۔۔" دادی جان نے اس کی طرف دیکھا۔۔"

"کیاااا۔۔؟"

تم نے شہر میں کوئی بیوی رکھی ہے جو یہاں آنا پسند نہیں کرتے۔۔" ان کی بات پر وہ" بوکھلایا۔۔

ایسا ہو بھی سکتا۔۔"دائم نے ہنسی چھپائی۔۔"

دیکھا مجھے شک تھا جو بھی ہے اسے حویلی لے کر آو۔۔" دادی جان کے سخت لہجے پر وہ" دانت پیس گیا۔۔

بکواس کر رہا ہے دادی جان آپ جانتی بھی ہے۔۔" دائم کو بری طرح گھورا۔۔"

ویسے دیکھو زمان تم سے چھوٹا ہے اس کی ہو گئی۔۔" دادا جان نے زمان کی طرف" دیکھ کر کہا جو فکر سے سر اکڑا گیا جیسے بہت فخر کا کام کیا ہو۔۔

دادا جان اس کو تو چھوڑ دیں یہ تو ہی بے شرم شروع سے پتا تھا یہ زن مرید بنے گا۔۔""" مجتبیٰ نے اس کی حرکت پر چھوٹ کی جہاں پر وہ سب کے سامنے مہرماہ کی پلیٹ میں کھا رہا تھا جبکہ مہرماہ بچاری بری طرح شرمندہ ہو رہی تھی۔۔زمان نے آنکھیں چھوٹی کیے مجتبیٰ کی جانب دیکھا تو وہ آنکھیں دکھا گیا۔۔باقی سب دبئ دبی ہنسی ہنستے اپنے ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔

ناول رائیٹر

وہ دونوں شہر آ گئے تھے دائم آج اس کے ساتھ آیا تھا ضروری کام کا کہہ کر کیونکہ اسے کسی کو ملوانا تھا اپنے کسی جاننے والے سے تو وہ چلا گیا۔وہ بھی تھک چکا تھا اب اس کا ارادہ آرام کرنے کا تھا تبھی وہ بھی اپنے روم میں گیا اور تھوڑی دیر بعد نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا۔۔

ناول رائیٹر

وہ رات کا کھانا کھا رہی تھی ابھی تھوڑی سے ہی لقمے لیے تھے کہ دروازہ کھولا اس نے ڈر کے مارے ادھر اُدھر دیکھا اور اٹھ کر باہر آئی تو سامنے دیکھا تو وہ کھڑا تھا جس سے کچھ دن پہلے اس کے ساتھ رشتہ بنا تھا۔۔ان تین دنوں میں اسے اندازہ ہوا کہ ہاں وہ محبت کرتی ہے اس سے شاہد اب چھوڑ نہ سکے لیکن وہ مان نہیں رہی تھی بار بار خود کو جھٹلا رہی تھی۔۔

وہ غصے سے اس کی جانب بڑھی اور اس کے بالوں کو مٹھیوں میں دبوچا۔۔

ابھی بھی نہیں آتے۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔"

حبیبی بال تو چھوڑیں۔۔" غازی درد سے چلایا لیکن دوسری طرف کوئی اثر نہیں ہوا"

تھا۔۔

دیکھیں میں آپ کے بال پکڑ لوں گا۔۔" اس کی بات پر وہ ہنسی اس نے تو حجاب کیا تھا"

وہ بھلا کیسے پکڑ سکتا تھا۔۔جبکہ اس کے ہنسنے پر اس نے گھورا اور اپنے دونوں ہاتھ اس

کے سر پر رکھے اور ہلکے سے دبوچا کہ کہیں اسے درد نہ ہو۔۔اب وہ دونوں ایسے کھڑے

تھے کہ اس نے غازی کہ جب کہ غازی نے لائبہ کا حجاب پکڑا تھا۔۔

ناول رائیٹر

کہاں جا رہے ہو مجھے لے کر۔۔"مرحا نے لفٹ سے نکلتے ہوئے کہا۔"

فکر نہ کریں نکاح کروانے نہیں لے کر جا رہا۔۔" وہ ہنسا۔"

ہائے ے ے ے ے پھر تو میں جانے کو تیار ہوں۔۔" اس کے آنکھ ونک کرنے"

پر دائم نے اسے گھورا۔۔

دوست ہے میری ہماری کیس میں ہلپ کر سکتی ہے۔۔" اس کی غلط فہمی دور کی۔"

کون لڑکی ہے۔۔" اس کی بات سنتے وہ سر ہلا گیا۔۔اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا لیکن سامنے"

کے منظر نے ان دونوں کو ساکت کر دیا۔۔

NOVEL HUT

پہلے آپ نے پکڑا تھا بالوں کو چھوڑیں۔۔" تھوڑی دیر بعد بولا اس کو مزا آرہا تھا وہ جانتا" تھا کہ اپنا غصہ نکال رہی تھی۔

نہیں تم چھوڑو۔۔" وہ ٹھوس لہجے میں بولی۔۔"

"آپ۔۔"

"تم۔۔"

"آپ۔۔"

ابھی وہ کچھ کہتی کہ دروازہ کھولنے کی آواز پر دونوں نے ادھر دیکھا تو دائم کے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھ جلدی سے اس نے اس کے بال چھوڑیں۔۔

توبہ استغفراللہ کتنے بال اترتے تمہارے۔۔" اپنے ہاتھ میں اس کے دو بال دیکھ وہ" حیرت سے بولی۔۔ابھی وہ کچھ کہتا کہ دائم کی آواز پر خاموش ہو گیا۔

کیا ہو رہا تھا یہاں۔؟" دائم نے آگے آتے سوال کیا۔۔"

کچھ نہیں۔۔" دونوں نے کندھے اچکائے۔"

NOVEL HUT

اچھا لائبہ ان سے ملو مرحا فیاض اور مرحا یہ میری بہت اچھی دوست لائبہ توقیر۔۔۔"""

دائم نے ان دونوں کا تعارف کروایا۔۔

جانتی ہوں میں آلریڈی۔۔" مسکرا کر کہتی مرحا کو گلے لگا گئی۔۔اس کی آنکھ سے اک" آنسو گرا جو اس نے گرنے سے پہلے صاف کر لیا۔۔پیچھے ہٹتے اس کے ماتھے پر لب رکھے۔۔

بیٹھو میں کھانے کو کچھ لے کر آتی ہوں۔۔۔" وہ اس کو بیٹھنے کا کہتی کچن کی جانب چلی" گئی۔

مرحا حیرت سے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی وہ شاہد اس سے پہلی بار ملی تھی لیکن ایسا لگتا تھا کہ جیسے ایک دوسرے کو سالوں سے جانتے ہو۔۔

تھوڑی دیر مزید بیٹھنے کے بعد دونوں چلے گئے جبکہ غازی اور لائبہ دونوں آرام کرنے اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔

اگلے دن وہ نماز پڑھ کر ابھی فری ہوئی تھی کہ دروازہ نوک ہوا اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو غازی سامنے تیل کی بوتل لیے کھڑا تھا۔۔

یہ کیا ہے۔۔؟" آئی برو اچکائی۔"

آپ کو نہیں پتا تیل ہے۔۔" وہ کمرے میں داخل ہوا۔"

نہیں مجھے نہیں پتا۔۔۔"وہ حیرت زدہ لہجے میں بولی۔"

اچھا بتاؤ کیا کرنا۔۔" اس کی خاموشی پر پوچھ بیٹھی۔"

رات آپ نے کہا تھا کہ مجھے ہئیر فال بہت ہو رہا تو بس سر کی مالش کروانے آیا تھا۔۔"" وہ بیڈ کے ساتھ نیچے بیٹھا۔

تمہیں کوئی مالش والی لگ رہی ہوں۔۔" وہ دروازہ بند کرتی اس کی طرف پلٹی۔۔"

بیوی تو ہے نہ پلیز۔۔" اس کے منت والے لہجے پر وہ آگے بڑھی اور بیڈ پر بیٹھ" گئی۔ اب وہ بیڈ کے اوپر بیٹھی تھی غازی نے چہرہ سامنے کیا ہوا تھا۔۔

توبہ ایسے جیسے صدیوں سے تیل نہیں لگایا تبھی بال ٹوٹتے ہیں مجھے لگتا کنگھی بھی نہیں" کرتے۔۔" وہ بڑی بزرگوں کی طرح افسوس کرتے بولی۔۔

"پہلے بیوی تھوڑی تھی میرے پاس۔۔" سر تھوڑا پیچھے کیا اب چہرہ اوپر تھا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

"تو ماں تو ہو گی نا۔۔" لائبہ نے جب خاموشی محسوس کی تو اسے افسوس ہوا کہ کیا کہا۔

"سوری۔۔" تھوڑی دیر بعد جھکتے اس کے ماتھے پر لب رکھے۔۔جبکہ وہ جو اس کے سوری کے جواب میں کچھ کہنے لگا تھا ایکدم سے ساکت ہو گیا اسے ہر چیز کی امید تھی لائبہ سے لیکن اس چیز کی بالکل بھی نہیں۔۔

"یہ کیا تھا۔۔" اٹھ کر کھڑا ہوا اور اس کی طرف پلٹا۔

"میرا حق ہے۔۔" اس کی بات پر اس نے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اسے کھڑا کیا اور اپنے قریب کیا اس کی کمر کے گرد حصار باندھا۔

"ایسے تو میرے بھی پھر بہت سارے حق نکلتے آپ کی طرف۔۔" ساتھ حجاب کھولا اور بالوں کو جوڑے سے آزاد کیا جو کسی آبشار کی طرح اس کی کمر پر بکھر گئے۔

"کہیں محبت تو نہیں ہو گئی۔۔۔" اس کی لٹ کان کے پیچھے اڑیسی۔۔

"پتا نہیں لیکن چاہتی ہوں اگر رشتہ بن گیا ہے تو اس کو نبھا لوں۔۔"اس کی گردن کے گرد بازو باندھے۔

ہمممم۔تو کیا یہاں شفٹ ہو سکتا ہوں۔۔" اس کی بات پر وہ سرہلاتی اس کے کندھے پر"

سر رکھ گئی۔

غازی۔۔؟" پکارا گیا۔"

افففففف یہ انداز آپ کا نام لینے کا۔۔۔" اس کے گھمبیر لہجے پر وہ بلش کر گئی۔"

کبھی چھوڑنا نہیں بہت رشتے کھوئے ہیں اب ہمت نہیں ہے۔۔"کسی ڈر کے تحت"

بولی۔

غازی جان سے تو چلا جائے گا لیکن اپنی حبیبی کے ساتھ بے وفائی نہیں کریں گا۔۔""

اسکے اظہار پر ہلکا سا مسکرا دی اور اس کے گرد بازوؤں کا حصار باندھا تھا۔

ناول رائیٹر

:کچھ دنوں بعد

ابتسام آج آفس بھی گیا تھا اور یونی بھی جس کی وجہ سے وہ تھکا ہارا سا واپس حویلی آیا تھا

اب وہ حویلی ہی آتا تھا راستہ بھی کوئی اتنا نہیں تھا صرف آدھے گھنٹے کا ہوتا تھا۔۔جیسے

ہی کمرے میں داخل ہوا تو اس کی زوجہ محترمہ بیڈ پر بیٹھی کارٹون دیکھ رہی تھی۔۔اس

کے آتے ہی لیپ ٹاپ بند کیا۔ مسکرا کر اٹھی اور اس کے سینے سے لگی۔۔روز اس طرح ہی وہ اس کا ویلکم کرتی تھی۔۔

کیسا گزرا دن۔۔"۔ اس کے پوچھنے پر سر ہلاتا صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔وہ حیرت سے" اسے دیکھتی پانی کا گلاس اس کی طرف لے کر گئی اور اسے پکڑایا واپس آ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔اسے برا لگا تھا کہ اس نے پیشانی پر بوسہ کیوں نہیں دیا۔۔

اوپر ہوتے اس نے بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائی۔۔۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ اس نے آنکھیں کھولیں اور سامنے کی طرف دیکھا تو وہ سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔

اگر دادا جان کو پتا لگ گیا نا کہ چوہدری حویلی کے لڑکے سیگریٹ پیتے ہیں تو ساری اکڑ" نکل جانی ان کی۔۔" وہ بڑبڑائی۔۔

پلیز سام بس کریں۔۔" اس کے نئے نام دینے پر وہ چونکا۔۔۔"

سکون لے رہا ہوں۔۔" اک کش لیا۔۔"

سکون لینے کے اور بھی طریقے ہیں۔۔" اس کی بات سنتے وہ ہلکا سا مسکرایا سیگریٹ" ایش ٹرے میں مسل کر اٹھا اور سیدھا بیڈ کی طرف آتے اس کی گود میں سر رکھا۔۔۔

NOVEL HUT

صیح کہا آپ نے زوجہ۔۔۔" اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھا۔۔جبکہ اس افتاد پر ابھی" تک حیرت میں تھی۔

"کیا ہوا ناراض ہے۔۔۔"

میرا کوئی حق ہے ناراض ہونے کا۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی۔۔"

سارے حق آپ کے ہیں۔۔"وہ مسکرایا جب کہ اس کی مسکراہٹ دیکھتے اس نے دل" ہی دل میں نظر اتاری۔۔۔۔

اچھا سام آپ مجھے یہ بتائے کہ آپ اتنے کھڑوس کیوں تھے پہلے۔۔" پہلے کا اس لیے کہا" اب وہ اس کے ساتھ ایسا نہیں تھا اب تو وہ سب کے سامنے مسکرا دیتا تو پھپو اسے کہتی تھی کہ تم نے میرے بیٹے پر جادو کر دیا جو مسکرانے لگا ہے اور وہ ہنس دیتی۔۔

بس ایسے ہی کچھ چیزیں راز ہی رہے تو اچھا ہے۔۔" اس کی بات پر وہ سر ہلا گئی۔۔"

"ویسے میں چیک کرنا چاہتا تھا۔۔"

"کیا۔۔؟

یہی کہ اگر میں آپکی ی پیشانی پر بوسہ نہیں دوں گا تو آپ کو فرق پڑیں گا یا نہیں۔۔" مسکرا" کر کہتا اس کو تپا گیا۔۔

"عادت دیں کر اب چیک کرنے کا کیا فائدہ۔۔" اس کو گھورتی منہ بنا کر بولی۔۔

"اچھا کل میں بھی جاؤں گی آپ کے ساتھ یونیورسٹی۔۔" میرب کی بات سنتے وہ سکون سے آنکھیں موند گیا اس نے بال سہلانا شروع کیے تاکہ وہ سکون سے سو جائے۔۔

ناول رائیٹر

"کیا ہوا آپ یہاں بیٹھی ہے۔۔" کمرے میں آتے مہرماہ کو کہیں نا پا کر وہ بالکونی میں آیا تو وہ جھولے میں بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔۔

"ہاں بس ایسے ہی۔۔" مسکرا کر کہتی تھوڑی سائیڈ پر ہوئی تا کہ وہ بیٹھ سکیں۔۔

"کیا سوچ رہی تھی آپ۔۔؟"

"یہی کہ مردوں کی تربیت میں کتنا فرق ہوتا ہے۔۔" وہ سامنے کی طرف دیکھ کر بولی۔۔

"یہ تو ہے پر آپ کو ایسا کیوں لگا۔۔"

NOVEL HUT

"دیکھو نا تم مجھ سے چھوٹے ہو لیکن میری عزت کرتے ہو سب سے بڑی بات میں طلاق یافتہ اک بچے کی ماں سے تم نے بنا کوئی ہنگامہ کیے شادی کر لی اور اک وہ انسان تھا جس نے ذہنی ٹارچر کیا پھر کردار پر الزام لگا کر طلاق کا دھبہ لگا دیا تم بھی تو مرد ہو

نا۔۔" اس کے گرد بازوؤں کا حصار باندھا وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے دل کا غبار نکال لیں وہ آج دل کی ہر بات کہہ دیں اسے۔۔

"جو محبت کرتے ہیں نہ وہ عہد بھی پورے کرتے ہیں اور جو محبت میں کیے عہد پورے نہ کریں وہ محبت نہیں کرتے اور میں نے خود سے عہد کیا تھا کہ آپ کی عزت میں کوئی کمی نہیں آنے دوں گا۔۔" مسکرا کر کہتے اس کا ہاتھ پکڑ کر عقیدت سے اس پر بوسہ دیا۔۔

"میری زندگی میں دو مرد آئے اک نے روح زخمی کی اور دوسرے نے ان زخموں پر مرہم رکھا۔۔" مہرماہ کے کہنے پر وہ مسکرا دیا۔۔

"ماما کہاں ہو۔۔" ہادی کی آواز پر جلدی سے پیچھے ہٹیں۔۔

"یہاں ہوں۔۔" مہرماہ کی آواز پر وہ بالکونی میں آیا اور زمان کو بھی وہی دیکھ وہ جلدی سے اس کی جاب بڑھا اور گود میں بیٹھا۔۔

"پوچھ ماما کا رہا تھا باپ کو دیکھ کر اس کے پاس چلا گیا۔۔" آنکھیں چھوٹی کیے اس کو گھورا جس پر وہ اپنے چھوٹے چھوٹے دانت دکھاتا مسکرا دیا۔۔

"آپ جیلس نہ ہو ہادی کے بابا سے۔۔" ہادی کی گال پر داڑھی رب کی جس پر وہ منہ بنا گیا۔۔

"نو بابا۔۔" نفی میں سر ہلایا۔

"نو بابا کے بچے۔۔" دوبارہ سے وہی عمل دوہراتے وہ جلدی سے مہر ماہ کی گود میں گیا اور اس کو منہ چڑھایا۔۔زمان نے مسکرا کر دونوں کو حصار میں لیا اور باری باری دونوں کے ماتھے پر لب رکھے۔۔

ناول رائیٹر

اگلے دن وہ ناشتہ وغیرہ کر کے یونی کے لیے نکلے تھے۔۔وہ پریشانی اور دھڑکتے دل سے باہر دیکھ رہی تھی کہ اس کی پریشانی نوٹ کرتے ابتسام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے تسلی دی۔۔

"فکر نہ کریں کچھ نہیں ہو گا۔۔" اس کی بات پر وہ سر ہلا گئی۔

یونی پہنچتے اس نے گاڑی روکی اور نکلنے لگا تھا کہ میرب ابھی بیٹھی ہوئی تھی۔۔

"زوجہ آئے باہر۔۔" ابتسام اس کی سائیڈ پر آتا دروازہ کھول کر بولا۔۔

NOVEL HUT

"نہیں سام۔۔" اس کے جواب پر اس نے گھورا۔۔اس کی گھوری پر میرب منہ بناتی باہر نکلی اور بیگ اٹھایا۔۔ابتسام نے دروازہ بند کرتے اس کا ہاتھ پکڑا اس نے مزاحمت شروع کی۔۔

"سام ہاتھ چھوڑیں سب کیا سوچیں گے۔۔" وہ ڈر سے ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔

"سب کو پتا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے۔۔"

"کیا مطلب۔۔؟" اس کے رکنے پر وہ رکا۔۔

"مطلب یہ کہ میں نے سب کو بتا دیا کہ میری شادی ہو چکی ہے وہ بھی آپ سے۔۔" اس کی بات پر اس نے حیرت سے منہ کھولا۔۔

"کیاااااا۔۔" میرب چیخی۔۔

"ہاں تو آپ پریشان ہوتی رہتی تو اس لیے میں نے سوچا بتا دوں۔۔" دوبارہ سے چلنا شروع کیا۔۔

"ہائے ے ے ے ے اللہ جی اتنے کوئی یہ جلد باز ہے۔۔" وہ بڑبڑائی۔۔

اس کو کلاس کے باہر چھوڑتے وہ وہاں سے چلا گیا اور میرب ہمت کرتے کلاس میں داخل ہوئی لیکن سامنے سب کو دیکھتے میرب ساکت ہو گئی۔۔

ناول رائیٹر

وہ آفس میں بیٹھا فائل دیکھ رہا تھا کہ اس کے موبائل پر میسج آیا موبائل اٹھایا اور میسج پڑھ کر مسکرا دیا۔۔

افففففف آپ کے یہ انداز مجتبیٰ کی جان لیں لے گے کسی دن۔۔" مسکرا کر کہتا ڈی پی" پر لگی تصویر پر لب رکھے اور دوبارہ سے فائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔

ناول رائیٹر

میرب جیسے ہی کلاس میں داخل ہوئی تو اس نے سب کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا جو مسکرا کر اس کے ویلکم کے لیے کھڑے تھے اور ہاتھوں میں اک اک پھول پکڑا تھا۔۔

ویلکم مسز ابتسام۔۔" سب نے شرارت سے کہا۔۔"

یار تم نے تو بتایا بھی نہیں۔۔" سب لڑکیوں نے کہا تو وہ مسکرا دی۔۔ سب نے" باری بری اسے پھول پکڑایا۔۔

سر کیسے ہیں۔۔" نور کے ساتھ ساتھ سب لڑکیوں نے پوچھا۔۔"

"اچھے۔۔"

"اوئے ے ے ے ے اوئے ے ے ے ے ے ے۔۔" ان کے ہوٹنگ کرنے پر وہ

بلش کر گئی۔۔ تھوڑی دیر بعد ایسے ہی وہ ہنسی مزاق کرتے رہے پھر سر کے آنے کے بعد

سب لکچر کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔

ناول رائیٹر

ایک دن بعد:

وہ دونوں پارک آئے تھے تاکہ کسی لڑکی کو اغوا کر سکے ابھی وہ تھوڑا آگے آئے تھے کہ

اک لڑکی ان سے ٹکرائی۔۔

"سوری سر۔۔" معافی مانگتے وہ چلی گئی۔

"مل گئی لڑکی۔۔"غازی نے تابش کو کہا۔۔

"کون سی۔۔؟"

"یہی جو ٹکرا کر گئی ہے۔۔" اس نے سامنے کی طرف اشارہ کیا جہاں پر وہ لڑکی پارک

سے باہر نکل رہی تھی۔۔

"چل پھر وہ چلی جائے گی۔۔"تابش کہتے ساتھ ہی دوڑا تو وہ بھی سر ہلاتے تیز تیز قدم لینے

لگا۔۔

NOVEL HUT

آج فیاض صاحب نہیں آئے تھے تو وہ اکیلی آئی تھی پارک ابھی وہ واپس جانے لگی تھی کہ کسی سے ٹکرا گئی معزرت کرتی وہ پارک سے باہر نکلی اور گاڑی کی طرف بڑھی۔۔

وہ دروازہ کھولتی کہ اسے احساس ہوا کہ کوئی پیچھے ہیں اسکے وہ جیسے ہی پلٹی تو جن سے ٹکرائی تھی وہ پیچھے کھڑے تھے۔۔ابھی کچھ کہتی کہ ان میں سے ایک نے اسکے منہ پر رومال رکھا شاہد اس میں بے ہوشی کی دوائی تھی جسے سونگھتے ہوئے کچھ دیر بعد وہ بے ہوش ہوگئی اور ان میں سے ایک کے بازوؤں میں جھول گئی۔۔

چلو۔۔"تابش کے بات پر وہ اس کو اٹھائے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا جو تھوڑی دور" کھڑی تھی۔۔پاس جاتے تابش نے پچھلا دروازہ کھولا اور غازی نے اسے سیٹ پر لٹایا۔۔

تابش نے جا کر فرنٹ سیٹ سنبھالی جبکہ غازی نے بیٹھنے سے پہلے اک نمبر پر میسج کیا اور اس کے بیٹھتے ہی وہ گاڑی سٹارٹ کرتے اپنی منزل کی جانب بڑھے۔۔

NOVEL HUT

اس کی سسکیوں اور شور سے آنکھ کھلی تھی۔۔اچانک سے آنکھیں کھولنے پر اسے تکلیف محسوس ہوئی۔سر میں درد کی ٹھیسیں اٹھ رہی تھی با مشکل اٹھ کر بیٹھی اور جیسے ہی پلٹ کر دیکھا تو ساکت ہو گئی وہاں تقریباً کوئی بیس لڑکیاں تھی جو شاہد اپنی قسمت پر رو رہی تھی۔۔چہرے پر زخم بال بکھرے ہوئے بے اختیار اس نے تکلیف سے آنکھیں بند کی۔۔

یہاں پندرہ کی بجائے بیس لڑکیاں ہے اس کا مطلب جھوٹ بولا اس نے غازی سے۔۔" وہ سوچتی پریشانی سے کھڑی ہوئی۔۔اس کو اپنی گیم الٹی پھڑتی نظر آ رہی تھی لیکن اسے بھروسہ تھا اللہ پاک پر کہ وہ ان کی مدد ضرور کریں گے۔۔۔

مرحا دیواروں کو ہاتھ لگاتی چیک کر رہی تھی کوئی کھڑکی لیکن مایوس ہوتی پلٹی جبکہ باقی لڑکیاں حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ درد سے مجبور اک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور ایک دن پہلے کا واقعہ سوچنے لگی۔۔

NOVEL HUT

:ایک دن پہلے

کچھ دیر پہلے ہی وہ فیاض صاحب کے گھر بیٹھے کیس کو دیکھ رہے تھے۔۔فیاض صاحب بھی ان کے ساتھ تھے۔۔

بابا میں نے سوچ لیا ہے۔۔" مرحا نے اپنے فیصلے سے انکو آگاہ کرنا چاہا۔۔وہ تینوں" اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

"کیا۔۔؟"

یہی کہ وہ پندرہویں لڑکی میں ہو گی جسے وہ اغوا کریں گے۔۔" اس کی بات پر ان تینوں" نے غصے سے اسے دیکھا۔۔

یہ کیا بکواس ہے۔۔" سب سے پہلے دائم نے کہا۔۔"

بابا ہمارے پاس یہی آپشن ہے پلیز نہیں تو بہت دیر ہو جائے گی۔۔" اس کی بات پر وہ" سوچ میں پڑ گئے۔۔

ٹھیک ہے۔۔" تھوڑی دیر بعد انہوں نے کہا۔"

پر سر۔۔" دائم نے کہا۔۔"

ہم سب پلین کریں گے۔۔۔" فیاض صاحب نے اسے تسلی دی۔۔"

میں نے پلین بھی سوچ لیا۔۔" مرحا نے آگاہ کیا۔۔

کیا۔۔۔"غازی جو تب سے خاموش تھا بول پڑا۔"

یہی کہ تم اپنے ساتھ تابش کو کسی طرح لے کر پارک آؤ گے میں جان بوجھ کہ تم لوگوں" سے ٹھکراؤ گی پھر تم کہنا کہ ہمیں لڑکی مل گئی اور اسی وقت جب میں گاڑی میں بیٹھنے لگوں گی مجھے اغوہ کر لینا پھر جب اڈے پر پہنچیں گے تم دائم کو میسج کر دینا اور وہ وہاں آ جائے گا۔۔" سارا پلین بتاتے وہ ان کی طرف دیکھنے لگ پڑی۔۔

یہ جتنا تمہیں آسان لگ رہا اتنا ہے نہیں۔۔۔" غازی نے کہا۔۔"

لیکن ہمیں آسان بنانا ہے۔۔" وہ ٹھوس لہجے میں بولی۔۔"

ٹھیک ہے۔۔۔" فیاض صاحب کہتے اٹھے ساتھ غازی بھی انہیں کچھ بات کرنی تھی" تبھی باہر چلے گئے پیچھے وہ دونوں اکیلے تھے۔۔

خیال رکھنا اپنا۔۔" دائم کی آواز پر اس نے سر اٹھایا اور مسکرا دی۔۔"

فکر نہ کرو تم سے شادی کر کے ہی مرنا پسند کرو گی۔۔۔" اس کی بات سنتے وہ تپ گیا۔۔"

یو چورنی۔۔" وہ کھڑا ہوا۔۔"

چورنی تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے تمہارا دل چرا لیا ہو۔۔" آنکھ ونک کرتے وہ اس کو مزید" تپا گئی۔۔

اور جیسے میں تو چرانے دوں گا نہ تمہیں۔۔" دانت پیستے بولا۔۔"

اگر ایسا کر دیا میں نے تو۔۔" وہ بھی کھڑی ہوئی۔۔"

تو میرا نام بدل دینا۔۔" دائم دو قدم آگے آیا۔۔"

بس پھر اپنا کوئی نام سوچ لینا۔۔" اس کے چہرے پر پھونک مارتی مرحا سیڑھیوں کی" جانب بڑھی۔۔

برش کر لیا کرو سمیل آرہی۔۔" دھڑکتے دل کو سہلاتے اس کو تپانے کے لیے بولا۔۔"

وہ کیا ہوتا مجھے نہیں پتا گفٹ کر دو مجھے۔۔"بنا پیچھے اس کے تاثرات دیکھے وہ چلی" گئی۔۔جبکہ دائم اس کی پشت کو گھورتا وہاں بیٹھ گیا تا کہ کیس دیکھ سکے۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

حال:

یہ سب سوچتے وہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔

"جب یہاں سے بچ جاؤ گی نہ تو دائم جہانگیر تمہیں اپنے نام کرنے میں دیر نہیں لگاؤں گی۔۔"اسے تصور میں لیے گویا ہوئی۔۔ہاں وہ اچھا لگتا تھا اسے بہت اچھا لیکن جو اسے تنگ کرنے میں مزا آتا تھا اس کا تو الگ ہی مزا تھا۔۔

ناول رائیٹر

"تم کہاں جا رہے ہو۔؟"تابش نے غازی کی طرف دیکھ کر پوچھا جو باہر جا رہا تھا۔

"مجھے کچھ کام ہے تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔۔" اس کی بات سنتے وہ سر ہلا گیا۔۔اسے بھروسہ تھا کہ غازی انہیں دھوکہ نہیں دیں گا۔۔ لیکن کہاں جانتا تھا کہ ان جیسوں کی جڑیں کاٹنے ہی تو وہ ان کے درمیان شامل ہوا تھا۔۔۔

ناول رائیٹر

"دائم سب تیار ہے۔۔" فیاض صاحب نے اس سے پوچھا۔۔

"جی سر۔۔"

"چلو پھر چلتے ہیں۔۔" ان کی بات پر وہ سر ہلاتا باہر کی جانب بڑھا تا کہ اک نظر اپنی ٹیم کو دیکھ سکے۔۔

"غازی ہمیں کب جوائن کریں گا۔۔"فیاض صاحب نے باہر آکر پوچھا۔۔

راستے میں۔۔" دائم کی بات پر وہ سر ہلا گئے۔۔"

تھوڑی دیر بعد ہی ان کا قافلہ اپنی منزل کی جانب بڑھا۔۔

ناول رائیٹر

مرحا آنکھیں موندیں بیٹھی تھی کہ دروازہ کھولنے پر ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں تو تین چار آدمی اندر داخل ہو رہے تھے۔۔۔

نکالو ہمیں یہاں سے۔۔" وہ ان کے قریب آتے بری طرح چیخی۔۔"

آرام سے لڑکی نہیں تو ایک لگاؤں گا۔۔"تابش نے غصے سے کہا۔۔"

تم نے راجو بھائی کو انفارم کر دیا۔۔"تابش کی بات پر اس کا آدمی سر ہلا گیا۔۔"

تو لوگ یہی رہو۔۔"ان کو اشارہ کرتے وہ باہر چلا گیا جبکہ مرحا وہی کھڑی رہی۔۔وہ" ٹریک سوٹ میں تھی اور اس کو ڈھیٹوں کی طرح کھڑا دیکھ کر ان آدمیوں نے گھورا۔۔وہ تو اپنے ڈھیٹ پن سے دائم جہانگیر کو دن میں تارے دیکھا دیں تو یہ لوگ کیا چیز تھے اس کے سامنے۔۔

ناول رائیٹر

کچھ دیر میں وہ سب یہاں پہنچے گاڑیاں ان کی تھوڑی دور تھی کیونکہ یہ سارا فیکٹری ایریا تھا لیکن جس فیکٹری کی طرف انہوں نے جانا تھا وہاں سے تھوڑی دور ہی گاڑیاں کھڑی کی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ بڑھے اور اک بلڈنگ کے قریب پہنچ کر اندر گئے سیڑھیاں چڑھنا شروع کی اور دوسرے فلور پر رکتے سامنے کی طرف دیکھا جہاں پر تابش اپنے کچھ آدمیوں کے ساتھ بیٹھا جوا کھیل رہا تھا۔۔کوئی کل ملا کر دس لوگ تھے یہاں۔۔ انہوں نے بنا سوچیں فائرنگ سٹارٹ کر دی۔۔جبکہ وہ سب بوکھلا کر کھڑے ہوئے اور اپنی اپنی گنز نکالی۔۔دائم کمروں کی جانب بڑھا اور اک کمرے میں داخل ہوا لیکن وہ خالی دیکھ کر جیسے ہی جانے لگا تو اسے کچھ محسوس ہوا دائیں طرف سے اس نے قریب جاتے دیکھا تو وہ ایک پینٹنگ تھی اس نے پینٹنگ سائیڈ پر کی تو وہاں پر ایک دروازہ تھا دروازہ کھولتے سامنے کا منظر دیکھتے آنکھوں میں غصہ لیے اس نے اک فائر کیا۔۔۔

ناول رائیٹر

تھوڑی دیر بعد ہی شور کی آواز سنتے اس نے اپنی جیب سے ایک چاقو نکالا اسے پہلے کہ وہ آدمی شور سنتے باہر جاتے اس نے پیچھے چلنے والے آدمی پر چاقو چلایا جس سے وہ دھڑام سے گر پڑا۔۔

سالی تیری تو۔۔۔" وہ دونوں آدمی پلٹے اور اپنے آدمی کو گرتا دیکھ اس کی طرف" بڑھے۔۔۔

مرحا نے گھوم کر ٹانگ اس آدمی کے سینے پر ماری جلدی سے جھک کر چاقو اس آدمی کے پاس سے اٹھایا اور سیدھا دوسری آدمی کی گردن پر مارا۔۔"لڑکیوں کی بے ساختہ چیخوں پر اس نے انہیں گھورا جبکہ کہیں لڑکیاں تو آنکھیں پھاڑیں اسے دیکھ رہی تھی۔۔

تیسرے آدمی نے اس کے بالوں کو جھٹکا دیا جس سے وہ کراہ اٹھی اس سے پہلے کہ وہ پلٹ کر اس پر وار کرتی کہ فائرنگ کی آواز پر اس نے سامنے دیکھا تو دائم کھڑا تھا وہ مسکرائی۔۔جبکہ آدمی گولی لگنے سے ڈھیر ہو چکا تھا۔۔

وہ بھاگتی بے ساختہ اس کے سینے سے آلگی۔۔آنکھوں میں نمی تھی۔۔

NOVEL HUT

"مرحا فیاض ابھی آپ یہ حق نہیں رکھتی اور شادی سے پہلے یہ حق حاصل کرنا صیح نہیں۔۔" اس کی بات سنتے وہ بوکھلا کر پیچھے ہوئی اور اک نظر اسے دیکھ ہونٹ چباتے ادھر اُدھر دیکھنے لگ پڑی۔۔اس کی بوکھلاہٹ پر دائم ہلکا سا مسکرایا۔

"بچوں چلو باہر۔۔" آگے بڑھ کر لڑکیوں کو کہا۔۔وہ سرہلاتی اک اک کر کے باہر نکلنا شروع ہوئی۔۔وہ خوش تھی یا اداس پتا نہیں کیونکہ یہ ان کا اپنا بیج بویا ہوا تھا۔۔نا وہ نا محرم کی محبت پر پڑتی نہ ان کے ساتھ ایسا ہوتا۔۔اور جو بنا محبت کے یہاں پھنس گئی تھی ان کے گھر والے کیا انہیں قبول کریں گے۔۔۔

ناول رائیٹر

کچھ دیر بعد وہاں لاشوں کے ڈھیر بچ گئے تھے۔۔تابش کو انہوں نے صیح سلامت پکڑا تھا۔۔

"کیسا لگا جھٹکا۔۔" غازی نے اس کی طرف آتے کہا۔۔

"تم نے ہمیں دھوکہ دیا سالے۔۔" وہ غرایا۔۔

"نہیں تو اپنے ملک سے وفا کی ہے۔۔" اس نے کہا۔۔

"تمہارا نام غازی بھی نہیں ہو گا۔۔"

غازی ہے لیکن اکیلا نہیں آفسر مجتبیٰ غازی نام ہے میرا۔۔"پورا نام بتاتے وہ سائیڈ پر"
ہوا۔۔لڑکیوں کے ساتھ باہر آتے وہ مرحا اور دائم کی جانب بڑھا۔۔

ٹھیک ہو تم۔۔"اس نے مرحا سے پوچھا۔۔"

یہ ٹھیک ہے اپنے والی کی فکر کر۔۔"دائم کے پیچھے کی طرف اشارہ کرنے پر وہ پلٹا لیکن"
سامنے لائبہ کو دیکھ جلدی سے ان کی طرف منہ کیا۔۔

کمینے کیوں بلایا۔۔یار اس کو ابھی نہیں پتا کہ میں ہی مجتبیٰ غازی ہوں۔۔"وہ غصے سے"
بولا اور جیب سے ماسک نکال کر پہنا۔۔

میں نے کوئی پارٹی کے لیے نہیں بلایا ڈاکٹر ہے وہ۔۔"اس کی بات پر وہ کچھ کہتا کہ"
فائرنگ کی آواز پر چونکا۔۔۔

تابش جس نے لائبہ کو دیکھ لیا تھا اپنے ساتھ کھڑے پولیس والے کی جیب سے گن نکالی
اور بنا سوچے سمجھے اس کی طرف گولی چلا دی۔۔وہ جو فیاض صاحب کے پاس کھڑی
تھی بازو پر تکلیف اٹھنے سے اپنے بازو کی طرف دیکھا تو خون نکل رہا تھا۔۔

وہ تینوں اس کی طرف بڑھے اک بھگدڑ مچ گئی تھی۔۔تابش اس بھگدڑ کو دیکھتا وہاں سے
بھاگ نکلا۔۔

سر وہ بھاگ گیا۔۔" انسپکٹر نے ان کے قریب آتے کہا۔۔"

کیا۔۔۔" فیاض صاحب غصے سے پلٹے۔۔"

جاؤ پکڑو۔۔" وہ غرائے۔۔"

انکل آپ جائے مجرم کو پکڑے میں ٹھیک ہوں۔۔" تکلیف سے کراتے ہوئے وہ" بولی۔۔

تم لوگ یہی رہو میں جاتا ہوں۔۔۔" دائم کو جاتا دیکھ وہ بولے تو وہ سر ہلاتا وہی رک" گیا۔۔لائبہ کو کرسی پر بیٹھا کر سجل نے اسکا بازو اوپر کیا تو گولی بس چھو کر گزری تھی۔۔اس کا زخم دیکھتے مجتبیٰ نے تکلیف سے آنکھیں بند کی کیسی بے بسی تھی اس کی محبت تکلیف میں تھی اور وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔

فکر والی بات نہیں گولی بس چھو کر گزری ہے۔۔" سجل نے مرحا کو تسلی دی جو ڈر کے" مارے لائبہ کا ہاتھ پکڑے بیٹھی تھی اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ پریشان ہو گئی تھی۔۔پتا نہیں اسے عجیب سا احساس ہو رہا تھا جیسے یہ اس کی بہت خاص ہو کوئی اپنی۔۔

گڑیا فکر نہیں کرو ٹھیک ہوں تم ان لڑکیوں کو دیکھو۔۔" اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر"
تسلی دی تو مرحا ہاں میں سر ہلاتی اس کی پیشانی پر بوسہ دیں گئی جبکہ مجتبیٰ نے غصے سے
مٹھیاں بھینچی آج پہلی بار اس کا دل کیا مرحا کو کہیں دور اٹھا کر پھینک آئے۔۔

یہ لو ہو گئی تم ریسٹ کرو میں دوسری لڑکیوں کو دیکھ لوں۔۔" سجل کہتے ساتھ اٹھی اور"
ان لڑکیوں کی جانب بڑھی۔۔

یہ پانی پی لیں۔۔" اس آواز پر اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا لیکن سامنے کھڑے آرمی"
یونیفارم میں لڑکے کو دیکھ اس نے سر جھٹکا جس نے ماسک پہن رکھا تھا۔اس نے پانی
کی بوتل پکڑی۔۔

یہ آنکھیں یہ آواز کہیں جانی پہچانی لگ رہی۔وہ بس سوچ سکی مجتبیٰ وہی کھڑا تھا اس کا
بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کو بتا دیں لیکن وہ بے بس تھا اسکی ناراضگی برداشت نہیں کر
سکتا تھا۔۔۔

آفسر مجتبیٰ۔؟" دائم کے پکارنے پر وہ پلٹا۔۔"

ہم گرلز کو لے کر جا رہے ہیں۔۔" اس کی بات سنتے وہ سر ہلا گیا۔۔۔"

کچھ دیر بعد سب چلے گئے وہ لائبہ کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا تھا لیکن آخر کیوں تبھی رک گیا اور کچھ سوچتے وہ بھی یہاں سے نکلا۔۔ان کی ٹیم لاشیں وغیرہ اٹھا چکی تھی یہ فیکٹری بند کر دی تھی۔۔

ناول رائیٹر

یونی سے آنے کے بعد وہ تھوڑی دیر آرام کرنے کر کے اب اٹھا تھا جیسے ہی فریش ہو کر باہر آیا تو اس کی زوجہ اپنے بہت اہم کام میں مصروف تھی مطلب کارٹون دیکھنے میں۔۔وہ نفی میں سر ہلاتا ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھا بال سیٹ کیے۔۔ ٹھنڈ ہو گئ تھی۔۔بال سیٹ کرتے نیچے جانے کی بجائے وہ بیڈ کی جانب آیا اور بلیکنٹ لیتے اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔ تھوڑی دیر بعد نظر اپنی زوجہ پر بھی مار لیتا جو بڑے مگن انداز میں اپنے کام میں مصروف تھی۔۔

بس کر دیں میرب اسائنمنٹ بنا لے جو میں نے دی تھی۔۔" کچھ دیر بعد وہ اکتا کر" بولا۔۔

پہلے کارٹون دیکھ لوں اگر وہ نہ بھی بنائی تو آپ کون سا کچھ کہے گے مجھے۔۔"وہ"
اترائی۔۔
کیوں نہیں کہوں گا۔۔" وہ جیسے شاک ہوا۔۔"
"بیوی نہیں ہوں آپ کی۔۔"
سٹوڈنٹ بھی ہے۔۔" اس کی بات پر منہ بنایا۔۔"
آپ مجھے ڈانٹیں گے۔۔" وہ صدمے سے بولی۔۔"
ہاں۔۔" ابتسام نے ہنسی ضبط کی۔۔ساتھ ہی بازو سے پکڑ کر اسے قریب کیا۔۔"
اچھا آپ میرے ساتھ کارٹون دیکھیں۔۔" بات بدلتی وہ اپنے مطلب کی بات پر"
آئی۔۔
میں انتیس سالہ مرد اب اپنے بیوی کے ساتھ کارٹون دیکھتے اچھا لگوں گا۔۔" وہ صدمے"
سے بولا۔۔
تو انتیس سالہ مرد کو منع ہے کیا۔۔۔" وہ اس کو گھورتی منہ پھیر گئی۔۔ کچھ دیر بعد وہ"
کھڑوس ہر وقت سنجیدہ رہنے والا انسان اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا کارٹون دیکھ رہا تھا اور
ایکدم سے اتنا ہنستا کہ میرب بوکھلا کر اس کی طرف دیکھتی کہ آخر اسے کیا ہو رہا تھا۔۔۔

رات کو سارے کام کرتے اپنی بیوی کے لیے کھانا بنائے اس کی من پسند چیزیں ٹیبل پر سجائے اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔کچھ دیر بعد دروازہ کھولنے کی آواز پر وہ باہر آیا لیکن اسے دیکھ کر ساکت ہوا۔۔

یہ کیا ہوا حبیبی۔۔؟" وہ حیرت زدہ سا اسکے بازو کی طرف دیکھ کر بولا۔۔کیا اوور ایکٹنگ" تھی جیسے اسے پتا ہی نہ ہو۔۔

وہ۔۔" اس کو سب بتاتی صوفے پر بیٹھی۔۔"

آپ ٹھیک تو ہے نہ۔۔" اس کے قریب بیٹھا۔۔"

ہاں۔۔" سر ہلاتے اس کے سینے پر سر رکھ گئی۔۔"

اچھا آئے کھانا کھا لیں۔۔" اس کو سیدھا کیے وہ اٹھا اس کے اٹھنے سے پہلے ہی اسے" بازوؤں میں بھرتا او آگے بڑھا لائبہ بری طرح بلش کر گئی۔۔

ٹیبل کے قریب پہنچتے اسے کرسی پر بیٹھایا۔۔

یہ۔۔؟" وہ نا سمجھی سے ٹیبل پر نظر دوڑاتی بولی۔"

میں چاہتا تھا کہ آج کی رات کو سپیشل بناؤ لیکن۔۔" اس کی چوٹ کی طرف اشارہ" کرتے وہ کرسی اس کے قریب رکھتے کھانا نکالنے لگا۔۔

آپ کو پتا۔۔؟" وہ بات بدلتے ہوئے بولی۔۔"

آپ نے مجھے آپ کہا۔۔" اسکی بات پر وہ سر ہلا گئی۔۔۔"

"کیوں کیا ہوا نہیں کہہ سکتی کیا۔۔"

میں نے ایسا کب کہا۔۔" چاول کا چمچ اس کے منہ کی طرف کیا اور اس کے کھاتے ہی" اپنے منہ میں ڈالا۔۔

"اچھا بات تو سنے۔۔"

جی بولیں۔۔" وہ محبت سے بولا۔"

وہاں ایک آرمی آفسر تھا بلکل آپ کی طرح آواز آپ کی طرح کی آنکھیں اک لمحے کے" لیے تو لگا جیسے آپ ہو۔۔" اس کی بات سنتے اس نے بامشکل چاول نگلے۔۔

پھر میں نے سوچا کہ بھلا آپ کیسے ہو سکتے آپ مجھ سے جھوٹ تھوڑی بولے گے۔۔""

اس کے مان والے لہجے پر اسے لگا کہ شاہد کبھی اسکا سامنا نہ کر سکیں گا۔۔

حبیبی ہم اپنے بارے میں بات کر سکتے ہیں۔۔۔" اس کو ٹوکا۔۔"

اوکے۔۔۔" وہ مسکرائی۔۔"

میں چاہتا ہوں آج صرف ہم دونوں کے بارے میں بات ہو میرے اور آپ کے۔۔""

اس کی بات پر وہ سرہلا گئی۔۔

میں نئی زندگی شروع کرنا چاہتا ہوں آپ کے ساتھ۔۔" وہ کھڑا ہوا اور ہاتھ اس کے" آگے کیا۔۔

اوکے پر پہلے کپ کیک کھا لوں۔۔" وہ ندیدی نگاہوں سے کیکس کی طرف دیکھ کر" بولی۔۔جبکہ غازی قہقہ لگا کر ہنس دیا۔۔

افففف حبیبی کیوں ہے آپ اتنی کیوٹ۔۔" گال پر شدت سے بوسہ دیا تو وہ داڑھی" چھبنے پر منہ بنا گئی۔۔۔

ناول رائیٹر
NOVEL HUT

بازو میں درد تو نہیں ہو رہا۔۔" اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔"

تھوڑا تھوڑا سا ہو رہا۔۔" وہ بچوں کی طرح منہ بنائے بولی۔۔"

اچھا لائے دکھائے۔۔" بازو آگے کرتے اس کی قمیض کا بازو اوپر کیا تو پٹی ساری سرخ" ہو رہی تھی۔۔

"یہ تو پٹی بدلنی پڑے گی۔۔" وہ اٹھا اور فرسٹ ایڈ باکس ڈریسنگ ٹیبل سے لا کر دوبارہ سے اس کے قریب بیٹھا۔۔وہ بڑی توجہ سے پٹی کھول رہا تھا۔۔پٹی کھولنے کے بعد زخم صاف کیا اور نئی پٹی کرنا شروع کر دی۔۔

"اب لگ رہے ہیں نہ ڈاکٹر لائبہ توقیر کے شوہر۔۔" اس کے اٹھنے پر پٹی کی طرف اشارہ کیا۔۔

"کورکشین پلیز لائبہ توقیر نہیں لائبہ غازی۔۔" عقیدت سے اس کے ماتھے پر لب رکھتے وہ ہاتھ دھونے واشروم کی طرف بڑھا۔لیکن سب سے پہلے فرسٹ ایڈ باکس اس کی جگہ پر رکھا۔۔

"لیٹ جائے ابھی تک بیٹھی کیوں ہے۔۔" وہ جب ہاتھ دھو کر آیا تو اس کو ایسے ہی بیٹھا دیکھ بولا۔۔

"آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔" اس کے لیے جگہ بنائی تو وہ مسکراتا اس کے پاس آکر لیٹ گیا۔۔اس کے سینے پر سر رکھتی وہ سکون سے آنکھیں موند گئی مجتبیٰ نے اس کے بال سہلانے شروع کیے حجاب وہ پہلے ہی اتار چکا تھا اس کا۔۔

بنا یہ جانے کہ کل ان کی زندگی میں کون سا طوفان آنے والا تھا سکون کی نیند سو رہے تھے۔۔

ناول رائیٹر

وہ ہسپتال جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی لیکن بال نہیں بن رہے تھے اس سے کب سے کوشش کر رہی تھی۔۔

لائے میں باندھ دیتا ہوں۔۔" وہ کب سے اس کو کوشش کرتا دیکھ رہا تھا آخر کار بول" پڑا۔۔

ویسے حبیبی آپ کے بال تو اتنے پیارے ہیں نہیں تو عموماً لیڈی ڈاکٹرز کے بال اتنے" نہیں ہوتے۔" بالوں کی چٹیا کی۔۔

آپ کو بڑا پتا کہ ڈاکٹرز کے بال کیسے ہوتے۔۔" وہ کھڑی ہوتی کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔"

جیسا آپ سوچ رہی ویسا بالکل بھی نہیں۔۔" وضاحت کی گئی۔۔"

میں صیح سوچ رہی ہوں۔۔" لائبہ نے کہا اور ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جاتے گھوم گھوم" کر اپنی چٹیا دیکھی۔۔

NOVEL HUT

بھئی میں تو صرف ایک ہی ڈاکٹر کو جانتا ہوں اور اسی کے بال پسند مجھے۔۔" قریب" آتے اس کی چٹیا کا جوڑا کیا اور حجاب باندھنے میں مدد کی جس پر وہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔

ناول رائیٹر

وہ آج بھی ہسپتال آئی تھی غازی نے منع کیا تھا لیکن اس کو ضروری کام تھا جس پر وہ جلدی آنے کا کہتی چلی آئی۔۔

ابھی وہ اپنے روم میں تھی کہ دروازہ نوک ہوا۔۔

جی آجائے۔۔" اجازت دیتی وہ اک پیشنٹ کی فائل پر جھک گئی۔۔"

ڈاکٹر لائبہ۔۔" اپنے نام کی پکار پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک آدمی چہرہ چھپائے کھڑا" تھا۔۔

جی میں ہی ہوں۔۔" فائل بند کی۔۔"

آپ کے شوہر کا نام غازی ہے۔۔" اس کے پوچھنے پر وہ سر ہلا گئی۔۔"

وہ عام انسان نہیں ہے۔۔" اس کی بات پر چونکی۔۔"

"مطلب۔۔؟"

NOVEL HUT

مطلب یہ غازی کا پورا نام مجتبیٰ غازی ہے اور وہ اک آرمی آفسر ہے۔۔" وہ جھٹکے سے" کھڑی ہوئی۔

کیا بکواس ہے یہ۔۔"لائبہ غرائی۔۔"

بکواس نہیں سچ ہے کیا آپ نے نکاح کے وقت پورا نام نہیں سنا تھا۔۔" وہ نکاح والا" دن سوچنے لگی اتنی بیوقوف تھی کہ نکاح والے دن اپنے ہونے والے شوہر کے پورے نام پر غور نہیں کیا یا پھر وہ سوچتی رہی کہ انہوں نے الگ ہو جانا لیکن وہ تو اس کے دل میں دھڑکتا تھا اب۔۔اسے اب یاد آیا کل دائم بھی تو مجتبیٰ کا نام لے رہا تھا تو کیا ان سب کو پتا تھا مجھے دھوکہ دیا۔ہوش میں آتے اس نے سامنے کی طرف دیکھا لیکن وہ شخص نہیں تھا۔۔

یہ کہاں چلا گیا۔۔" ادھر اُدھر دیکھتی وہ بولی۔۔"

اس کا سر درد سے پھٹنا شروع ہو گیا تھا سوچ سوچ کر کہ آخر کیوں کیا اس کے ساتھ ایسا۔۔۔

وہ بڑھتے درد کی وجہ سے سجل کو بتاتی گھر چلی گئی سجل نے اس کے جاتے ہی اک نمبر ملایا۔۔

ناول رائیٹر

کہاں چلا گیا ہو گا۔۔" دائم نے پریشانی سے کہا۔۔"

پتا نہیں کہاں بھاگ گیا۔۔" فیاض صاحب بھی پریشان تھے۔کل ہی وہ پتا نہیں اتنی" جلدی کہاں فرار ہو گیا تھا۔۔

تم کیوں پریشان ہو۔۔؟" مرحا نے غازی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔"

مجھے ایسے لگ رہا جیسے وہ لائبہ کے پاس گیا ہے وہ اسے سچ بتا دیں گا۔۔" انداز میں" صاف ڈر تھا۔۔

کچھ نہیں ہوتا فکر نہیں کرو۔۔" مرحا نے تسلی دی۔۔اس نے کچھ کہنے کے لیے لب" کھولے ہی تھے کہ فون بجا اس نے کسی خیال کے تحت جلدی سے فون اٹھایا۔۔

آسلام و علیکم غازی بھائی وہ لائبہ کو پتا نہیں اچانک کیا ہوا گھر چلی گئی آپ دیکھ لیں جا" کر۔۔" سجل کی بات پر وہ ٹھٹکا۔۔

کوئی آیا تھا کیا۔۔؟" دھڑکتے دل سے پوچھا۔۔"

شاہد لیکن مجھے زیادہ نہیں پتا۔۔" کہتے ساتھ وہ فون کاٹ گئی۔۔"

کیا ہوا مجتبیٰ۔۔؟" دائم نے پوچھا۔۔"

مجھے لگتا اسے سب پتا چل گیا۔۔" وہ ہونٹ چباتے بولا۔۔"

یار کچھ نہیں ہوتا اگر پتا بھی لگ گیا تو کچھ نہیں ہو گا۔۔"دائم نے تسلی دی۔۔"

بہت کچھ ہو گا اس کا مان نہیں توڑ سکتا۔۔" لہجے میں تکلیف واضح تھی۔۔"

میں چلتا ہوں۔۔" ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے وہ چلا گیا۔۔"

ناول رائیٹر

وہ کس طرح گھر پہنچی تھی یا تو وہ جانتی تھی یا اس کا رب۔۔اسے دکھ صرف اس بات کا تھا کہ اسے دھوکہ میں رکھا اگر پہلے ہی سچ بتا دیتا تو کیا وہ اس کا ساتھ نہ دیتی۔۔سوچ سوچ کر سر درد سے پھٹ رہا تھا پتا نہیں کس چیز کا اسے دکھ ہو رہا تھا۔۔دروازے کھولنے کی آواز پر اس کا دل دھڑکا لیکن چہرے پر سخت تاثرات سجائے وہ ایسے ہی بیٹھی تھی۔۔

حبیبی خیریت آپ جلدی آگئی۔۔؟" چھوٹے چھوٹے قدم لیتے وہ صوفے کے پاس" آیا۔لائبہ خاموش رہی۔۔

کیا ہوا ہے۔۔" اس نے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔"

مسٹر غازی اپنا ہاتھ ہٹائے۔۔" غصے سے ہاتھ جھٹکا اسے جھٹکا لگا تھا اس کا ردعمل" دیکھ کر۔۔

"اوہ نہیں مسٹر غازی نہیں میجر مجتبیٰ غازی کیا کہنا پسند کریں گے۔۔۔" وہ چیخی۔۔

"میری بات تو سنیں۔۔" وہ منمنایا۔۔

"کیا سنو ہاں یہی کہ میں مجبور تھا۔۔" آنسو گالوں پر پھسلے۔۔

"آپ روئے نہیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔" وہ تکلیف سے بولا۔۔

"یہ تکلیف بھی آپ کی دی ہوئی ہے۔۔"

"کہہ تو رہا ہوں موقع دیں مداوا کر دوں گا۔۔" التجا کی گئی۔۔

"تکلیف دینے والے کو موقع نہیں بلکہ ان سے قطع تعلق ہوا جاتا ہے۔۔" اس کی بات سنتے جھٹکے سے اسے دیکھا جو کتنی آسانی سے یہ بات کہہ گئی تھی۔۔

"جو مرضی سزا دیں لے لیکن قطع تعلق نہیں۔۔" اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"جو مرضی سزا دوں تو یہاں سے چلے جاؤ پلیز۔۔" وہ نفی میں سر ہلاتا اک قدم آگے بڑھا تو وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ غصے سے اپنے زخم پر ہاتھ رکھتی وہ پیچھے ہٹا اور اک نظر اسے دیکھتے وہاں سے چلا گیا وہ چاہتا تھا کہ اک بار وہ پر سکون ہو جائے پھر آ کر بات کریں گا۔۔

کیوں ں ں ں۔۔" چلاتے صوفے پر بیٹھی اور صوفے کی پشت سے ٹیک" لگائی۔۔ حجاب ویسے کا ویسے ہی تھا اسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔۔

ناول رائیٹر

ماما میرب کہاں پر ہیں۔۔؟" میمونہ بیگم کو لاؤنج میں بیٹھا دیکھ وہ ان کے پاس آیا۔۔"

بھئی کچن میں ہے تمہارے لیے کھانا بنا رہی۔۔" انہوں نے مسکراہٹ دبائی۔۔"

کیوں۔۔" وہ اٹھا تا کہ کچن میں جا سکے۔۔"

کوئی فائدہ نہیں جانے کا اس نے منع کیا کہ کوئی کچن میں نا آئے۔۔"ان کے کہنے پر وہ" دوبارہ بیٹھ گیا۔۔

باقی سب کہاں ہیں۔۔؟"اک نظر پورے لاؤنج میں دوڑائی۔۔"

گھر کے مرد باہر گئے ہیں اور بھابھی لوگ کھانا وغیرہ بنا کر ساتھ والے گھر گئی ہے ان کا" شاہد کوئی فوت ہو گیا تھا تمہاری نانی بھی ساتھ گئی اور مہرماہ ہادی کو سلا رہی۔۔" ان کی تفصیلی بات پر وہ سر ہلاتا ان کی گود میں سر رکھ گیا۔۔

"خوش ہو۔؟"

آپ کو کیا لگتا۔۔" الٹا سوال کیا۔۔

مجھے تو لگتا میرے بیٹے کو محبت ہو گئی وہ بھی زبردست قسم والی۔۔" ان کے شرارت پر وہ ہنس دیا۔۔

بالکل۔۔" ان کے ہاتھ عقیدت سے آنکھوں سے لگاتا آنکھیں موند گیا۔۔"

ناول رائیٹر 7

وہ اپنے اپارٹمنٹ آگیا تھا جو لائبہ کے اپارٹمنٹ سے کافی دور تھا۔۔اس کا سر درد سے پھٹنا شروع ہو گیا تھا کہ اس کی حبیبی اس کی وجہ سے اتنی روئی تھی۔۔وہ لاؤنج میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ دائم کو کمرے سے باہر آتا دیکھ سیدھا ہوا۔۔

"تم یہاں۔۔؟"

ہاں آج گاؤں نہیں گیا اس لیے یہاں آگیا لیکن تھوڑی دیر میں جا رہا ہوں۔۔" اس کو بتاتے کچن کی طرف بڑھا تاکہ چائے بنا سکے۔۔

"کہاں جانا۔۔۔؟"

وہی تابش کو پکڑنے۔۔" اس کی بات پر وہ سر ہلا گیا۔۔"

"کیا بنا لائبہ ٹھیک تو ہے۔۔" چائے کا کپ اس کے سامنے کیا جس پر تشکر بھری نگاہوں سے دیکھ کر تھام گیا۔۔

"پہلی بات بھابی کہہ دوسری بات ناراض ہوگئ ہے وہ۔۔" پہلے غصے پھر اداسی سے بولا۔۔

"میں تو نہیں کہوں گا تیری بیوی سے پہلے میری دوست ہے۔۔" دائم نے مسکراہٹ ضبط کی۔۔

"اچھا تو مرحا سے تو دور رہا کر کیونکہ وہ میری اچھی دوست ہے۔۔" مجتبیٰ کی بات پر اس نے گھورا۔۔

"اسکا ذکر یہاں کیسے آگیا۔۔"

"اسکا ذکر اب ہمیشہ رہے گا۔۔" اس نے معنی خیزی سے کہا۔۔

"اچھا چھوڑ میں بات کرو لائبہ سے۔۔" بات بدلتے کہا۔۔

"تو نے لگتا اس سے مار کھانی۔۔"

"کیا مطلب۔۔" وہ نا سمجھی سے بولا۔۔

NOVEL HUT

کیونکہ وہ جان چکی ہے کہ تجھے پتا تھا میں ہی مجتبیٰ ہوں۔۔" اس کی بات سنتے وہ جھٹکے" سے کھڑا ہوا۔۔

اوہ نو یار یہ کیا ہو گیا۔۔۔" دائم صدمے سے بولا تو مجتبیٰ نے کندھے اچکائے۔۔۔"

ناول رائیٹر

وہ سب ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے کھانے کا انتظار کر رہے تھے کہ تبھی میرب ہاتھ میں ڈش پکڑے آئی اور ابتسام کے سامنے رکھ دی۔۔

کیا بنایا آج ہمارے بچے نے۔۔" امتیاز صاحب نے اشتیاق سے پوچھا۔۔"

بابا میں نے ابتسام کے لیے پلاؤ بنایا بہت پسند ہے نہ انہیں۔۔۔" اس نے پر جوش ہو" کر کہا۔

تو بابا کو نہیں دو گی۔۔" ان کی بات سنتے وہ سر ہلا گئی۔۔"

کیوں نہیں بابا۔۔" اس نے خوش ہو کر ڈش کا ڈھکن اٹھایا لیکن ڈش کی طرف دیکھتے" سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔کیونکہ وہ پلاؤ کی جگہ کوئی ملیحدہ ہی لگ رہا تھا۔۔

بیٹا یہ کیا ہے۔۔" مرتضیٰ صاحب نے ہنسی ضبط کی۔۔"

بتایا تو ہے بڑے بابا پلاؤ ہے یہ۔۔" اس کی بات سنتے سب نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔

کتنے گلاس پانی ڈالا تھا۔۔؟" فائزہ بیگم نے دانت پیس کر پوچھا۔۔ان کی نکمی اولاد آج انہیں شرمندہ کروائے گی۔۔ابتسام نے کسی کہ پرواہ کیے بغیر پلیٹ میں چاول نکالے اور کھانا شروع کیے۔۔

چھ گلاس۔۔" اس نے انگلیاں چٹخائی۔۔"

کیاااااا۔" امبر اور فائزہ بیگم نے حیرت سے کہا تو وہ سر ہلا گئی۔۔"

اففففف ابتسام بھائی آپ صیح زن مریدی کا ریکارڈ توڑ رہے ہیں۔۔۔" اس کو مسلسل کھاتا دیکھ زمان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

کتنی بار میرب کہا ہے جو کام نہیں کرنا آتا وہ نا کیا کرو۔۔" فائزہ بیگم کے غصے سے کہنے پر" وہ آنسو روکتی وہاں سے بھاگ کر اپنے کمرے میں آگئی۔۔

بہو کیا ضرورت تھی بچی ہے وہ۔۔" دادی جان نے تاسف سے کہا۔۔"

آپ لوگوں نے ہی بگاڑا ہے۔۔" وہ سخت لہجے میں بولی۔۔"

ماموں جب میں نہیں کہتا انہیں کچھ کرنے کا تو آپ لوگ بھی نہ کہا کریں اور آئندہ انہیں" ڈانٹیے گا مت۔۔" سب کو کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔

پھپھو آپ مان لے آپ کا بیٹا کسی کام کا نہیں رہا۔۔" اسکے جاتے ہی زمان نے میمونہ بیگم کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

شکر ہے میں تو یہی چاہتی تھی۔۔" ان کی بات پر اس نے صدمے سے انہیں دیکھا جبکہ" سب نے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔

ناول رائیٹر

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو اس کو ہچکیوں سمیت روتا دیکھ جلدی سے آگے بڑھا۔۔

زوجہ کیا ہو گیا۔" اس کے پاس بیٹھا۔۔"

دیکھیں اگر آپ چاہتی ہے کہ آپ کو گلے لگا لوں تو کہہ دیا کریں رویا مت کریں۔۔" وہ" شرارت سے بولا۔۔میرب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔جبکہ اسکی سرخ آنکھیں دیکھ اسے سینے سے لگا گیا۔۔

NOVEL HUT

کیا ہو گیا اتنی سی بات پر اتنا زیادہ رونا۔۔" اس نے میرب کے بال سہلانا شروع "
کیے۔۔

میں نے اتنے دل سے کھانا بنایا آپ کے لیے۔۔" وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔۔"

"تو میں نے کھایا تو ہے میں نے کچھ کہا۔۔"

اسی لیے رو رہی ہوں سب اسے برا کہہ رہے تھے لیکن آپ کھائی جا رہے تھے۔۔" وجہ "
بتائی گئی۔۔

سیریسلی زوجہ آپ صرف اس لیے رو رہی تھی۔۔" اس کی بات پر وہ سر ہلا گئی۔۔"

اوہ میری چندہ میری شہزادی آپ کے ہاتھ سے تو ابتسام سلطان زہر کھا لے تو یہ پلاؤ کیا "
چیز ہے۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔

اس کا مطلب میرا پلاؤ زہر تھا۔۔" پیچھے ہٹتی اسے گھور کر بولی۔۔"

میں نے کب کہا۔۔" وہ حیرت سے بولا اس نے یہ کب کہا لیکن اس کی زوجہ اپنا ہی "
مطلب نکال بیٹھی تھی۔۔

ناراض ہوں میں۔۔" پیچھے ہوتی لیٹ گئی اور بلیکنٹ اوپر لیا جبکہ وہ پاس بیٹھا اس کی "
کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ بلیکنٹ کے اندر گھس گیا۔۔

اپنی سائیڈ پر جائے۔۔" منہ بنا کر بولی۔۔""

آپ کی سائیڈ ہو یا میری جہاں آپ وہاں ہیں۔۔" حصار میں لیتے گردن میں منہ چھپایا تو"

وہ اپنی سانسیں روک گئی دل سو کی سپیڈ سے دھڑکنا شروع ہو گیا تھا۔۔

سام۔۔" دھڑکتے دل سے پکارا۔۔"

خاموش یہ لمحے محسوس کریں۔۔" اس کو خاموش کرواتا اس کے چہرے پر"

جھکا۔۔۔چاند بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا۔۔

ناول رائیٹر

صبح کا آغاز ہو گیا تھا کسی کے لیے اچھا تو کسی کے لیے برا۔۔وہ اسکے جانے کے بعد ویسے ہی بیٹھی تھی رات ہوتے بنا کچھ کھائے پیے وہی صوفے پر سو گئی تھی۔۔

پھٹتے سر درد اور جسم میں درد کی وجہ سے وہ اٹھی تو ٹائم دیکھا فجر کا ٹائم ہو گیا تھا۔جلدی سے کمرے میں گئی اور فریش ہو کر نماز پڑھی۔۔دعا مانگ کر اٹھی دوپٹہ کھول کر بالوں کو اچھی طرح خشک کیا جوڑا کر کے حجاب باندھا اور کمرے سے باہر آئی۔۔اک نظر پورے لاؤنج میں دوڑا کر کچن میں آئی تاکہ اپنا ناشتہ بنا سکیں۔۔

حبیبی ناشتہ کر لے دیر ہو رہی ہے۔۔" وہ چلایا۔۔"

کس کو مجھے یا آپ کو۔۔" وہ مسکرائی۔۔"

افکورس آپ کو۔" کمر کے گرد بازو باندھے جھٹکے سے اسے قریب کیا۔۔"

اب دیر نہیں ہو رہی۔۔" وہ ناشتے کی طرف اشارہ کرتے بولی۔۔"

ہو رہی لیکن رومنٹک ناشتہ بھی تو ضروری ہوتا ہے نہ۔۔"آنکھ ونک کرتے اسے بلش" کرنے پر مجبور کر گیا۔۔

چائے کو ابل کر گرتا محسوس کرتے وہ ہوش میں آئی تو جلدی سے گیس بند کی۔۔کیا اس قدر عادت ہوگئ تھی اس کی۔۔

کتنی عجیب بات ہے جو خود کی عادت لگاتے ہیں وہی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔۔""

بڑبڑاتے وہ کچن سے نکلی ناشتے سے دل اٹھ گیا تھا اس کا۔۔آنسو بھی جیسے ختم ہو گئے تھے۔۔ اپنا سامان اٹھاتی دروازے کے قریب آئی جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے کھڑے لوگوں کو دیکھ وہ ساکت ہوئی۔۔۔

ناول رائیٹر

توتم ہو اس میجر کی بیوی۔۔" وہ شخص حقارت سے بولا۔۔جیسے ہی اس نے دروازہ" کھولا تو وہ لوگ زبردستی اندر گھس آئے اور پسٹل تان کر اسے پہلے گھٹنوں کے بل

بیٹھایا۔۔جو شاہد ان کا لیڈر تھا صوفے پر جا کر بیٹھا۔۔اسے لگا جیسے اس انسان کو پہلے کہیں دیکھا ہو لیکن یاد نہیں آرہا تھا۔

ویسے ہو تو تم مست۔۔" اس کے آنکھ ونک کرنے پر وہ نفرت سے منہ پھیر گئی۔۔"

ویسے تم لوگوں کی لڑائی ہوئی۔۔کیا وہ تمہیں بچانے آئے گا۔۔" وہ تجسس سے بولا۔۔"

وہ مرد ہے اپنی سے جوڑی عورت کو بچانا اور اس کی حفاظت کرنا جانتا ہے۔۔۔" وہ" چلائی۔۔

آئی لائک۔مجھے پسند آیا تمہارا مان والا لہجہ۔۔" فون نکالتے اک نمبر ملایا۔۔"

ناول رائیٹر

وہ چاروں آفس میں بیٹھے کیس کو ڈسکس کر رہے تھے کہ تبھی مجتبیٰ کا فون بجا اس نے کسی خیال کے تحت فون نکالا تو ان نون نمبر تھا وہ ماتھے پر بل لیے فون اٹھا گیا۔۔

جب بیوی اتنی خوبصورت ہو اسے اکیلا نہیں چھوڑتے میجر مجتبیٰ غازی۔" دوسری" طرف کی بات سنتے وہ جھٹکے سے کھڑا ہوا۔۔

کون ہو تم۔۔" وہ غصے سے چلایا۔۔"

وہی جسے تم لوگ ڈھونڈ رہے راجو۔۔" اس کے بتانے پر اس نے فون سپیکر پر لگایا۔۔"

"کیا چاہتے ہو۔۔"

یہی کہ تم لوگ مجھے پاکستان سے نکلنے دو۔۔" ان چاروں نے ایک دوسرے کی طرف" دیکھا۔۔

اگر نہ نکلنے دیا۔۔" مجتبیٰ نے پوچھا۔۔"

تو تمہاری بیوی افففف اس کی خوبصورتی اور سنا ہے اس کے بال بہت لمبے ہیں کسی" فیری ٹیل کی شہزادی کی طرح۔۔" وہ خباثت سے بولا تو مجتبیٰ نے غصے سے مٹھیاں بھینچی۔۔

اگر میری بیوی کو ایک خروش بھی آئی نہ تو تمہارے ٹکڑے بھی کسی کو نہیں ملے گے۔۔" اسنے وارن کیا لیکن وہ کچھ کہنے کی بجائے فون بند کر گیا۔۔

سر میں جا رہا ہوں۔۔"فیاض صاحب کو کہتے وہ موبائل اٹھاتا بولا۔۔"

رک جاؤ ہم کچھ سوچتے ہیں۔۔" فیاض صاحب نے روکا۔۔"

سوری سر لیکن میں اب نہیں رک سکتا۔۔" ان کو کہتا باہر کی طرف دوڑا۔۔فیاض" صاحب نے دائم کو اشارہ کیا تو وہ سر ہلاتے اپنی ٹیم تیار کرنے لگ پڑا۔۔۔

ناول رائیٹر

NOVEL HUT

"آتا ہو گا تمہارا ہیرو۔۔" اس کی بات پر وہ سکون سے آنکھیں بند کر گئی۔۔

"تمہارے باپ کو مارنے والا میں ہوں۔۔"۔ جھٹکے سے اس نے آنکھیں کھولی اور حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"ہاں میں ہی ہوں۔۔" اس کو مسلسل اپنی طرف دیکھ کر بولا۔۔

"تم نے میرے بابا کو مار دیا۔۔" وہ صدمے سے بولی۔ مطلب جس قاتل کو ڈھونڈ رہی تھی وہ کوئی اور نہیں اس کے سامنے بیٹھا شخص تھا۔۔

غصے سے اٹھی اور اس کا گریبان پکڑا۔۔

"کیوں مارا میرے بابا کو۔۔" وہ چلائی۔۔

"سالی میرا گریبان پکڑتی ہے۔۔" سر سے پکڑتے اک جھٹکا دیا تو وہ سیدھا دوسرے صوفے کے پاس جا کر گری بازو والے زخم سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔۔

"تیرے باپ کو بڑا شوق تھا انصاف کا میرے بھائی کو پھانسی کی سزا سنائی تو میں نے بھی اسے مار دیا۔۔" وہ سچ بتاتا گیا۔

"تمہیں خوف خدا ہے یا نہیں۔۔" وہ درد سے چلائی۔۔

"ہم جیسے کو نہیں ہوتا۔۔" دوبارہ سے صوفے پر بیٹھا۔۔دروازہ نوک ہوا۔۔

لو آگیا تیرا ہیرو۔۔" خباثت سے مسکرایا اور اپنے آک آدمی کو اشارہ کیا۔۔"

جیسے ہی دروازہ کھولا تو اس کا آدمی نیچے گر پڑا۔۔ مجتبی کے ساتھ ساتھ وہ تینوں اور پولیس کی ٹیم داخل ہوئی اور اندھا دھند فائرنگ شروع کی۔۔

رکو نہیں تو یہ لڑکی جان سے جائے گی۔۔" لائبہ کو بازو سے پکڑتے اس کی کنپٹی پر پستول" رکھتے چلایا۔۔اس کے چلانے پر سب رک گئے۔۔ مجتبی نے دھڑکتے دل سے سامنے کی طرف دیکھا تو اس کی حبیبی اسے نہیں دیکھ رہی تھی اسے تکلیف ہوئی۔۔

انکل یہ بابا کا قاتل ہے۔۔" وہ چلائی تو فیاض صاحب نے اس کی طرف دیکھا۔۔"

پلیز انکل میری فکر نہیں کریں اس کو ماردیں میری فکر نہیں کریں گولی چلائے۔۔" وہ" چیخی جبکہ سب بت بن کر کھڑے تھے۔۔

لڑکی کو چھوڑ دو فرحان عرف راجو۔" فیاض صاحب نے منت والے لہجے میں کہا۔۔"

تمہارے دوست نے چھوڑا تھا میرے بھائی کو۔۔" وہ غرایا۔۔ لائبہ نے دائم کی" طرف دیکھا اور اسے اشارہ کیا جس پر وہ سر ہلاتا پیچھے ہوا۔۔ مجتبی ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اسے تکلیف ہوئی تھی کہ اس کی حبیبی اس کی مدد نہیں لینا چاہتی کیا وہ اس قدر ناراض تھی اس سے۔۔فیاض صاحب نے اسے باتوں میں لگایا۔۔دائم آہستہ سے پیچھے جا کر

کھڑا ہوا۔۔لائبہ نے ہمت کرتے اس کے پیٹ پر کہنی ماری اور بنا ادھر اُدھر دیکھے سیدھا مجتبیٰ کے سینے سے لگی۔۔اس سے پہلے کہ وہ گولی چلاتا دائم نے اک جھٹکے سے اسے قابو کیا اور مرحا نے اپنی پسٹل نکال کر اس کی ٹانگ پر وار کیا۔۔

اب بھی نہ آتے۔۔" شکوہ کیا گیا۔۔"

اگر نا آتا تو اپنی زندگی کھو دیتا۔۔"بنا کسی کی پروا کیے اس کے ماتھے پر لب رکھے۔مرحا" جو ان کی طرف دیکھ رہی تھی اس کو بے شرم کا لقاب دیتی منہ موڑ گئی۔۔اس کو مرحا کے حوالے کرتے اس کی طرف بڑھا۔۔

بہت غلط کر دیا تم نے ہم سے پنگا لے کر۔۔" مجتبیٰ نے اس کا گریبان پکڑا اور بازو پر" گولی چلائی۔۔وہ تکلیف سے کراہ اٹھا۔۔

نہیں مجتبیٰ اسے زندہ پکڑنا ہے۔۔" فیاض صاحب نے کہا۔"

پر کیوں۔۔" لائبہ نے کہا۔۔"

میں کہہ رہا ہوں فکر نہ کرو اس کا انجام بہت بھیانک ہو گا۔۔" فیاض صاحب کی بات پر" وہ سر ہلا گئے۔۔دائم نے اسے پکڑا تابش کو تو کب کا مار دیا تھا۔۔

اسے ہماری سپیشل جگہ پر لے جاؤ۔۔" فیاض صاحب کی بات پر وہ سر ہلا گیا۔۔اس کو" گریبان سے پکڑتا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔مرحا اور فیاض صاحب باقی افسر کے ساتھ جا کر باہر کھڑے ہو گئے تا کہ وہ دونوں آپس میں بات کر سکیں۔۔

آپ یہاں نہیں رہے گی اب میرے ساتھ چلیں گی۔۔" مجتبیٰ نے اس کے پاس آیا۔۔"

"مجھے کہیں نہیں جانا۔۔"

لائبہ مجتبیٰ غازی مجھے مجبور مت کریں کہ آپ پر سختی کرو۔۔" اس نے سخت لہجہ اپنایا اور اسے بازو سے پکڑ کر باہر کی جانب چل دیا۔۔

انکل میں ان کو لے کر جا رہا ہوں اپنے گاؤں اور مرحا تم ان کا ضروری سامان میرے" اپارٹمنٹ پہنچا دینا صبح آکر لے جاؤں گا۔۔" فیاض صاحب کو انفارم کرتے مرحا کو کہتے وہ لفٹ کی جانب چل دیا اور سب اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے تا کہ اپنا کام کر سکے۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

کیا ہوا دادو آپ اتنی خوش لگ رہی۔۔"مہرماہ نے دادی جان کی طرف دیکھ کر" پوچھا۔۔

بھئی میرا مجتبیٰ آرہا گھر وہ بھی۔۔"

"بیوی لے کر۔۔" زمان نے ان کی بات اچکی جبکہ دادی جان نے اسے گھوری سے نوازا۔۔

"کیاااا۔" میرب جو ابھی نیچے آئی تھی ایکدم سے چیخ پڑی۔۔

"چیخ کیوں رہی ہو۔۔" فائزہ بیگم نے لتاڑا۔۔

"مجھے یقین نہیں ہو رہا کہ مجتبیٰ بھائی شادی کر لی اور ہمیں بتایا بھی نہیں۔۔" وہ منہ بنا کر بولی۔۔

"بہت سے کام ایسے ہیں جو وہ بنا بتائے کرتا ہے۔۔" ابتسام نے شرٹ کے کف لنکس بند کرتے ہوئے ان سب کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

"تمہیں پتا ہو گا یقیناً۔۔" دادا جان نے اس کی بات سنتے آنکھیں چھوٹی کی۔۔

"توبہ کریں نانا جان میں معصوم بھلا کیسے جان سکتا ہوں۔۔" اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔دادا جان نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ جانتے نہ ہو۔۔

"بہو تم لوگ تیاری کرو۔۔" انہوں نے امبر بیگم کی طرف دیکھ کر کہا جس پر وہ تیاری کرنے فائزہ بیگم کو ساتھ لیے کچن کی جانب بڑھی۔۔

ناول رائیٹر

اس کو پہلے گاڑی میں بیٹھایا پھر دوبارہ اپارٹمنٹ کی طرف گیا تاکہ اس کے کچھ کپڑے لے سکیں کپڑے لے کر ہسپتال گیا وہاں اس کے بازو پر پٹی کروا کر اسے چینج کرنے کو کہا جس پر وہ بنا چوچرا کیے اپنے روم کے واشروم کی جانب بڑھی اور تھوڑی دیر بعد کپڑے چینج کیے باہر آئی۔۔پھر سجل سے مل کر وہ گاڑی میں بیٹھی اور اس کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔

سارے راستے وہ خاموش تھی کوئی بات نہیں کی تھی حالانکہ وہ چاہتا تھا کہ اس سے باتیں کریں لیکن وہ تو خاموشی کا لبادہ اوڑھے بیٹھی تھی۔۔

کچھ دیر بعد گاؤں پہنچ چکے تھے حویلی کے سامنے گاڑی روکتے ہارن بجایا تو چوکیدار کے دروازہ کھولنے پر گاڑی اندر لے گیا۔۔

گاڑی پورچ میں کھڑی کی۔۔گاڑی سے اتر کر اس کی جانب کا دروازہ کھولا۔۔

حبیبی آجائے باہر گھر آگیا۔۔" اس کی آواز پر چونک کر اس کی طرف دیکھا اور باہر" نکلی۔۔

وہ دونوں اکھٹے چل کر آرہے تھے۔۔دادی جان کے حکم پر سب ان کے ویلکم کے لیے اندرونی دروازے پر ہی کھڑے تھے۔۔

آگیا میرا شہزادہ۔۔" دادی جان نے آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوما۔۔وہ کچھ دن پہلے ہی گیا تھا لیکن انہیں ایسا لگ رہا تھا جیسے صدیاں ہو گئی ہو اسے دیکھے۔۔وہ ان کے سب سے بڑے بیٹے کا سپوت تھا کیسے نہ عزیز ہوتا۔ مجتبیٰ نے ان کے ہاتھوں پر بوسہ دیں کر انہیں آنکھوں سے لگایا۔۔

پھر سب سے ملا۔۔

ارے ے ے ے ہماری بہو کا تو تعارف کرواؤ۔۔" امتیاز صاحب نے کہا۔۔"

جی جی ضرور۔۔"وہ مسکرایا۔۔"

ان سے ملے یہ آپ کے اس بیٹے کی جند جان، انت القلب، حبیبی اور دل کا سکون لائبہ مجتبیٰ غازی۔۔" اس کے اتنے لمبے تعارف پر وہ بے اختیار سرخ ہوئی جبکہ سب نے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔

شریر۔۔" دادی جان نے اس کے کندھے پر ہلکا سا تھپڑ مار کر لائبہ کی طرف بڑھی اور" اسے گلے لگایا۔۔تو اس نے بھی مجتبیٰ والا عمل دوراہا۔۔جس پر دادی جان نہال ہوتی اس کا ماتھا چوم گئی۔۔پھر وہ سب سے ملی باری باری۔۔

چلیں اندر تو چلیں۔۔" دادا جان کے کہنے پر سب سر ہلاتے اندر کی جانب بڑھے۔۔"

NOVEL HUT

کھانا وغیرہ کھا کر وہ لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔اسے بار بار نیند آ رہی تھی لیکن یہاں سے جانا نہیں چاہتی تھی اسے سکون مل رہا تھا ان سب میں بیٹھ کر اور ہادی سے تو اس کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔

لائبہ بیٹا جاؤ آرام کر لو۔۔" دادی جان نے اس کا تھکن زدہ چہرہ دیکھ کر کہا تو وہ نفی میں" سر ہلا گئی۔۔

غازی جاؤ اس کو اپنے کمرے میں لے جاؤ۔۔" انہوں نے سیدھا غازی کو کہا۔۔"

نہیں مجھے گیسٹ روم کا بتا دیں وہاں چلی جاتی ہوں۔۔" اس کی بات سنتے سب نے" ایکدم سے مجتبیٰ کی طرف دیکھا۔۔

زمان اپنی بھابھی کا سامان میرے روم میں رکھ کر آؤ۔۔" مجتبیٰ نے زمان کی طرف دیکھ" کر کہا۔۔

نہیں زمان بھائی گیسٹ روم میں۔۔" اس نے دانت پیسے۔"

"میرے روم میں۔۔"

نہیں گیسٹ روم میں۔۔" زمان بچارہ کبھی اس کی طرف دیکھتا تو کبھی مجتبیٰ کی طرف"

کہ آخر یہ کیا ہو رہا ہے۔۔

آپ دونوں فیصلہ کر لیں میں یہی بیٹھا ہوں۔۔" اس نے مہرماہ کے قریب جگہ بنائی۔۔"

بس کرو کیا ہوا ہے لڑائی ہوئی تم دونوں میں۔۔" امبر بیگم نے ان کی طرف دیکھ کر"

بولا۔۔

جی اور آپ کو پتا انہوں نے مجھے ڈانٹا۔۔" وہ نادیدہ آنسو صاف کرتی دادی جان کے"

گلے لگی۔۔جبکہ وہ حیرت سے اپنی ڈرامہ کوئین کو دیکھ رہا تھا۔۔

کیا یہ سچ کہہ رہی ہے۔۔" دادا جان نے گھورا۔۔"

دادا جان میری اتنی کہاں مجال۔۔" لائبہ کو گھوری سے نوازا۔۔"

دیکھا ابھی بھی گھور رہے ہیں۔۔" شکایت لگائی۔۔"

اس کو چھوڑو مجھے دادی مانتی ہونا تو بس میری بات مان لو۔۔" ان کے مان بھرے"

لہجے پر وہ سر ہلا گئی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔"

قربان جاؤ۔۔" اس کی بلائیں لی جس پر وہ بری طرح بلش کر گئی۔۔"

جاؤ تم بچی کو لے کر اگر کچھ کہے تو ہمیں بتانا۔۔" مرتضی صاحب نے ان دونوں کی" طرف دیکھ کر کہا۔۔

بالکل آپ کے دو بھائی موجود ہے۔۔" ابتسام کے مسکرا کر کہنے پر بے اختیار اس کی" آنکھوں میں نمی چمکی۔۔اس سے پہلے کہ وہ روتی مجتبیٰ نے کھڑے ہوتے ہاتھ اس کے آگے کیا جس پر وہ جھجکتے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئی۔۔

چلیں حبیبی۔۔" وہ پیار سے بولا تو اس نے سر ہلایا اور اٹھی۔۔"

ناول رائیٹر

کمرے میں آتے ہی اس نے ہاتھ چھوڑا اور اک نظر کمرے کو دیکھا جو کافی بڑا تھا اور خوبصورت بھی۔۔درمیان میں بیڈ اور بائیں سائیڈ پر صوفے پڑے تھے۔۔ساتھ ہی اک دروازہ جو شاہد اس کی سٹیڈی روم کا تھا۔۔دائیں جانب کبرڈ ساتھ اک دروازہ جو واشروم اور ڈریسنگ روم کا تھا۔۔سامنے والی دیوار پر اک گلاس ڈور جو بالکونی میں کھولتا تھا۔۔

کیسا لگا ہمارا روم۔۔" اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ وہ پوچھے بنا نہیں رہ پایا۔۔لائبہ اس" کو اگنور کرتی بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔

حبیبی بس کردیں یار کب تک ناراض رہے گی۔۔" اس کو ہنوز منہ پھیلائے بیٹھا دیکھ کر"

وہ اکتا کر اس کے سامنے آکر بیٹھا۔۔

میں دھوکے بازوں سے بات نہیں کرتی۔۔" منہ پھیرا۔۔"

چلیں بات نہیں تو رومانس کرلیتے ہیں پھر۔۔" بازو سے پکڑتے جھٹکے سے اسے قریب"

کیا۔۔

شرم تو بالکل بھی نہیں آتی آپ کو۔۔" وہ مزاحمت کرتے ہوئے بولی۔۔"

حبیبی پلیز یہ مزاحمت چھوڑ دیں جانتی بھی ہے کہ نہیں چھوڑوں گا۔۔" اس کی بات"

اگنور کرتے اپنی بات کہی تو وہ ایکدم سے اس کے سینے سے سر لگا گئی۔۔

کیوں چھپایا مجھ سے مجھے اب سب جاننا ہے۔۔" سر اٹھاتے کہا گیا۔۔"

اس کے علاوہ معافی نہیں ملے گی کیا۔۔" وہ بچوں کی طرح منہ بنا کر بولا تو ہنسی چھپاتی نفی"

میں سر ہلا گئی۔۔

جب میں نے آرمی جوائن کی تو فیاض انکل سے کئی بار کیسز کو لے کر ملاقات ہوتی رہی "

وہ میرے اور آپ کے بابا بہت اچھے دوست تھے چونکہ میرے بابا پولیس میں تھے تو

انہوں نے راجو کے بھائی کے خلاف ثبوت انکل توقیر کو دیے لیکن صرف آدھے جس

دن وہ باقی کے دینے جا رہے تھے ماما بھی ساتھ تھی تو اسی دن کار ایکسیڈنٹ میں ان کی موت ہو گئی۔۔" وہ سانس لینے کو رکا۔۔

پھر ثبوت بھی مٹ گئے اور ان آدھے ثبوتوں کی بنا پر انکل نے راجو کے بھائی کو پھانسی کی سزا سنائی۔۔آپ کو کہیں بار انکل کے ساتھ دیکھ چکا تھا لیکن پھر انکل کی ڈیتھ کے بعد کبھی آپ سے سامنا نہیں ہوا۔۔تبھی جب میں نے آرمی جوائن کی تو یہ سب پتا چلا اور پھر میں نے دائم اور مرحا کو اپنے ساتھ ملایا اور اس کیس پر کام کیا۔۔آپ کے سامنے انجان بن کر ملا آپ کی سیفٹی کے لیے تاکہ آپ کی حفاظت کر سکو۔۔" مجتبیٰ نے خاموش ہوتے اس کے ہاتھ سہلانا شروع کیے۔۔

باقی سب کچھ آپ کے سامنے ہیں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کا مرحا سے کیا رشتہ ہے۔۔" اس کی بات سنتے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

ایسے نہیں دیکھے محبوب کے بارے میں سب پتا ہونا چاہیے۔۔" وہ مسکرایا۔۔"

اور مجھ سے محبت کب ہوئی۔۔" وہ سننا چاہتی تھی۔۔"

جب آپ نے مجھے ڈانٹا تھا پٹی کرتے وقت۔۔"وہ منہ بنا کر بولا۔۔"

ڈانٹا تو نہیں تھا.." وہ منمنائی۔"

میرے لیے ڈانٹ ہی تھی۔۔۔" دوبارہ اس کے منہ بنانے پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔"

اب تو نہیں ناراض۔۔" نفی میں سر ہلاتی وہ اس کے سینے سے لگ گئی۔۔آہستہ سے"

اس کا حجاب کھولا اور بالوں کو جوڑے سے آزاد کیا۔۔۔

اجازت ہے۔۔" اس کے اجازت لینے پر وہ مسکرا کر سر ہلا گئی۔۔۔"

ناول رائیٹر 8

:کچھ دنوں بعد

اس کا ان سب میں دل لگ گیا تھا اور یہی سے ہسپتال جاتی تھی اور واپس آتی تھی اس کی میرب اور مہرماہ سے بھی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔دائم بھی آیا ہوا تھا وہ چاہتا تھا اب بات کر لے اپنی اور مرحا کی شادی کے بارے میں۔۔آج چونکہ اتوار کا دن تھا تو سب دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے کہ اس نے تھوک نگلتے سب کی طرف دیکھا۔۔

مجھے اک لڑکی پسند ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔" کہتے ساتھ ہی آنکھیں بند" کر دی۔۔وہ سب جو کھانا کھا رہے تھے اس کی بات سنتے ہاتھ روکتے اس کی طرف دیکھنے

NOVEL HUT

لگ پڑیں۔۔ تھوڑی دیر بعد مسلسل خاموشی محسوس کرتے اس نے آنکھیں کھولی تو تقریباً سب اسے گھورنے میں مصروف تھے۔۔

برخوردار بتانا پسند کرو گے کہ کون ہے یہ لڑکی۔۔؟" مرتضیٰ صاحب نے گھورا۔۔"

بابا وہ مجتبیٰ اور ابتسام بہت اچھے سے جانتے اسے۔۔" ساری بات ان پر ڈال دی جبکہ" ان دونوں نے اسے گھورا اور ان کی بیویاں انہیں گھور رہی تھی۔۔

سام کس لڑکی کو آپ اچھے سے جانتے ہیں۔۔" میرب اس کی طرف گھومی۔۔"

جاناں مجھے نہیں پتا کہ یہ کس لڑکی کے بارے میں بات کر رہا ہے میں تو صرف ایک لڑکی" کو جانتا ہوں وہ ہے میرب ابتسام۔۔" دائیں آنکھ ونک کرتے محبت سے بولا تو وہ سب کے سامنے اس کی حرکت پر بلش کر گئی۔

بے شرم انسان سب کے سامنے تو لحاظ کر لیا کرو۔۔" دادا جان نے اسے لتاڑا تو وہ" کندھے آچکا گیا۔۔لائبہ شکر ادا کر رہی تھی کہ مجتبیٰ نے کوئی حرکت نہیں کی۔۔۔

تم بتاؤ مجتبیٰ۔۔" دادی جان نے سیدھا اس سے پوچھا وہ بچارا کیا بتاتا۔۔"

"دادی جان وہ فیاض انکل نہیں بابا کے جو دوست تھے۔۔"

اچھا وہ فیاض پتر کی کچھ لگتی۔۔" دادی جان نے پوچھا۔۔"

جی ان کی بیٹی۔۔" مجتبیٰ نے دائم کو گھورا۔۔"

لیکن بیٹا جہاں تک مجھے یاد ہے اس کی تو کوئی اولاد نہیں تھی۔۔" ان کی بات پر بے"

ساختہ لائبہ نے گہرا سانس بھرا۔۔

نہیں دادو وہ ان کی ہی بیٹی ہے۔۔" اس کے مسکرا کر کہنے پر وہ سر ہلا گئی۔۔"

چلو ٹھیک ہے پھر آج ہی چلتے ہیں ہم وہاں۔۔" دادی جان نے دائم کی طرف دیکھ کر"

کہا جو خوش ہوتا وہاں سے اٹھا۔۔

تم کہاں جا رہے ہو۔۔؟" امتیاز صاحب نے پوچھا۔۔"

مرحا کو بتانے۔۔" خوشی سے کہتا وہ چلا گیا۔۔"

یہ بھی گیا کام سے۔۔" امتیاز صاحب نے نفی میں سر ہلایا۔۔"

ویسے میرے پوتوں نے کھڑوس پن میں جو پی ایچ ڈی کی تھی محبت نے ان کا سارے"

کھڑوس پن کی دھجیا اڑا دی۔۔" دادی جان کے کہنے پر وہ سب ہنس دیے۔۔

ناول رائیٹر

مرحا سٹیڈی روم میں تھی کہ تبھی اس کا موبائل بجا اس نے ٹیبل سے فون اٹھایا تو نمبر

دیکھ کر مسکرا دی۔۔

"آسلام و علیکم ! فون اٹھاتے ہی کہا۔۔"

"وعلیکم السلام !" دوسری طرف سے کہا گیا۔۔"

"جی خیریت کیوں فون کیا۔۔؟" زبان دانتوں تلے دبائی۔۔"

"میرے گھر والے آرہے۔۔" سید حامدے کی بات کی۔۔"

"کیوں۔۔؟"

"آپ کو ہمیشہ کے لیے میرے نام کرنے جس میں آپ پورے حق سے مجھے گلے لگا سکتی۔۔" شرارت سے کہتے وہ اس کا دل دھڑکا گیا۔۔بنا کوئی جواب دیے اس نے فون بند کیا اور اس کی بات سوچتی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔

"تو دائم جہانگیر چورا ہی لیا اس چورنی نے آپ کا دل۔۔" بائیں پھیلاتی گھومی اور جلدی سے نیچے بھاگی تاکہ بابا کو بتا سکے۔۔

ناول رائیٹر

"ہم سید حامدے کی بات پر آئے گے ہم اپنے بیٹے دائم کے لیے آپ کی بیٹی مرحا کا ہاتھ مانگتے ہیں۔۔" اس وقت وہ فیاض ہاؤس میں بیٹھے تھے اور رشتے کی بات کی تھی۔۔

"مجھے بہت خوشی ہو گی۔۔" وہ کیسے خوش نہ ہوتے آخر اتنا اچھا شوہر ان کی بیٹی کو ملنا تھا۔۔

"تو بس ٹھیک ہے پھر آج سے دو دن کے بعد کی ڈیٹ رکھ لیتے۔۔" سب بڑوں نے دادی جان کی بات سے اتفاق کیا۔۔

"مبارک ہو۔۔" سب ایک دوسرے کے گلے لگے۔۔۔

جبکہ ینگ پارٹی اپنی ٹیم بنا کر بیٹھ گئی تھی اور مسلسل دائم اور مرحا کو چھیڑ رہے تھے۔۔

ناول رائیٹر

دو دنوں بعد:

"مجتبیٰ پلیز اٹھے آج نکاح ہے دائم کا۔۔" وہ دانت پیستے اس کے اوپر سے کمبل اتار گئی۔۔

"یار رہنے دیتے ہیں ہم جانے کو آپ میرے پاس آئے۔۔" اک جھٹکے سے اسے اپنے اوپر گرایا۔۔

"اور کیوں نہیں جانا۔۔؟" وہ بوکھلا جاتی تھی اس کے اچانک جھٹکا دینے پر۔۔

NOVEL HUT

بھئی سردی بہت ہے۔۔" وہ معنی خیزی سے بولا تو وہ کانوں تک سرخ ہوتی اس کے"
کندھے پر چپت لگاتی اٹھی۔۔

اٹھ جائیں۔۔" اس کو مسلسل لیٹا دیکھ وہ چیخی تو وہ ہڑبڑاتا اٹھا۔۔"

ڈرا دیتی ہے آپ تو حبیبی۔۔"تاسف سے کہتا واشروم کی جانب بڑھا۔۔"

تھوڑی دیر بعد وہ جیسے ہی باہر آیا تو اک لمحے کے لیے تو اس کا دل دھڑکنا بھول گیا۔بلو کلر کی فراک پہنے ساتھ میچنگ حجاب لیے اس وقت اسے وہ کوئی اپسرا ہی لگی تھی۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم لیتا وہ اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا اور پیچھے سے اسے حصار میں لیا۔۔

لائبہ مجتبیٰ غازی کیا چاہتی ہے آپ یہ بندہ کسی کام کا نہ رہے۔۔" وہ جب بھی اس کے"
نام کے ساتھ اپنا نام لگاتا تھا تو اس کا دل جیسے گد گدا اٹھتا تھا۔۔

جو پہلے ہی کسی کام کا نہیں وہ بھلا کسی کام کا نہ رہے اس سے میرا کیا مطلب۔۔"پلٹتے"
اس کی واسکٹ ٹھیک کرتے شرارت سے گویا ہوئی۔۔وہ اسکے سینے تک آتی باآسانی اس کی دھڑکنیں سن سکتی تھی۔۔

حد نہیں ہو گئی مطلب اتنا نکما لگتا ہوں آپ کو۔۔" اس کو کوئی جواب دینے کی بجائے وہ اس کے سینے پر سر رکھ گئی تو مجتبیٰ ہلکا سا مسکراتا اس کے گرد حصار باندھ گیا۔۔

ناول رائیٹر

"کیسی لگ رہی ہوں۔۔" وہ جو بیڈ پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا اس کے پوچھنے پر جیسے ہی سر اٹھایا تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔بلیک کلر کے ڈریس میں درمیان سے مانگ نکالے بالوں کو کیچر سے ہن کیے دو شریر لٹیں اس کے چہرے پر جھول رہی تھی۔۔

"سام میں نے کچھ پوچھا ہے کہ کیسی لگ رہی ہوں۔۔؟" اس کے منہ بنا کر دوبارہ پوچھنے پر وہ ہوش میں آیا۔۔

"ہمیشہ کی طرح اس وقت بھی آپ صرف میری لگ رہی ہے میرب ابتسام۔۔" دلکشی سے کہتا اٹھ کر اس کے پاس آیا۔۔جیسے جیسے وہ اس کے قریب آ رہا تھا اس کی سانسیں تیز ہو رہی تھی۔۔

"مجھے لگتا مما بلا رہی مجھے۔۔" اس سے پہلے کہ وہ یہاں سے نکلتی ابتسام نے بنا دیر کیے اس کی کلائی پکڑ کر اسے اپنی طرف موڑا۔۔

جس کے لیے تیار ہوئی ہے اس سے تعریف تو وصولتی جائے۔۔" کمر کے گرد بازو

باندھے۔۔

ابتسام ہمیں دیر ہو رہی۔۔" وہ ادھر اُدھر دیکھتے بولی۔۔"

ہوتی رہے۔۔"کان کے پاس جھک کر کہا۔۔"

آپ اس وقت دنیا کی حسین ترین لڑکی لگ رہی ہے زوجہ ابتسام۔۔" مسکرا کر کہتے اس"

کے ماتھے پر عقیدت سے لب رکھے۔

شکریہ میرب کے شوہر پلس سر۔۔" کھلکھلا کر کہتی اس کو ہنسنے پر مجبور کر گئی۔۔"

ناول رائیٹر

کوئی آئے گا کیا میرا نکاح ہونا دیر ہو رہی ہے۔۔" وہ لاونج میں تیار کھڑا کب سے شور مچا"

رہا تھا۔۔

دیکھ لیں دادا جان آپ کے پوتوں کو رومانس سے فرصت نہیں غلطی کر دی ان کی"

شادی کر کے۔۔" وہ دادا جان کی طرف دیکھ کر بولا۔۔

بیٹا جی تم بھی اپنا یہ اتاولہ پن ختم کرو میں تو حیران ہوں یہ چوہدریوں کے لڑکوں کو کیا ہو" گیا شادی سے بھاگنے والے اب بیوی کے پلو سے باہر نہیں آتے۔۔" انہوں نے سیڑھیوں کی جانب دیکھا جہاں وہ تینوں اپنی اپنی بیویوں کے ساتھ آرہے تھے۔۔۔

بڑے بابا اب آپ لوگ بوڑھے ہو گئے ہیں اس میں ہمارا کیا قصور۔۔"زمان کے" افسوس سے کہنے پر سب مردوں نے ہنسی ضبط کی جبکہ مرتضیٰ صاحب نے اسے گھورا۔۔

چلو جلدی اتنی دیر کر دی تم لوگوں نے۔۔"دائم نے ان تینوں کو گھورا۔۔"

دائم بھائی صبر نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔" میرب نے اس کی طرف دیکھ کر" کہا۔۔

میرب گڑیا زرا بتانا وہ کیا ہوتا مجھے بتانا۔۔"معصومیت سے کہتا اس کو تپا گیا۔۔"

اچھا بس چلو۔۔" دادا جان کے کہنے کر سب نکلے اور جا کر گاڑیوں میں بیٹھے کچھ دیر بعد یہ" گاڑیاں اپنی منزل کی طرف گامزن تھی۔۔۔

ناول رائیٹر

نکاح سادگی سے رکھا تھا تو فیاض صاحب نے انتظام گھر پر ہی رکھا۔۔ جیسے جیسے وقت قریب آرہا تھا ان کا دل ڈوب رہا تھا کیونکہ آج وہ وقت تھا جب اک راز سے پردہ کھولنا

تھا۔۔کچھ دیر بعد ہی دائم لوگ یہاں پہنچ چکے تھے۔۔فیاض صاحب سب سے ملے اور دائم کو سٹیج تک لا کر دائیں جانب بنے صوفے پر بیٹھا دیا درمیان میں جالی دار پردہ تھا دوسری طرف بھی صوفہ رکھا تھا دلہن کے بیٹھنے کے لیے۔۔تھوری دیر بعد دلہن کے آنے کا شور اٹھا لائبہ اور میرب اسے لا رہی تھی جو آتے ساتھ ہی اس کے پاس چلی گئی تھی۔۔ان دونوں نے اسے دوسرے صوفے پر لا کر بیٹھا دیا۔۔

چلے نکاح شروع کرتے ہیں۔۔" دادا جان کی بات پر فیاض صاحب مولوی کو بلانے گئے" اور مولوی کے آتے ہی کچھ دیر بعد نکاح شروع ہوا۔۔

دائم مرتضی ولد مرتضیٰ چوہدری آپ کا نکاح مرحا توقیر ولد توقیر رحمان کے ساتھ بہ عوذ" "حق مہر ساٹھ ہزار روپیہ سکہ راجل وقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔

مولوی صاحب کے نام لینے پر مرحا نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔حیرت میں تو وہ سب بھی تھے لیکن تین انسان ایسے تھے جن کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔

مولوی صاحب آپ نے نام غلط لیا ہے۔۔" مرحا نے کھڑے ہو کر دوسری سائیڈ آکر" کہا۔۔

بیٹا صیح نام ہی لیا ہے۔۔" مولوی صاحب نے تعجب سے اس دلہن کو دیکھا۔۔"

NOVEL HUT

بابا یہ کیا کہہ رہے ہیں مولوی صاحب۔۔" مرحا نے فیاض صاحب کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔

بیٹا نکاح کر لو پھر بتاتا ہوں۔۔" فیاض صاحب کے منت کرنے پر وہ واپس جا کر بیٹھ گئی۔۔

"دائم تمہیں۔۔"

نہیں سر مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔" مسکرا کر کہتے ان کی پریشانی دور کر گیا۔۔ کچھ دیر بعد ہی وہ مسز دائم بن گئی۔۔

نکاح ہونے کے بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا۔۔ مرحا تب سے خاموش تھی اور یہی خاموشی دائم کو پریشان کر رہی تھی۔۔

اب صرف گھر کے افراد رہ گئے تھے تبھی مرحا سٹیج سے اتر کر فیاض صاحب کے پاس آئی۔۔

اب بتائے بابا۔۔" مرحا کی آواز پر وہ پلٹے اور گہرا سانس بھر گئے۔۔"

اچھا۔۔" قریب رکھی چئیر پر اسے بیٹھایا اور خود بھی بیٹھے باقی سب بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔

ناول رائیٹر

ماضی:

تیرا دماغ خراب ہے توقیر۔۔" فیاض صاحب نے غصے سے کہا۔۔"

دیکھ یار تیری کوئی اولاد نہیں اور مرحا کو تو اپنی بیٹی بنا لے۔۔"توقیر رحمان نے کہا۔۔"

پر۔۔" انہیں سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔۔"

دیکھ یار ابراہیم نے جان گنوا دی اپنی مجھے بھی خطرہ ہے ایسے میں دو بیٹیوں کی حفاظت" نہیں کر سکتا سمجھ میری بات۔۔" ان کے منت کرنے اور سمجھانے پر وہ تین سالہ مرحا کو اپنے ساتھ لے آئے وہ روئی لیکن بچی تھی سنبھل گئی۔۔ لیکن لائبہ کو سنبھالنا مشکل تھا جو چھ سال کی تھی۔۔

پھر کچھ سالوں بعد توقیر رحمان کی وفات کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ لانا چاہتے تھے لیکن وہ اس گھر میں ہی رہی لیکن جیسے ہی اس نے جوانی کی دہلیز کو پار کیا تو فیاض صاحب کی مدد سے ہوسٹل میں رہی جب ڈاکٹر بنی تب وہ اپارٹمنٹ میں رہنے لگی۔۔ لیکن ایک چیز ایسی تھی جو کبھی نہیں بھولتی وہ تھا مرحا کا حال پوچھنا اور اس کی ہر موڑ پر حفاظت کرنا۔۔

ناول رائیٹر

حال:

ساری بات سنتے وہ ہچکیوں سے رو دی۔۔سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو لائبہ کھڑی تھی بھاگ کر اس کے گلے لگی۔۔۔

آپ نے ایک بار بھی مجھے نہیں بتایا۔۔" اس نے شکوہ کیا۔۔"

میں نہیں چاہتی تھی کہ تمہیں کوئی تکلیف ہو۔۔" مسکراتے اس کے ماتھے پر لب" رکھے۔۔ مجتبیٰ نے پہلو بدلا۔۔ کچھ دیر بعد وہ فیاض صاحب کے پاس آئی۔۔

جو بھی ہو پر آپ میرے بابا رہو گے۔۔" وہ روتی ان کے سینے سے لگی تو وہ ہاں میں سر" ہلا گئے۔۔

لائبہ۔۔" انہوں نے لائبہ کو پکارا تو وہ مسکراتی آگے بڑھی انہوں نے اسے بھی اپنے" حصار میں لیا۔۔

ہمیں لگتا اب چلنا چاہئیے۔" دادا جان کی آواز پر وہ الگ ہوئے۔۔ "

ضرور۔" مجتبیٰ نے کہا۔۔"

میری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔" دائم کے ہاتھ پر اس کا ہاتھ رکھتے انہوں نے کہا۔۔"

اپنی جان سے بڑھ کر رکھوں گا۔۔" دائم نے محبت سے کہا۔۔"

فیاض بچے دیکھنا جہنوں نے ہمارے بچوں کو چھینا ہم سے وہ خود بھی خوش نہیں رہے" گے۔۔" دادی جان کی بات پر وہ ان کے پاس آئے اور عقیدت سے ان کے ہاتھوں کو آنکھوں سے لگایا۔۔

ابراہیم ہمیشہ کہتا تھا کہ آپ سے ملوائے گا لیکن زندگی نے اسے موقع ہی نہیں دیا۔۔""

ابراہیم کے ذکر پر ان کی آنکھوں میں آنسو آئے۔۔

اب تو ملتے رہے گے۔۔" دادا جان نے کہا تو وہ سر ہلا گئے۔۔"

کچھ ہی دیر میں رخصتی ہوئی اور مرحا فیاض صاحب کے گلے لگ کر خوب روئی۔۔بڑی مشکل سے انہوں نے اسے گاڑی بیٹھایا تھا۔۔پھر یہ قافلہ اپنی منزل کی جانب گامزن ہو گیا۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

جیسے ہی وہ حویلی پہنچے تو کچھ رسموں کے بعد سب آرام کی غرض سے چلے گئے۔۔لائبہ اسے دائم کے کمرے میں چھوڑنے گئی تو مرحا نے اسے وہی بیٹھا لیا اور باتیں کرنا شروع ہو گئی۔۔۔

دائم اور مجتبیٰ کمرے کے باہر کھڑے تھے کہ کب لائبہ باہر آئے۔۔

یہ دیکھ میرے بھائی میرے بندھے ہاتھ لے جا اپنی والی کو۔۔" وہ مجتبیٰ کے سامنے ہاتھ"

جوڑتے بولا۔۔۔

دیکھ میری بیوی خود نہیں بیٹھی ہو گی خود جا کر بھیج دیں۔" اس کو گھورتا وہ کمرے میں"

داخل ہوا۔۔

لائبہ۔۔۔" کمرے میں داخل ہوتے اس نے لائبہ کو آواز دی۔۔لائبہ کے ساتھ ساتھ"

مرحا نے رخ موڑ کر اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔

تمہیں مجتبیٰ بلا رہا۔۔" مسکرا کر کہا۔"

بھائی کی بات سن کر آنا۔۔" مرحا کے کہنے پر دائم نے اسے گھورا۔۔"

مرحا ہم صبح کر لے گے باتیں۔۔" اسکو کہتی اٹھی اور دائم کی بیچاروں والی شکل دیکھ"

ہنسی ضبط کرتی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

بہت شوق نہیں ہو رہا آپ کو اپنی بہن کے ساتھ باتیں کرنے کا۔۔" دائم اس کے"

قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

تو جب کسی انسان کو مجھ سے محبت نہیں ہے تو پھر کیا فائدہ اس کا انتظار کر کے۔۔""

اس نے دکھ سے کہا۔۔

مرحا دائم جہانگیر یہ آپ کو کس نے کہا اس انسان کو آپ سے محبت نہیں۔۔۔" بازو" سے پکڑتے اسے اپنے قریب کیا جس پر وہ بوکھلا دی۔۔

اچھا تو پھر اپنا نام بدل لے آپ نے ہی تو کہا تھا۔۔"آنکھیں گھماتی اس کو پرانی بات" یاد کرواتے بولی۔۔

تو رکھ دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔" اس نے محبت سے کہا۔۔"

اس چورنی کو آپ کا نام دائم جہانگیر ہی پسند ہے اور اس کو بدل کر وہ کیا کریں گی۔۔""

گردن کے گرد بازو باندھتے تھوڑا اوپر ہوتے اس کے ماتھے پر لب رکھے دونوں کا دل بے ساختہ دھڑکا تھا۔۔

اور اس پولیس والے کو بھی اپنی چورنی سے بہت محبت ہے۔۔" مسکرا کر کہتے اسے" ہنسنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

ناول رائیٹر

NOVEL HUT

وہ فریش ہو کر جیسے ہی باہر آئی تو دیکھا مجتبیٰ کمرے میں نہیں تھا۔۔ سٹیڈی روم میں جا کر دیکھا تو وہاں بھی نہیں تھا۔۔ کچھ سوچتے وہ بالکونی میں گئی تو موصوف سیگریٹ پینے میں مصروف تھے اس نے آنکھیں چھوٹی اور آہستہ آہستہ قدم لیتے اس کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی تا کہ اسے پتا نہ چلیں۔۔

حبیبی آپ کا شوہر آپ کو خوشبو سے پہچان لیتا ہے تو کوئی فائدہ نہیں چھپنے کا۔۔""

سیگریٹ کا کش لیتے وہ پلٹا تو اس نے آنکھیں بند کی۔۔

سیگریٹ کیوں پی رہے تھے۔۔؟"پوچھا گیا۔۔"

ایسے ہی دل کر رہا تھا۔۔" اس کا ہاتھ پکڑتے اسے گرل سے پن کیا۔۔"

"میرے ہوتے ہوئے بھی۔۔؟"

آپ کے ہوتے ہوئے تو کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا۔۔" سیگریٹ کو پھینک کر پاؤں" سے مسلا اور اس کے دائیں بائیں جانب ہاتھ رکھا۔۔

ٹھنڈ نہیں لگ رہی۔۔" اسے سردی کا احساس ہوا۔۔"

محبوب قریب ہو تو کسی چیز کا اثر نہیں ہوتا۔۔" اس کی بات پر وہ کانوں تک سرخ" ہوئی۔۔

"غازی آپ کو مجھ میں سب سے اچھا کیا لگتا ہے۔۔" اس کے شرٹ کے بٹن سے کھیلتے ہوئے پوچھا۔۔

"آپ کی یہ گہری کالی آنکھیں جن میں کب کا ڈوب چکا ہوں۔۔" اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا اور باری باری اس کی آنکھوں پر لب رکھے۔۔لائبہ نے دھڑکتے دل سے اس کی شرٹ کے کالر پکڑیں۔

"آپ کچھ زیادہ ہی رومانٹک نہیں ہو رہے نہیں تو دادی مجھے بتاتی ہے کہ آپ کتنے کھڑوس ہوتے تھے۔۔" وہ جیسے کچھ یاد آنے پر بولی۔۔

"ویسے حبیبی رومانس تو بیوی کے ساتھ نہیں کیا جاتا۔۔" وہ شرارت سے بولا تو اسے گھورتی منہ بنا گئی۔۔

"اگر آپ کو اچھا نہیں لگتا تو میں دوسری شادی۔" اپنی ہنسی ضبط کرتے وہ چپ ہوا۔۔

"ایسا سوچا بھی نا مجتبیٰ غازی تو مجھ پر ایک قتل واجب ہو جائے گا۔۔" غصے سے چیختی اس کے ہاتھ ہٹاتی منہ پھیر گئی۔۔۔

"اچھا سوری حبیبی بھلا میری اتنی مجال میں کہ میں اپنی اتنی پیاری بیوی سے بے وفائی کرو۔۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا اس کو اپنی طرف گھما گیا۔۔

سوری۔۔" ہنوز خاموشی۔۔"

سوری۔۔"بنا کہے اس نے اٹھک بیٹھک شروع کر دی ساتھ ساتھ سوری بھی کر رہا" تھا۔۔

ناول رائیٹر

کچھ سالوں بعد:

وہ گاؤں سے ہی ہسپتال جاتی تھی ابھی بھی وہ جلدی چھٹی لے کر آئی تھی۔۔کیونکہ آج اس کے اور مجتبیٰ کے بیٹے حذیفہ مجتبیٰ کی سالگرہ تھی جو پورے تین سال کا ہو گیا تھا۔۔ان کچھ سالوں میں بہت کچھ بدلا تھا دادا جان ان کو چھوڑ کر جا چکے تھے۔۔سب اکھٹے رہتے تھے۔۔

مہرماہ اور زمان کی ایک بیٹی تھی جو چار سال کی تھی اس کا نام مہر النساء تھا۔۔اس کے بعد میرب اور ابتسام کے ٹیونز تھے جو دونوں لڑکیاں تھی۔۔ایک کا نام زہرہ اور دوسری کا نام ارحا تھا وہ بھی چار سال کی تھیں۔۔ اس کے بعد آتے مرحا اور دائم جن کی صرف ایک بیٹی تھی افراح وہ تین سال کی تھی۔۔

اس کا کوئی پلین نہیں تھا یہ سالگرہ منانے کا لیکن سب نے کہا کہ کوئی فنکشن ہو جائے گا۔۔صرف گھر والے شامل تھے اور فیاض صاحب۔۔ سجل اور احمد تو گھومنے گئے تھے اس لیے وہ نہیں آسکتے تھے ان کے بھی دو بچے تھے۔۔

وہ سوچوں میں گم جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔اس کے شوہر صاحب اور سپوت مست ہو کر سو رہے تھے۔۔

مجتبیٰ۔۔۔" اس کے اونچا چلانے پر وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔۔"

کیا ہوا کیا ہوا۔۔" وہ ادھر اُدھر دیکھتے بولا۔۔"

مجتبیٰ ہوا تو کچھ نہیں لیکن بہت کچھ ہو جائے گا اگر آپ ایک منٹ سے پہلے نہ" اٹھے۔۔" وہ چلاتی اس کے پاس آئی اور ان دونوں کے اوپر سے کمبل اتارا۔۔

میں آپ کو کہہ کر گئی تھی کہ مجتبیٰ پلیز ریڈی رہیے گا آپ اور حزیفہ کو بھی کر دینا۔۔"" اپنا سامان ٹیبل پر رکھتی وہی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

حبیبی میں بھول گیا۔۔" وہ اٹھ کر اس کے پاس آیا۔۔"

دور رہے مجتبیٰ نہیں تو سچ میں آج کچھ ہو جائے گا۔۔" ہاتھ اٹھا کر روکا تو بچارہ اپنا سا منہ لے کر واشروم چلا گیا تاکہ تیار ہو سکے نہیں تو اس کی بیوی مزید ناراض ہو جاتی۔۔وہ اٹھ کر حذیفہ کے پاس آئی تاکہ اسے اٹھا سکے۔۔

بیبی (حبیبی) میں نے کہا تھا بابا تو کہ مجھے تیار کر دو۔۔" حذیفہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔وہ مجتبیٰ کی دیکھا دیکھی اسے حبیبی کہتا تھا لیکن شروع شروع میں وہ بیبی کہتا جو اب اس کی زبان پر پکا ہو چکا تھا۔وہ اپنے باپ کی طرح ہی اپنی ماں کا دیوانہ تھا۔۔اس میں اور مجتبیٰ میں ہمیشہ لڑائی ہوتی رہتی تھی اس کو لے کر۔۔

آپ سوئے نہیں تھے ماما کی جان۔۔" اس کو اٹھا کر گود میں بیٹھایا۔۔"

نہیں بابا نے زبردستی لٹایا۔۔"منہ بنا کر شکایت کی۔۔"

آپ کی بابا کی تو خیر نہیں۔۔" اس کو اٹھاتے گال پر بوسہ دے کر بیڈ پر بیٹھایا اور بکھری چیزوں کو سمیٹنا شروع کیا۔۔تب تک مجتبیٰ بھی واشروم سے باہر آچکا تھا۔۔وائٹ سوٹ کے اوپر کالی واسکٹ پہنے بالوں کو ماتھے پر گرائے وہ لائبہ مجتبیٰ کا دل دھڑکا گیا تھا۔۔

آؤ بابا کی جان تمہیں تیار کر دو۔۔" مجتبیٰ نے حذیفہ کو اٹھاتے ہوئے کہا۔۔"

رہنے دیں میں کر دیتی ہوں۔۔" اس کے قریب آتے حذیفہ کو گود میں لیا۔۔اس سے"
پہلے کے وہ اسے لے کر جاتی اس نے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔

حذیفہ آئیز کلوز۔۔" باپ کے کہنے پر اس نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اپنی آنکھوں پر"
رکھے۔۔وہ ابھی تک لائبہ کی گود میں تھا۔۔

کیوں اتنا غصہ کرتی ہے میری حبیبی۔۔" اس کے پوچھنے پر وہ مسکرا دی۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جسارت کرتا حذیفہ نے آنکھیں کھول کر اپنا چہرہ آگے کیا۔۔ مجتبی
نے اسے گھورا تو لائبہ قہقہ لگا کر ہنس پڑی۔۔

چھوڑیں ہمیں۔۔"۔ اس کے بازو کا حصار کھولتے وہ پیچھے ہٹی۔۔"

تم یو چھوٹے کدو تمہاری خیر نہیں۔۔" قریب آتے اس کی گال پر شدت سے بوسہ لیا"
جبکہ وہ داڑھی کی چبھن سے رونا شروع ہو گیا۔۔

مجتبیٰ کیا کرتے آپ بھی پتا بھی ہے کہ نہیں پسند اس کو یہ آپ کی داڑھی۔۔۔" اسکو"
چپ کرواتے خفگی سے بولی۔۔

تو اب کیا بیٹے کے لیے اجڑا چمن بن جاؤ ویسے بھی میری بیوی کو بہت پسند ہے۔۔""
شرارت سے آنکھ ونک کرتا ڈریسنگ ٹیبل کی جانب گیا۔۔

"فکر نہیں کرو ماما کی جان کسی دن ہم بابا کی شیو کر دیں گے۔۔" اونچی آواز میں کہتی اس کی گال پر بوسہ دیتی وہاں سے چلی گئی جبکہ وہ ایسے بے فکر ہو گیا جیسے اسے پروا نہ ہو۔۔

ناول رائیٹر

"سام پلیز میں جا رہی تیار ہونے اپنی پریوں کو تیار کر دیں۔۔" اسکو حکم دیتی وہ واشروم کی جانب بڑھی۔۔۔

"بابا آپ ماما کے سر تھے نا۔۔" دونوں نے اس کی گود میں چڑھتے پوچھا۔۔

"جی بابا کی شہزادیوں۔۔" وہ مسکرایا۔۔

"تو پھر آپ ماما کو ڈانٹیے گا ایک سر کی طرح۔۔" وہ آنکھوں میں چمک لے کر بولی۔۔

"نا بھئی میں کوئی نہیں ڈانٹ رہا۔۔" اس نے ہاتھ کھڑے کیے۔۔

"افففف ہو بابا آپ نہ ماما سے بہت ڈرتے ہو۔۔" ان دونوں نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے افسوس سے کہا۔۔

"میں کوئی نہیں ڈرتا۔۔" بہادری کا مظاہرہ کیا گیا۔۔

"آپ ڈرتے ہو۔۔" دونوں کے یک زبان ہو کر بولنے پر وہ نفی میں سر ہلا گیا۔۔

کیا سام ابھی تک تیار نہیں کیا ان کو۔۔" اس کو باہر آتا دیکھ سر اٹھایا تو یک ٹک اسے"
دیکھنے لگ پڑا۔۔

سام میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔" میرب نے اس کے چہرے کے سامنے چٹکی بجائی۔۔"

بس ابھی کر دیتا ہوں۔۔" اس کے مان جانے پر ان دونوں نے افسوس سے سر ہلایا"
اور ایک دوسرے کو دیکھا۔۔وہ جانتی تھی کہ ان کا باپ دیوانہ تھا ان کی ماں کا۔۔

ناول رائیٹر

افففففف یہ چورنی نیند کی بالکل بھی چور نہیں ہے۔۔" دائم بڑبڑاتا بیڈ کے قریب آیا۔۔"

مرحا دائم پلیز اٹھ جائے آج آپ کے بھانجے کی سالگرہ ہے۔۔"کندھا سے پکڑ کر"
ہلایا۔۔

دائم سالگرہ کل کر لیں گے نا۔۔"کروٹ لیتی سیدھی ہوئی۔۔"

ٹھیک ہے میں لائبہ کو جا کر کہہ دیتا ہوں۔۔" اس کی بات سنتے وہ جھٹکے سے اٹھی۔۔"

"افراح کہاں پر ہے۔؟"

NOVEL HUT

اسکو تیار کر کے نیچے بھیج دیا۔۔"ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آتے شرٹ کے کف لنکس" بند کیے۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے قریب آئی اور ساتھ کھڑے ہو کر کندھے پر سر رکھا۔۔

کیا ہوا۔۔؟" دائم نے پوچھا۔۔"

شکریہ دائم جہانگیر مرحا دائم کو ہر خوشی دینے کے لیے۔۔" سیدھی ہوتی اس کے ہاتھ" پکڑتے عقیدت سے آنکھوں سے لگا کر بولی۔۔

اور آپ کا شکریہ میری زندگی میں شامل ہونے اور میرا دل چرانے کے لیے میری" چورنی۔۔" اس نے بھی ویسے ہی کیا۔۔

جائے اب نہیں تو لائبہ ڈانٹے گی۔۔" دائم کی بات پر سر ہلاتی وہ جلدی سے واشروم کی" طرف بھاگی۔۔

NOVEL HUT

ناول رائیٹر

ہادی بھائی۔۔"ہادی آٹھ سال کا تھا اور سب بچوں کا وہ فیورٹ تھا۔۔ابھی بھی وہ" باہر لان میں جا رہا تھا کہ تبھی افراح کی آواز پر پلٹا۔۔

"کیا ہوا چندہ۔۔؟" ہادی نے قریب آتے پوچھا تو وہ اپنے پاؤں کی طرف اشارہ کر گئی۔۔

اوہ تو شوز لیس باندھنی ہے۔۔" وہ زورو شور سے سر ہلا گئی۔۔ہادی نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اس کے شوز لیس باندھے اور اس کو گود میں اٹھاتا باہر لان کی طرف چل دیا۔۔

ناول رائیٹر 9

"چلیں مجتبیٰ دیر ہو رہی ہیں۔۔" وہ کب سے اسے جانے کا کہہ رہی تھی جو ڈھیٹوں کی طرح اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھا تھا۔۔

پہلے مجھے جواب دیں کہ آپ کو مجھ سے محبت ہے۔۔" ضد کی گئی۔۔"

"توبہ ہے مجتبیٰ ان سالوں میں آپ کو میرے کسی عمل سے نہیں لگا کہ مجھے آپ سے محبت ہے۔۔" وہ گھور کر بولی۔۔

"یار لگا ہے ہر لمحے ہر وقت ہر سیکنڈ لگا ہے لیکن آپ کے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔۔"

"مجھے لائبہ مجتبیٰ کو مجتبیٰ غازی سے اتنی محبت ہے کہ آخری سانس تک آپ کی وفادار رہوں گی آپ کے ساتھ مجھے عقیدت ، محبت اور عشق ہے۔۔" اس کے اظہار پر بے ساختہ مجتبیٰ کا دل دھڑکا۔۔

"ہائے ے ے ے ے ے۔۔" دل پر ہاتھ رکھتے پیچھے کو گرا۔۔

"بالکل جب بوڑھی ہو جاؤں گی دانت نہیں ہو گے تو آپ کا نام تب بھی لیا کرو گی متبی متبی تھانا تھا لو۔۔" توتلی زبان میں کہتی اس کو تپا گئی۔۔

"حد نہیں ہو گی مسز مجتبیٰ اتنا پیارا اظہار کر کے یہ شرارت کرنا ضروری تھی۔۔۔" وہ منہ بنا کر بولا۔۔تو وہ ہنستی سر ہلا کر اس کو آنے کا کہتی خود نیچے چلی گئ۔۔

ناول رائیٹر

وہ سب کھڑے تھے کیک کے ٹیبل کے پاس ہادی درمیان میں ساتھ باقی سب بچے کھڑے تھے۔۔پھر ہادی نے کیک کاٹا اور سب کو کھلا کر اپنے ماما بابا کے پاس گیا اور دونوں کو باری باری کیک کھلایا۔۔

"میرا بچہ۔۔" کیک کھاتے لائبہ نے اس کی دائیں گال اور مجتبیٰ نے بائیں گال پر لب رکھے۔۔

"بھئی سیلفی ٹائم۔۔" زمان کے کہنے پر سب کھڑے ہوئے اور کیمرے کی طرف دیکھا تو زمان نے سب کی کہیں تصویریں لی۔۔

"اللہ ہم سب میں ایسے ہی پیار قائم رکھے اور خوش بھی رکھیں۔۔" دادی جان کی بات پر سب نے آمین کہا اور مسکراتے ایک اور تصویر بنانے لگے۔۔

ناول رائیٹر

اسلام و علیکم:

میرے تیسرے ناول کا اختتام ہوا اگر سٹوری پسند آئے تو ریویو ضرور دیجیے گا۔۔ رائیٹر کے لیے ریویو میٹر کرتا ہے۔۔باقی اگلے ناول میں ملے گے۔۔ان شاء اللہ۔۔ آپ کی رائیٹر فاطمہ نور۔۔میری انسٹا آئی ڈی fatimamoor_novels کے نام سے ہیں۔۔

NOVEL HUT

NOVEL HUT

NOVEL HUT